نصاب کتاب برائے لائیوسٹاک اسسٹنٹ ڈپلومہ کورس

کلینیکل اینڈ پریوینٹو میڈیسن

مصنفین
پروفیسر ڈاکٹر انیلا ضمیر درانی، ڈاکٹر ندیم کمال، ڈاکٹر محمد اویس

ادارہ فروغ تعلیم وتوسیع

UNIVERSITY OF VETERINARY AND ANIMAL SCIENCES LAHORE
یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز، لاہور

ناشر
ملک سراج الدین اینڈ سنز
48/C لوئر مال، لاہور
فون: 042-37225809-37225812
ای میل: maliksirajuddin@gmail.com
ISO 9001: 2008

نصاب کتاب برائے لائیوسٹاک اسسٹنٹ ڈپلومہ کورس

کلینیکل اینڈ پریوینٹو میڈیسن

مصنفین

پروفیسر ڈاکٹر انیلا ضمیر درانی، ڈاکٹر ندیم کمال، ڈاکٹر محمد اویس

ادارہ فروغ تعلیم و توسیع

UVAS

UNIVERSITY OF VETERINARY AND ANIMAL SCIENCES LAHORE

یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز، لاہور

ناشر

ملک سراج الدین اینڈ سنز

48/C لوئر مال، لاہور

فون: 042-37225809-37225812

ای میل: maliksirajuddin@gmail.com

ISO 9001: 2008

جملہ حقوق محفوظ ہیں

تاریخ اشاعت..............................دسمبر 2019ء

تعداد..............................-/1000

باجازت..............................ادارہ فروغ تعلیم وتوسیع
یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز، لاہور۔

ناشر: ملک سراج الدین اینڈ سنز
48/C لوئر مال لاہور۔

قیمت -/140 روپے

وہ (اللہ) ہی ہے جس نے تمہارے لئے آسمان سے پانی برسایا جس سے تم خود بھی سیراب ہوتے ہو اور تمہارے جانوروں کے لئے بھی چارہ پیدا ہوتا ہے۔

(النحل 10:14)

فہرست

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
1	1۔ گائے، بھینس، بھیڑ، بکری کی بیماریاں	1
	وائرل بیماریاں:	
2	منہ کھر	2
5	باولا پن	3
8	ماتا	4
10	ملکنیٹ کٹارل فیور	5
12	بووائن وائرل ڈائریا	6
14	بووائن ایفیمیرل فیور	7
15	کنٹیجیئس ایکتھیما (منہ پکنا)	8
17	کاٹا	9
18	چیچک	10
	بیکٹریل بیماریاں:	
20	گل گھوٹو	11
24	بروسیلوسز	12
26	چوڑے مار	13
28	تپ دق	14
30	اینتھرکس	15
32	ایکٹنو بیسیلوسس	16
34	لیپٹوسپرائیروسس	17
36	نمونیا	18
40	پلورونمونیا	19
42	ملکنیٹ ایڈیما	20
45	مسٹائٹس	21
48	کولی بیسیلوسس (سفید دست)	22
49	انٹیرو ٹوکسیمیا	23

	اندرونی کرم:	
24	جانوروں میں کرمی بیماریاں	51
25	بیبیسی اوسز (خون کے کیڑے) Babesiosis	55
26	Anaplasmosis	57
27	تھیلیر وسس (گلینڈو کا بخار)	59
	فنگل بیماریاں (پھپھوندی):	
28	رنگ ورم	64
29	ڈیگ نالہ	65
	غیر متعدی بیماریاں:	
30	سوتک کا بخار	66
31	کیٹوسس	68
32	رت موترا	70
33	ہارڈ ویئر ڈیزیز	72
34	سانپ کا کاٹا	74
35	لیکٹک ایسی ڈوسسز	75
36	ہائپومیکسیمک ٹیٹنی	77
	زہر خوردنی:	
37	نائٹریٹس/نائٹرائیس کی زہرخوردنی	78
38	نامیاتی فاسفیٹ کی زہرخوردنی	80
39	سائیانائیڈ کی زہرخوردنی	82
	غیر متعدی حالتیں:	
40	بخار	84
41	چوکنگ/خوراک کی نالی کی بندش	86
42	ہائپرتھرمیا/جسم کا درجہ حرارت بڑھ جانا	87
43	ہائپوتھرمیا/جسم کا درجہ حرارت کم ہو جانا	89
44	اپھارہ	91

93	**2۔ گھوڑوں کی بیماریاں**	45
94	چاندنی	46
96	بد کنار / گلینڈرز	47
98	کنار / سٹرینگلز اور اس کی پیچیدگی	48
101	ٹرپنوسومی ایسز / خون کے کیڑے	49
102	گھوڑوں کا زکام	50
	غیر متعدی بیماریاں:	
103	کالک	51
106	این ہائیڈ روسز (پسینہ نہ آنا)	52
107	**3۔ اونٹوں کی بیماریاں:**	53
	اونٹوں کی اہمیت:	
	وائرل بیماریاں:	
109	باولا پن (Rabies)	54
109	ہرپس وائرس (Herpes virus)	55
110	Blue Tongue	56
110	Contagious Ecthyma / منہ پکنا	57
111	منہ کھر (FMD)	58
112	Vesicular Stomatitis / منہ کے چھالے	59
112	اونٹوں میں موک / دست (BVD)	60
112	اونٹوں کی چیچک (Camel Pox)	61
	بیکٹریل بیماریاں:	
114	Botulism	62
114	چاندنی (Tetanus)	63
115	چوڑے مار (Black leg)	64

115	جونیز ڈیزیز/Johne's Disease	65
116	کپالی(Kapali)	66
	اُونٹوں کی فنگل بیماریاں	
117	رنگ ورم(Ring Worm)	67
117	Aspergillosis	68
117	اونٹوں میں کرم اور کیڑے	69
117	اونٹوں کی خارش	70
119	اونٹوں کے دست	71
120	اونٹوں میں ٹیڑھی گردن کی بیماری	72
122	**4۔ بلیوں / کتوں کی بیماریاں**	73
123	کینائن ڈسٹیمپر(Canine Distemper)	74
126	بلیوں میں دست کی بیماری(Feline Panlenkopenia)	75
127	Feline calci virus	76
128	کُتوں کا یرقان(Canine Hepatitis)	77
129	کُتوں میں دست کی بیماری(Parvo virus)	78
130	**5۔ مرغیوں کی بیماریاں**	79
	وائرل بیماریاں	
131	نیوکاسل ڈیزیز/رانی کھیت	80
133	ایوئن انفلوئیزا / مرغیوں کا زکام	81
136	گھمبورو	82
138	آب قلب	83
	بیکٹریل بیماریاں	
140	کرونک ریسپائریشن ڈیزیز / پھیپھڑوں کی بیماریاں	84

85	6- حفاظتی طِب برائے حیوانات	142
86	ایمونائزیشن	151
87	اہم زونوٹک بیماریاں	153
88	ویکسین / حفاظتی ٹیکے	154
89	حفاظتی ٹیکوں کا شیڈول	160
90	حفاظتی ٹیکوں کا شیڈول برائے ولایتی گائے (ہولسٹن فریزین)	162
91	7- دیسی نسخاجات	163
92	8- حوالہ جات	172

گائے، بھینس، بھیڑ اور بکری کی بیماریاں

وائرل بیماریاں:

منہ کھر (Food and Mouth Disease)

یہ مویشیوں کی متعدی چھوت کی بیماری ہے جو بڑی تیزی سے متاثرہ جانوروں سے صحت مند جانوروں میں چھوت سے پھیلتی ہے۔ اس میں بھیڑ بکری بھی مبتلا ہوتے ہیں۔ یہ بیماری وائرس کی وجہ سے پھیلتی ہے۔ اس وائرس کا نام Aphthovirus ہے جس کی سات اقسام ہیں ان اقسام میں SAT-3، SAT-2، SAT-1، A,O,C اور Asia-I شامل ہیں۔ پاکستان میں A,O,C اور Asia-I ہوتے ہیں۔ یہ تمام اقسام مدافعتی اعتبار سے ایک دوسرے سے قدرے مختلف ہیں۔ بیماری کا وائرس متاثرہ جانور کے گوشت، دودھ، سیمن، لعاب دہن میں پایا جاتا ہے مصنوعی طریقہ نسل کشی بھی اس بیماری کے پھیلاؤ کا سبب بن سکتے ہیں۔ منہ کھر کا وائرس سانس کے رستے جسم میں داخل ہوتا ہے اور بیماری پیدا کرتا ہے۔ گوبر اور پانی کے محلول میں وائرس 120 دن تک زندہ رہ سکتا ہے۔

اس بیماری میں شرح اموات بہت کم ہے لیکن بیماری کی شرح 100 فیصد ہوتی ہے۔ ایک مہینے سے کم عمر کے بچوں میں اس بیماری سے موت واقع ہوسکتی ہے۔ یہ بیماری سب سے پہلے 1544ء میں یورپ میں ریکارڈ کی گئی تھی۔ کئی ملکوں میں روک تھام اور بیماری ختم کرنے کی مہموں کی وجہ سے بیماری کے وقوع پذیری میں بہت حد تک کمی واقع ہوئی ہے۔ یہ بیماری شمالی امریکہ، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ میں موجود نہیں ہے۔ پاکستان، انڈیا، بنگلہ دیش، براعظم افریقہ اور ایشیاء میں یہ بیماری بہت تیزی سے پھیلتی ہے اور اس کا پھیلاؤ زیادہ تر بیمار جانور کے ساتھ بلواسطہ رابطے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اس بیماری کا وائرس جانوروں کے گروہ میں خوراک کے برتن اور پانی کے ہمراہ پھیلتا ہے۔ ہوا کے ذریعے بھی اس کا پھیلاؤ ہوسکتا ہے۔ اور اس طرح یہ دور دور تک پھیل سکتا ہے۔ چوہے، بلی، گائے، بھینس، بھیڑ، بکری، زرافہ اور اونٹ وغیرہ بھی ایک جگہ سے دوسرے جگہ چھوت لے جاتے ہیں۔ عموماً منڈیوں سے مرض دوسرے علاقوں میں پہنچتا ہے۔

علامات:

☆ جانور کو تیز بخار ہو جاتا ہے اور دودھ کی پیداوار کم ہو جاتی ہے۔ جانور کے منہ میں زبان، ہونٹوں اور تالو پر چھالے (vesicles) بن جاتے ہیں۔

☆ منہ میں چھالوں (Vesicles) کی وجہ سے جانور کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے اور منہ سے رالیں ٹپکتی ہیں۔

☆ منہ کے علاوہ کھروں کے درمیان اور بعض اوقات حوانے اور تھنوں پر بھی چھالے نکل آتے ہیں جس کی وجہ سے جانور لنگڑا کر چلتا ہے۔اور اگر چھالے چاروں کھروں پر نکل آئیں تو جانور چلنے سے قاصر ہو جاتا ہے اور زمین پر لیٹ جاتا ہے۔

☆ تقریباً ایک ہفتے کے بعد یہ چھالے پھٹ جاتے ہیں اور السر کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔اگر جانور کے منہ اور کھروں کی مناسب حفاظت نہ کی جائے تو ثانوی بیکٹریل انفیکشن کی وجہ سے اس میں پیپ پڑ جاتی ہے۔

☆ بعض اوقات حاملہ جانوروں میں اسقاطِ حمل ہو جاتا ہے اور گھر اُتر جاتے ہیں۔

تشخیص:

منہ کھر بیماری کی تشخیص علامات کی بنیاد پر کرتے ہیں۔اس کے علاوہ لیبارٹری میں ELISA CFT اور PCR ٹیسٹ سے اس بیماری کا صحیح اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

علاج:

جانور کے منہ اور پاؤں کو پوٹاشیم پرمینگیٹ کے 10% محلول کے ساتھ اچھی طرح سے دھوئیں۔ منہ میں glycerin کا استعمال کریں۔جانور پر اینٹی بائیوٹیک کا استعمال کریں۔مثلاً Injection Penicillin پٹھے میں لگایا جاتا ہے۔پاؤں پر فنائل لوشن لگائیں۔کیکر کی چھال کا جوشاندہ بنا کر پاؤں میں لگائیں اور غرارے کرائیں۔

بخار کم کرنے کے لئے Antipyretics مثلاً Phenylbutazone, Meloxicam یا Sodium Diclofenic کا 25 - 20 سی سی ٹیکہ پٹھے میں لگائیں۔

اضافی علاج کے لئے Dextrose 5% کی بوتل لگائیں اور ساتھ میں وٹامن بی کمپلیکس کا ٹیکہ کریں۔منہ کھر کا سیرم 60-50 ملی لٹر فی 300 کلوگرام جسمانی وزن کے حساب سے لگا کر اس مرض سے چھٹکارا حاصل کیا جا سکتا ہے۔ جانور کو نرم غذا مثلاً گندم کا دلیہ دیں۔

بچاؤ:

بڑے پیمانے پر ویکسینیشن کریں۔فارم پر جانوروں کی علیحدگی (Quarantine) اور صفائی کا خاص خیال رکھیں۔

توڑی بھوسا اور دوسرا سامان جہاں وائرس موجود ہو سکتا ہے اسے جلا دیں اور تمام جگہ کو صاف اور ڈیس انفیکٹ کریں۔ جانوروں کی آمد و رفت کو کنٹرول کریں اور نئے جانوروں کا داخلہ مکمل طور پر بین کر دیں۔ نئے جانور خریدتے ہوئے ایسے علاقے سے جانور نہ لیں۔ جہاں منہ کھر کی بیماری پہلے سے موجود ہو۔ برائے فروخت جانوروں کا خاص خیال رکھیں۔ جیسے ہی بیماری کا علم ہو، اسی وقت تمام جانور جن میں بیماری کی موجودگی پائی جائے کو علیحدہ اور بند جگہ پر رکھیں۔ جانوروں کو چراگاہ نہ بھیجیں، وبا پھوٹنے کے چھ ماہ بعد تک نئے جانور نہ خریدیں تندرست جانوروں کو ویکسینیشن کریں۔ وبا کی صورت میں تندرست جانور کا پہلے سے خیال رکھیں۔ باڑے کے اندرونی اور بیرونی حصوں کو فینائل محلول سے چھڑکاؤ کریں۔ بیمار جانوروں کے سامان کو اور ان کا خیال رکھنے والے ملازم کے کپڑوں کو بھی 4% سوڈیم کاربونیٹ کے سلوشن محلول سے صاف کریں۔ بیمار جانور کا دودھ اس کے بچھڑوں کو نہ دیں۔

عام طور پر فار مائیزڈ (Formalized) وائرس ویکسین، فارمالیز ڈ ایلومینیم ہائیڈرو آکسائیڈ جل ویکسین وغیرہ دستیاب ہیں۔ کئی ممالک میں آج کل منہ کھر، گل گھوٹو اور دوسری بیماریوں کی اکٹھی ویکسین بھی دستیاب ہیں۔

☆ متاثرہ جانوروں کو صحت مند جانوروں سے علیحدہ رکھیں۔

☆ متاثرہ برتنوں کو کاسٹک سوڈا یا لال دوائی سے صاف کریں۔

☆ جانوروں کو سال میں دو مرتبہ حفاظتی ٹیکہ جات لگوائیں۔

☆ جانور کے جسم میں موجود پہلے سے مدافعتی قوت کا اندازہ لگانے کے لیے بہتر یہی سمجھا جاتا ہے کہ لیبارٹری سے Serum چیک کروالیں۔

☆ حفاظتی ٹیکہ لگانے سے پہلے جانور کا بخار بھی چیک کرنا ضروری ہے۔ بخار کی حالت میں حفاظتی ٹیکہ کا استعمال بیماری کی صورت میں نظر آنے لگتا ہے۔

☆ حفاظتی ٹیکے کو ہدایات کے مطابق استعمال کریں۔

باؤلا پن(Rabies)

یہ بیماری پوری دنیا میں پائی جاتی ہے۔ یہ وائرس دماغ کی سوزش کرتا ہے جو تقریباً تمام جانوروں میں ہوسکتا ہے۔ بشمول انسان، اس کا اختتام ہمیشہ ہی مہلک ہوتا ہے۔ اس مرض میں گھوڑے، گدھے، گائے، بھینس، اونٹ، کتے، گیدڑ، لومڑی وغیرہ مبتلا ہوتے ہیں۔ چمگادڑ اس بیماری کے وائرس کا ذخیرہ(Reservoir) ہوتی ہے۔

اس بیماری کا پھیلاؤ بیمار جانور کے سلائیوا یا تھوک کی وجہ سے ہوتا ہے۔ کیوں کہ یہ وائرس تھوک میں ہوتا ہے اسے کے علاوہ منہ آنکھ اور ناک کی جھلیوں سے بھی وائرس جسم میں داخل ہوجاتا ہے۔

اسباب:

اس بیماری کا سبب ایک وائرس ہے جس کا نام Lyssa Virus ہے۔ یہ بیماری زیادہ تر کتوں میں پائی جاتی ہے۔ جب باؤلا کتا انسان یا پھر جانور کو کاٹتا ہے تو یہ بیماری انسانوں میں منتقل ہوجاتی ہے۔ کتا جتنا سر کے قریب کاٹے گا اتنی ہی جلدی اس بیماری کی علامات ظاہر ہوگی۔ یہ وائرس اعصاب(Nerves) کے ذریعے جسم میں پھیلتا ہے۔ یہ وائرس چوبیس گھنٹوں میں تین ملی میٹر کی رفتار کے ساتھ سفر کرتا ہے۔ اس بیماری کا انکوبیشن پیریڈ ایک دن سے 6 ماہ بلکہ اس سے زیادہ ماہ تک ہے۔ بعض موقعوں پر اس کا انکوبیشن پیریڈ 9 سال تک بھی ریکارڈ کیا گیا ہے۔

علامات:

باؤلا پن کی علامات دو طرح کی ہوتی ہیں۔

1۔ شدید حالت (Furious Form)

1۔ جانور کے منہ سے تھوک گرتا ہے۔
2۔ جانور بہت زیادہ تند ہوجاتا ہے۔
3۔ جانور کھانا پینا کم کردیتا ہے۔
4۔ جانور آواز اور روشنی سے ڈرنا شروع کردیتا ہے۔
5۔ جانور دوسرے جانور کو کاٹنے کی کوشش کرتا ہے۔

(Rinder Pest) ماتا

یہ گائیوں کا چھوت کا مرض ہے۔ بیماری میں جانوروں کی شرح اموات بہت زیادہ ہے۔

اسباب:

اس بیماری کے جرثومے کا نام Morbilli Virus ہے۔

علامات:

اس بیماری کا Incubation Period ایک سے دو ہفتے ہے۔ یہ جانوروں کی اتنی خطرناک بیماری ہے کہ اس میں بعض اوقات جانور بغیر علامات ظاہر کئے ہی مر جاتے ہیں۔ اس بیماری میں جانور کا درجہ حرارت 104° سے 107°F تک بڑھ جاتا ہے۔ اس بیماری میں جانور کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے۔ اور سست ہو جاتا ہے۔ جانوروں کی آنکھوں سے پانی بہنا شروع ہو جاتا ہے۔

جانور کی تھوک کی مقدار بھی بڑھ جاتی ہے۔

جانور کی دودھ کی پیداوار کم ہو جاتی ہے۔

جانور کے منہ کے اندر چھالے بننا شروع ہو جاتے ہیں۔

جانور کو موک لگ جاتی ہے۔

اس بیماری میں جانور کے مسوڑھے، باچھیں، زبان کا نچلا حصہ اور گال متاثر ہوتے ہیں۔ جن پر آبلے بن جاتے ہیں۔

اِن زخموں کا رنگ بعد میں سرمئی ہو جاتا ہے۔

جانور میں پانی کی کمی بھی ہو جاتی ہے جس سے موت واقع ہوتی ہے۔

تشخیص:

1۔ مالک سے جانور کی History پوچھ کر۔

2۔ علامات کو دیکھ کر۔

3۔ اگر جانور مر جائے تو اس کو کھول کر اس کی انتڑیوں کا معائنہ کریں کیونکہ اس بیماری میں جانور کی انتڑیاں دھاری دار ہو جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ اس بیماری کی تشخیص کیلئے مندرجہ ذیل ٹیسٹ استعمال کرتے ہیں۔

1. VNT (Virus Neutralization Test)   2. ELISA

علاج:

1۔ اس بیماری کا کوئی علاج نہیں۔

2۔ جانور کو دوسرے جراثیموں سے بچانے کیلئے ہم پٹھے میں Antibiotic کا ٹیکہ استعمال کرتے ہیں۔

Inj. polybiotic 5 mg

Inj. Enrofloxacine 2.5 mg / kg b. wt.

Inj. Norfloxacine 5-10 mg / kg b. wt.

3۔ قوت مدافعت کو بڑھانے کیلئے وٹامن بھی استعمال کرتے ہیں۔

4۔ Inj. Neurobion 3 cc ورید یا پٹھے میں چھ دن تک لگائیں۔

5۔ اس کے علاوہ جانور کے درجہ حرارت کو کم کرنے کیلئے مندرجہ ذیل ادویات استعمال کرتے ہیں۔

Inj. Melaxicam or Inj. Diclophenic Sodium

6۔ پانی کی کمی کو پورا کرنے کے لیے Normal Saline اور Dextrose ورید میں لگائیں۔

احتیاطی تدابیر:

1۔ جانور کو وقت پر حفاظتی ٹیکے لگوائیں۔

مہلک زکامی بخار

Malignant Catarrhal Fever

بووائن ملیگنینٹ کیٹار، ملیگنینٹ ہیڈ کیٹار، کیٹارل فیور، اس بیماری کے مترادف ناموں میں شامل ہیں۔

یہ بیماری زیادہ تر مویشیوں میں پائی جاتی ہے۔ اس میں جانور کے ناک اور منہ کی اندرون تہہ کی سوزش ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ نظام تنفس، نظام انہضام، آنکھ کے conjunctiva کی سوزش عام علامات میں شامل ہے۔ جانور کو پانی کی کمی ہو جاتی ہے۔ اور غدود کی سوزش ہو جاتی ہے۔ یہ بیماری تقریباً پوری دنیا میں پائی جاتی ہے۔ جس میں گرم اور معتدل علاقے بھی شامل ہیں۔ کینیڈا، آسٹریلیا، افریقہ، جنوبی ایشیا، برازیل، پیرو، پاکستان اور انڈیا میں یہ بیماری پائی جاتی ہے۔

یہ بیماری گائے، بھینس، بھیڑ، بکریاں، ہرن اور خرگوش میں پائی جاتی ہے۔

یہ بیماری ہرپیسز وائرس کے سبب پیدا ہوتی ہے جو ناک کی رطوبت، جیر کی جھلیوں کے ذریعے یوٹرس کے انفیکشنز کے اور رطوبات کے ذریعے پھیلتی ہے۔

جسم کے اندر وائرس خون میں گردش کے دوران سفید خون کے خلیوں کے ساتھ جڑ کر پہلا حملہ قوت مدافعت پر کرتا ہے۔ جس کی وجہ سے بہت سے خلیے ختم ہو جاتے ہیں۔ غدود کی جھلیوں کی توڑ پھوڑ ہو جاتی ہے۔

علامات:

علامات چار قسم کی ہوتی ہیں:

(1) پرایکیوٹ فارم (انتہائی شدید حالت)

(2) ہیڈ اینڈ آئی فارم (سر اور آنکھ پر حملہ)

(3) انٹسٹائینل فارم (انتڑیوں پر حملہ)

(4) ان اپیرنٹ فارم (غیر محسوس حالت)

اس بیماری کی اہم علامات میں دست آنا، ناک اور آنکھوں سے رطوبت کا بہنا، تیز بخار شامل ہیں۔ گھبن جانور بچہ پھینک دیتے ہیں۔ جانور پانی کی کمی سے مرجاتا ہے۔ انتہائی شدید حالت میں جانور اچانک مرجاتے ہیں۔

تشخیص:

اس بیماری میں غدود سے سیمپل لیا جاسکتا ہے اور لیبارٹری ٹیسٹ کیا جاتا ہے۔

علاج:

وائرس کی بیماری کا علاج ناممکن ہوتا ہے لیکن اس کی وجہ سے ہونے والے سیکنڈری بیکٹریل انفیکشنز کا علاج کیا جاسکتا ہے۔ آکسی ٹیٹرا سائیکلین، سلفاڈائمیڈین۔ ایس پیرین، وٹامن اے اور سٹرائیڈ بھی دیے جاسکتے ہیں۔

انسداد/ کنٹرول:

بھیڑوں اور گائیوں کو علیحدہ باندھیں۔ متاثرہ جانوروں کو علیحدہ باندھیں اور علیحدہ چارہ کھلائیں۔

گائیوں میں وائرل دست یا موک

(Bovine Viral Diarrhoea)

تعارف:

یہ بیماری ایک وائرس کی وجہ سے ہوتی ہے جسے BVD کہتے ہیں۔ یہ گائیوں اور بھینسوں میں ہوتی ہے۔ ویسے تو تمام عمر کے جانور اس سے متاثر ہو سکتے ہیں لیکن 6 سے 24 ماہ کی عمر کے جانور زیادہ متاثر ہوتے ہیں جو جانور ایک دفعہ اس وائرس کی وجہ سے متاثر ہو جائے وہ تاحیات اس کیلئے (Positive) رہتا ہے اور یہ وائرس جانور کے جسم سے نکلنے والی رطوبتوں اور پیشاب وغیرہ کے ذریعے بڑی مقدار میں نکلتا ہے اور بیماری پھیلانے کا باعث بنتا ہے۔

علامات:

اس بیماری کو دو شکلیں ہوتی ہیں۔

پہلی شکل:

اس میں جانور کو 104°F بخار ہو جاتا ہے، دودھ کی پیداوار میں کمی ہو جاتی ہے، بھوک نہیں لگتی، سانس لینے کی رفتار بڑھ جاتی ہے، موک لگ جاتی ہے اور آنکھوں سے زیادہ مقدار میں رطوبت نکلنا شروع ہو جاتی ہے۔

دوسری شکل:

اس میں بہت تیز بخار 107°F، منہ اور کھر میں چھالے، موک لگنا، جسم میں پانی کی کمی ہونا، آنکھوں اور منہ کے اندر باریک خون کے دھبوں کا بننا شامل ہیں۔

نقصانات:

بیماری کی اس قسم سے سب سے زیادہ یہ خطرہ ہوتا ہے کہ اس بیماری کی وجہ سے حاملہ جانوروں میں اسقاط حمل ہو جاتا ہے اور 20% تک جانور موت کا شکار ہو سکتے ہیں۔

تشخیص:

وائرس کو خون اور ٹشو سے علیحدہ کیا جاتا ہے۔ اس کیلئے ہم اینٹی جن ٹیسٹ کرتے ہیں۔ ایلائزہ، وائرل نیوٹرالائزیشن ٹیسٹ وغیرہ۔

حفاظتی اقدامات ولیبارٹری کا کردار:

ضروری ہے کہ جب آپ فارم پر جانوروں کی خرید کررہے ہیں تو اسی وقت لیبارٹری سے اس کا ٹیسٹ کروالینا چاہیے۔ یہ امر بھی ذہن نشین رہے کہ اس بیماری کا وائرس درآمد ہونیوالے جانوروں میں بھی اکثر اوقات پایا جاتا ہے۔

وِل (Bovine Ephemeral Fever)

تعارف:

یہ ایک وائرس کی وجہ سے پھیلنے والے بیماری ہے جو کہ گائیوں کو زیادہ متاثر کرتی ہے۔ جس کو ربڈو وائرس (Rhabdovirus) کہتے ہیں۔اوراس کا جینس افیمیرووائرس(Ephemerovirus) ہے۔یہ بیماری حشرات یعنی ویکٹر سے منتقل ہوتی ہے۔مچھراس بیماری کے پھیلاؤ کا باعث ہیں۔چونکہ اسی بیماری میں مبتلا جانوردنوں میں خودہی ٹھیک ہوجاتا ہے۔اس بیماری کو (3 day sickness) بھی کہتے ہیں۔

علامات:

بخار، سانس لینے میں دشواری ہوگی، پٹھوں میں کپکپی ہوگی، اکڑاھٹ ہوگی، غدودسوج جائے گی۔شدید حالت میں جانورز...ن پر لیٹ جاتا ہے۔

تشخیص:

اس کوہم (Immunoflourescent Assay) سے تشخیص کرسکتے ہیں۔

علاج:

☆ اس کیلئے ہم اینٹی انفلیمیٹری (Anti Inflammatory Drugs) ادویات دے سکتے ہیں۔جن میں Ketoprofen Phenylbutozone،Flunixin Maglamine اورMeloxican زیادہ اہم ہیں۔

☆ اس کے ساتھ ساتھ ہم سپورٹیو تھراپی(Supportive Therapy) بھی دے سکتے ہیں جس میں وٹامن ای اور سلینیم ٹیکہ اہم ہے۔اگر جانورزمین پر لیٹ جائے تو کیلشیم(Milfone-C) بھی دیتے ہیں۔

کنٹرول:

☆ اس کی روک تھام کیلئے سال میں ایک مرتبہ ویکسین کی جاتی ہے۔

منہ پکنا

Contagious Ecthyma

تعارف:

یہ ایک وائرس کی بیماری ہے اس کا جینس پیراپوکس (Parapox Virus) ہے اور فیملی پوکس وریائیڈی (Poxviridae) ہے۔ یہ بیماری بھیڑ، بکریوں میں ہوتی ہے۔ زیادہ اس سے چھوٹی عمر کے بھیڑ، بکریاں متاثر ہوتے ہیں۔ اس میں بیمار ہونے کی شرح 100% ہے۔ اور شرح اموات 5-15% ہے۔ یہ متاثرہ جانوروں سے منتقل ہوتی ہے اور متاثرہ آلات سے بھی منتقل ہوسکتی ہے۔ یہ انسانوں کو بھی متاثر کرسکتی ہے۔

علامات:

- ☆ اس میں ہونٹوں پر چھالے، پھنسیاں اور سوزش ہوتی ہے۔
- ☆ اس میں منہ کا حصہ (اندرونی اور بیرونی) متاثر ہوتے ہیں۔
- ☆ جانور کھانا بند کردیتے ہیں اور تیز بخار بھی ہوجاتا ہے۔
- ☆ اس میں وائرس انتڑیوں میں بھی جاسکتا ہے اور بیماری کی علامات کانوں، پخانے اور vulva میں بھی ظاہر ہوسکتی ہیں۔

تشخیص:

- ☆ تشخیص ہم علامات کی بنیاد پر کرسکتے ہیں۔
- ☆ لیبارٹری میں ہم اس کی PCR کے ذریعے بھی تشخیص کرسکتے ہیں۔

علاج:

- ☆ اس میں ہم علامتی علاج کرتے ہیں۔
- ☆ اس میں ہم پنسلین (Penicillin) یا او کسی ٹیٹرا سائیکلین (Oxytetracycline) بھی دے سکتے ہیں۔

☆ اس کے علاوہ چھالوں کو گلیسرین اور بورک ایسڈ سے دھوتے ہیں۔

☆ اور ہم اس میں ($KMnO_4$) سے غرارے بھی کروا سکتے ہیں۔ یاد رہے کہ گلسرین اور $KMnO_4$ کو ایک ساتھ استعمال نہ کیا جائے۔

کنٹرول:

☆ ہم اس میں 6 سے 8 ہفتوں کے جانوروں میں ویکسین کر سکتے ہیں۔

☆ متاثرہ جانوروں کو علیحدہ رکھیں۔

☆ بالغ جانوروں کے ہوانہ کو اینٹی سیپٹک (antiseptics) سے اچھی طرح واش کریں۔

پسٹی ڈسپعاٹس ریناٹسPPR (کاٹا):

تعریف:

یہ بیماری بھیڑاور بکریوں میں پائی جاتی ہے۔ یہ بیماری بہت شدید ہوتی ہے اور ایک جانور سے دوسرے جانور کو لگ سکتی ہے۔اس بیماری میں نیکروٹک سٹومائیٹس، انٹرائٹس اور نمونیا ہوتا ہے۔ بھیڑوں کی نسبت یہ بیماری بکریوں میں زیادہ پائی جاتی ہے۔

مرض کا سبب:

اس مرض کا سبب ماربیلی وائرس ہے جس کی فیملی پیرامیکسو وریائیڈی (Paramyxoviridae) یہ گرم موسم والے علاقوں میں عام ہے۔ ماربیڈٹی 90%اور مارٹیلٹی 80-50 فیصد ہے۔ یہ بیماری جانوروں کے فضلا اور سیکریشن مثلاً پسینہ اور تھوک سے پھیلتا ہے۔ زیادہ تر وبا بارش کے موسم میں پھیلتی ہے یا پھر خشک سردی کے موسم میں بیمار جانور کی تھوک آنسوں بلغم اور باقی اقسام کی رطوبتیں بیماری پھیلاتی ہیں۔

علامت:

انکیوبیشن پیریڈ 10-3 دن تک ہوتا ہے۔اس بیماری میں اچانک بخار کا تیز ہو جانا ہے۔ بے آرامی، بے چینی، سانس کا خشک ہونا، بھوک کا نہ لگنا، ناک سے رطوبت کا بہنا، کمزور ہونا، دست لگنا اور جانور 10-5 دنوں میں مرجاتا ہے۔ ایکٹوفارم میں جسم کا درجہ حرارت (40-41°C) تک بڑھ جاتا ہے۔

مرض کی تشخیص:

یہ مرض وائرس آسولیشن، CFT ٹیسٹ AGID ٹیسٹ سے کیا جاتا ہے۔

علاج:

اس بیماری کا کوئی علاج نہیں لیکن علامتی علاج کیا جاسکتا ہے۔اور اس کے ساتھ فلوائیڈ تھراپی بھی دیں۔ اس بیماری میں دست کو نہیں روکا جاتا۔ منہ کے زخموں Potassium permagnate سے علاج کریں۔

کنٹرول:

یہ مرض ویکسین کرنے سے روکا جاسکتا ہے۔ اچھی خوراک اور صفائی اور مینجمنٹ بیماری کی روک تھام کے لیے ضروری ہیں۔

چیچک (Pox)

یہ ایک قسم کی چھوت دار بیمار ہے جو ایک جانور سے دوسرے جانور اور انسانوں میں بھی پھیلتی ہے۔ اس بیماری میں پہلے چھوٹے چھوٹے پھپھولے بن جاتے ہیں اور پھٹنے پر زخم کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔

اسباب:

اس مرض کا سبب ایک قسم کا وائرس ہے جسے پاکس وائرس کہتے ہیں۔ یہ بیماری جانوروں سے انسانوں کو بھی ہو جاتی ہے۔ یہ مرض گائے بھینسوں، بھیڑ بکریوں اور اونٹوں میں پایا جاتا ہے۔ لیکن زیادہ تر بھیڑ بکریاں اس میں شدت سے مبتلا ہوتی ہیں۔

علامات:

گائے بھینسوں میں علامات:

گائے بھینسوں میں ایک خاص قسم کے پھپھولے سے بن جاتے ہیں جو کہ تھنوں پر زیادہ پائے جاتے ہیں۔ اس کے بعد ان کے اردگرد کی جگہ تھوڑی سخت ہو جاتی ہے۔ اور بعد میں زخم کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔

بھیڑ بکریوں میں علامات:

یہ مرض بھیڑ بکریوں میں شدت سے پایا جاتا ہے۔ یہ مرض ہے جو ایک دوسرے جانور سے لگ جاتا ہے۔ فارم پر موجود برتن اور دوسری اشیاء یا مکھیاں وغیرہ بھی اس وائرس کو پھیلانے میں اثر انداز ہو سکتی ہیں۔ جانور کو بخار ہو جاتا ہے۔ پھپھولے سے پیپ اور لیس دار مادہ نکلتا ہے مادہ نکلنے کے بعد پھپھولا زخم کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ آخر میں اس سے چھلکا اُتر جاتا ہے۔

تشخیص:

اس مرض کی تشخیص اس کی علامات اور لیبارٹری میں وائرس کی علیحدگی سے کی جا سکتی ہے۔

علاج اور بچاؤ:

اینٹی سپٹک اور جراثیم کش ادویات سے زخم کو دھو کر آئنٹمنٹ لگانی چاہیے۔ دودھ دینے والے جانوروں میں تھنوں کے زخموں کے چھلکے اتار دینے چاہیے اور ان پر سفید Powder vaseline اور Penicillin کا محلول لگائیں۔ چیچک والے

جانوروں کا دودھ آخر میں نکالنا چاہیے تا کہ وہ دوسرے جانوروں کے دودھ دھونے والے آدمی کے ہاتھوں سے نہ لگ جائے۔ دودھ دوہنے سے پہلے تھن اچھی طرح صاف کر لینے چاہیے، اس سے بیماری پھیلنے سے رک جاتی ہے۔ اوکسی ٹیٹرا سائیکلین Penicillin کا ٹیکہ 5 دن پٹھے میں لگائیں۔سال میں دو دفعہ اس بیماری کی ویکسین کی جاتی ہے۔

بیکٹریل بیماریاں:

گل گھوٹو

(Haemorrhagic septicemia)

یہ جانوروں کی چھوت کی بیماری ہے جو کہ بیکٹیریا سے ہوتی ہے جو عام طور پر گائیوں اور بھینسوں دونوں میں ہوتی ہے۔ بیماری کا تناسب بھینسوں میں زیادہ ہوتا ہے، زیادہ تر چھوٹی عمر کے جانور اس بیماری سے مرجاتے ہیں۔ یہ بیماری دنیا کے اکثر علاقوں میں پائی جاتی ہے۔ خاص طور پر ایشیاء، افریقہ اور یورپ۔ پاکستان اور انڈیا میں یہ عام طور پر کثرت سے موجود ہوتی ہے۔ خاص طور پر مون سون کی بارشوں کے بعد اس کی وبا پھوٹنے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ گائے اور بھینس جو کہ 6 مہینے سے لے کر دو سال تک کی ہوں ان میں زیادہ ہوتی ہے۔ یہ چھوتی کی بیماری ہے جو ہوا کے ذریعے یا لعابِ دہن کے ذریعے پھیلتی ہے۔ اس کی وبا سے بہت زیادہ اموات ہوتی ہیں۔

اسباب:

یہ بیماری عام طور پر برسات کے موسم میں ہوتی ہے۔ اس بیماری کا سبب ایک بیکٹیریا ہے جس کا نام Pasteurella multocida ہے۔ یہ گرام نیگٹیو بیکٹیریا ہے تھکاوٹ، لمبی مسافت، ضرورت سے زیادہ کام، بھوک اور قریب باندھنا اس کی وجہ بن سکتے ہیں۔ اس بیکٹیریا کی قسم Type- B برِاعظم ایشیاء میں بیماری کا موجب ہے۔ یہ عام طور پر بالائی نظام تنفس میں قدرتی طور پر موجود ہوتا ہے۔ یہ اس وقت بیماری کا باعث بنتا ہے جب اس کی افزائش کے لئے جسمانی حالات سازگار ہوں یعنی قوت مدافعت کم ہو۔ عام طور پر برسات کے موسم میں حبس ہو جاتی ہے۔ جس سے جانور بے چینی محسوس کرتا ہے اور جانور کی قوت مدافعت بھی کم ہو جاتی ہے۔ پھر اس بیکٹیریا کو نشوونما کا موقع مل جاتا ہے اور بیماری پیدا کر دیتا ہے۔

علامات:

اس کی علامات کو چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

1۔ دم گھٹنے والی حالت (Oedematous form)

زیادہ تر یہ حالت چھوٹی عمر کے کٹڑوں / بچھڑوں میں دیکھی جاتی ہے۔

1- درجہ حرارت (105°-107°F) تک بڑھ جاتا ہے۔

2- اس میں جانور کا گلا سوج جاتا ہے۔

3- جانور کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے اور سست ہو جاتا ہے۔ دودھ کی پیداوار کم ہو جاتی ہے۔

4- جانور کے منہ سے رالیں ٹپکتی ہیں۔

5- گلے میں سوجن کی وجہ سے جانور کو سانس لینے میں مشکل محسوس ہوتی ہے۔ سانس بحال کرنے کے لیے جانور منہ کھول لیتا ہے اور زبان باہر نکال کر سانس لیتا ہے۔

6- تنگیٔ تنفس کی وجہ سے جانور مر بھی سکتا ہے۔

2- پھیپھڑوں والی قسم (Pectoral Form/ Pulmonary Form):

1- جانور کا درجہ حرارت (104°-105°F) تک بڑھ جاتا ہے۔

2- جانور منہ کھول کر سانس لیتا ہے اور خرخراہٹ کی آواز سنائی دیتی ہے۔

3- جانور زبان باہر نکال کر سانس لیتا ہے۔ دیرینہ حالت میں زبان نیلی ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ آنکھوں سے پانی بہتا ہے۔

4- جانور زیادہ تر بیٹھ جاتا ہے۔ سانس میں رکاوٹ کی وجہ سے جانور مر بھی سکتا ہے۔

3- آنتوں والی قسم Alimentry form :

1- جانور کا درجہ حرارت (104°-105°t) تک بڑھ جاتا ہے۔

2- جانور کو موک لگ جاتی ہے۔

3- جانور کھانا پینا بند کر دیتا ہے۔

4- جانور کو پیاس بہت زیادہ لگتی ہے۔

5- جانور میں پانی اور نمکیات کی کمی ہو جاتی ہے۔ زیادہ کمزوری کے ساتھ جانور کے جسم کا درجہ حرارت بھی نارمل سے گر

1۔ درجہ حرارت (105°-107°F) تک بڑھ جاتا ہے۔

2۔ اس میں جانور کا گلا سوج جاتا ہے۔

3۔ جانور کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے اور سست ہو جاتا ہے۔ دودھ کی پیداوار کم ہو جاتی ہے۔

4۔ جانور کے منہ سے رالیں ٹپکتی ہیں۔

5۔ گلے میں سوجن کی وجہ سے جانور کو سانس لینے میں مشکل محسوس ہوتی ہے۔ سانس بحال کرنے کے لیے جانور منہ کھول لیتا ہے اور زبان باہر نکال کر سانس لیتا ہے۔

6۔ تنگی تنفس کی وجہ سے جانور مر بھی سکتا ہے۔

2۔ **پھیپھڑوں والی قسم (Pectoral Form/ Pulmonary Form):**

1۔ جانور کا درجہ حرارت (104°-105°F) تک بڑھ جاتا ہے۔

2۔ جانور منہ کھول کر سانس لیتا ہے اور خرخراہٹ کی آواز سنائی دیتی ہے۔

3۔ جانور زبان باہر نکال کر سانس لیتا ہے۔ دیرینہ حالت میں زبان نیلی ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ آنکھوں سے پانی بہتا ہے۔

4۔ جانور زیادہ تر بیٹھ جاتا ہے۔ سانس میں رکاوٹ کی وجہ سے جانور مر بھی سکتا ہے۔

3۔ **آنتوں والی قسم Alimentry form :**

1۔ جانور کا درجہ حرارت (104°-105°t) تک بڑھ جاتا ہے۔

2۔ جانور کو موک لگ جاتی ہے۔

3۔ جانور کھانا پینا بند کر دیتا ہے۔

4۔ جانور کو پیاس بہت زیادہ لگتی ہے۔

5۔ جانور میں پانی اور نمکیات کی کمی ہو جاتی ہے۔ زیادہ کمزوری کے ساتھ جانور کے جسم کا درجہ حرارت بھی نارمل سے گر

جاتا ہے۔

4- Septicemic form

اس قسم میں جانور کا درجہ حرارت بہت زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ اگر اس کا بروقت علاج نہ کرایا جائے تو جانور مر جاتا ہے۔

تشخیص:

1- مالک سے ہسٹری لے کر

2- علامات کو دیکھ کر

3- منہ سے مواد لے کر اس کا لیبارٹری ٹیسٹ کروا سکتے ہیں۔

علاج:

ا- جانور کے سَر کے اوپر ٹھنڈا پانی گرایا جائے تا کہ اس کا درجہ حرارت تھوڑا کم ہو جائے۔ اس کے بعد علاج کریں۔

Antibiotic سے علاج کے لیے پٹھے میں مندرجہ ذیل ٹیکہ لگائیں یا پھر سلفامیتھازین یا سوڈیم سلفاڈیماڈین کا I.V ٹیکہ 150mg/kg b.w تین دن تک، اوکساٹیڑا سائیکلین 5-10mg/kg b.w کلوریم فینیکول Chloromphenicol, 10mg/kg b.w اور امپسلین 10mg/kg b.w Ampicillin بھی استعمال ہو سکتی ہے۔ Ceftiofur Sodium کا ٹیکہ 1 ملی لٹر 50 کلوگرام وزن۔

ج- درجہ حرارت کو کم کرنے کے لئے Antipyretics بخار کم کرنے کا ٹیکہ پٹھے میں لگائیں۔

Meloxicam 0.6 mg / kg

یا

Strongpyrine 1ml/6kg

سوجن کو کم کرنے کے لئے ٹیکہ Diclofenic Sodium 15-20 ml فی بڑا جانور

ڈ۔ سانس کی نالی تنگ ہو جائے تو فی بڑا جانور aminophylline 25ml کا ٹیکہ پٹھے میں لگایا جائے۔

ہنگامی حالت میں جانور کو سانس کی نالی میں سوراخ کر کے اس میں نالی Tracheal tube ڈال سکتے ہیں۔

کنٹرول:

1۔ جانور کو برسات کے موسم سے پہلے حفاظتی ٹیکے لگوانے چاہیں۔ عام طور پر سال میں چار دفعہ یہ ٹیکے لگواتے ہیں۔ حفاظتی ٹیکے ہدایات کے مطابق استعمال کریں۔

2۔ بیمار جانور کو صحت مند جانور سے الگ رکھتے ہیں۔

3۔ جانور کو صاف ماحول میں رکھیں۔

بروسیلوسس

(Brucellosis)

اس بیماری میں مادہ نارمل پیدائش سے پہلے ہی اپنا بچہ گرا دیتی ہے۔اس کو ہم اسقاط حمل(Abortion) کہتے ہیں۔

اسباب:

اس بیماری کا سبب ایک بیکٹیریا ہے جس کا نام Brucella abortus ہے۔یہ بیکٹیریا جانور کی بچہ دانی میں داخل ہو جاتا ہے۔اور پھر اس کے اندر موجود کرنکلز (Cruncles) کو تباہ کرنا شروع کر دیتا ہے۔جو اسقاط حمل کا سبب بنتا ہے۔

یہ بہت اہم بیماری ہے کیونکہ یہ جانوروں سے انسانوں میں منتقل ہو سکتی ہے۔اور اس کا پھیلاؤ پوری دنیا میں ہے۔یہ تمام عمر کے مویشیوں میں ہوتی ہے لیکن جنسی اعتبار سے بالغ جانوروں میں حمل کو گراتی ہے جس کے بعد اس میں انفرٹیلیٹی Infertility ہو جاتی ہے۔بیلوں میں یہ اور کائیٹس وغیرہ کرتی ہے۔انسانوں میں یہ بخار کرتی ہے۔جسے انڈولینٹ فیور Undulant Fever کہتے ہیں تازہ دودھ جسے ابالا نہ گیا ہو، دودھ کی بنی چیزوں کے استعمال سے یا ذبح خانوں میں کام کرنے والے ورکروں میں یہ بیماری زیادہ پائی گئی ہے۔جو کہ اس بیماری سے آلودہ گوشت کو ہاتھ لگاتے ہیں یا پھر ویٹرنری کے شعبے سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو ہو سکتی ہے۔جو بیمار جانور کا علاج کرتے ہیں۔

اس بیماری کی وجہ سے دودھ کی پیداوار میں قلت آ جاتی ہے جو ڈیری انڈسٹری کے لئے نقصان کا باعث ہے۔اس کے پھیلاؤ کی اہم وجہ آلودہ مردہ بچہ یا بچہ دانی یا گندہ ڈسچارج ہیں بیمار جانور کے دودھ کا استعمال بھی اس کی اہم وجہ ہے۔یا بیمار جانور کا پیشاب۔نومولود بچے کا پاخانہ وغیرہ بھی اس کو پھیلاتے ہیں۔اس کے علاوہ مکھیاں، کتے، چیچڑ، چوہے اور گندے بوٹ چارہ اور دوسری چیزیں بھی اس بیماری کو [illegible] بیمار جانور سے پیدا ہونے والے بچوں میں بھی یہ بیماری موروثی طور پر موجود ہوتی ہے۔

بیمار بیل کا سیمن [illegible] کے لئے استعمال ہو تو تندرست گائے کو بھی لگ جاتی ہے۔تندرست جانور اس کے جراثیم کا کیریئر ہوتا ہے۔

علامات:

1۔ جانور شروع میں کوئی علامات ظاہر نہیں کرتا۔

2۔ دودھ دینے والے جانور دودھ دینا کم کر دیتے ہیں۔

3۔ جانور کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے۔

4۔ جانور کی Vagina سے خون نظر آئے گا۔ یہ خون اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ جانور نے حمل گرا دیا ہے۔

5۔ نر جانور کے خلیے سوج جاتے ہیں۔

6۔ یہ بیکٹیریا دودھ اور پیشاب اور ضائع شدہ بچے میں موجود ہوتا ہے۔

7۔ اس بیماری میں اسقاطِ حمل آخری مہینوں کے حمل میں زیادہ تر دیکھا گیا ہے۔

تشخیص:

1۔ مالک سے ہسٹری لے کر

2۔ علامات دیکھ کر

3۔ بیماری کی مکمل تشخیص کیلئے مندرجہ ذیل ٹیسٹ کرتے ہیں۔ مادہ منویہ میں Neutrophils بڑھ جاتا ہے۔

چوڑے مار (Black Quarter)

یہ گائیوں، بھیڑوں اور بکریوں کی متعدی بیماری ہے۔ اس بیماری میں جانور کے زیادہ گوشت والے حصے متاثر ہوتے ہیں۔ مثلاً ران اس بیماری میں جانور کے پٹھے سوج جاتے ہیں۔ اور ان میں گیس بھر جاتی ہے۔ اس بیماری میں شرح اموات بہت زیادہ ہیں۔

اس بیماری کا سبب ایک بیکٹیریا ہے جس کا نام Clostridium Chauvoei ہے۔ اس بیکٹیریا کے گرد ایک خول ہوتا ہے جو بہت سخت ہوتا ہے اور ماحول کے درجہ حرات کو برداشت کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ عموماً جانور کے جسم میں زخم کے ذریعے داخل ہوتا یہ بیکٹر یا جانور کے ارد گرد کے ماحول میں عام پایا جاتا ہے۔

یہ ایسے علاقوں میں زیادہ پائی جاتی ہے جہاں زیادہ بارش ہوتی ہے۔ یہ 2 سال سے کم عمر گائیوں اور بھینسوں اور بھیڑوں میں زیادہ ہوتی ہے۔ گائے اس سے زیادہ متاثر ہوتی ہے۔ اس کا پھیلاؤ گندی مٹی کی وجہ سے ہوتی ہے جس میں یہ جراثیم جانور کے جسم میں بذریعہ خوراک و پانی یا زخم کے راستے داخل ہوتا ہے۔ تندرست جانور کے نظام انہضام میں بھی موجود ہوسکتا ہے۔ بھیڑوں میں یہ جراثیم اون اتارتے وقت دم کاٹتے وقت، بچے کی پیدائش کے وقت، کاسٹریشن (Castration) یا لڑائی کے بعد زخموں کے راستے داخل ہوتا ہے۔

علامات:

اس بیماری کا Incubation Period 2 سے 3 دن ہے۔ جب یہ بیکٹیریا گوشت میں داخل ہوتا ہے تو یہ گوشت کو تباہ کرنا شروع کر دیتا ہے۔ اور گیس پیدا کرنا شروع کر دیتا ہے۔ سب سے پہلے جانور کا درجہ حرارت بہت بڑھ جاتا ہے۔ بعض اوقات یہ درجہ حرارت 106 لے کر 108 ڈگری فارن ہائیٹ تک چلا جاتا ہے۔ زیادہ تر اس بیماری کے نشان ران، کندھے، گردن اور کمر پر نظر آتے ہیں۔ بعض اوقات جانور کی زبان پر بھی نشان بن جاتے ہیں۔ شروع شروع میں جب جانور کا پٹھا (گوشت) سوجتا ہے تو یہ گرم اور درد کا باعث بنتا ہے۔ جانور کے پٹھے گہرے رنگ کے ہو جاتے ہیں۔ اور ان پٹھوں کی کھال اوپر سے خشک اور بے رنگ ہو جاتی ہے۔ وہاں odematus سویلنگ ہوتی ہے۔ اور دبانے سے کریپٹیشن (Criptation) چڑ چڑ کی آواز آتی ہے۔ نبض 100-120 فی منٹ ہو جاتی ہے۔ آخر میں ٹمپریچر کم ہو جاتا ہے۔ اور جانور

3-4 دنوں میں مر جاتا ہے۔ جانور کو سانس لینے میں دشواری پیش آتی ہے۔

تشخیص:

☆ علامات کو دیکھ کر یہ بیماری وبا کی شکل میں پھیلتی ہے۔

علاج:

اس بیماری کا علاج ٹاکسن پیدا کرنے والے جراثیم کو ختم کرنے سے ہوتا ہے۔ یا پھر اس جراثیم سے پیدا ہونے والے زہر Toxin کو نیوٹرالائز Neutralize کرنے سے ممکن ہے۔ اس طرح مسلز نرم پڑ جائیں گے اور بیماری ختم ہو جائے گی۔ زخم پر پنسلین کا چھڑکاؤ کریں اور جانور کو انٹی ٹاکسن دیں۔

(1) Inj. Pencilline 40,000 units / kg. B. wt.

(2) Inj. polybiotic 5 gm LA, 1 gm / LA

اس کے علاوہ جانوروں میں الرجی کے لئے بھی ادویات استعمال کرتے ہیں۔

Inj. Avil 1 ml / 20 kg b. wt.

مسلز کو ریلیکس کرنے کے لئے کلور پرمازین (Chlorpromazine) 0.2mg/kg کے حساب سے دیں۔ میگ سلف بھی دیا جا سکتا ہے۔

بلیک کوارٹر کی ویکسین دستیاب ہے۔ آؤٹ بریک ختم ہونے کے بعد اس کی ویکسینیشن کریں۔ جو کہ 5 سی سی فی جانور ہوتی ہے۔ اور پھر ہر سال اس جگہ کے جانوروں کو ویکسین دیں۔ بیماریوں کو تندرست جانوروں سے علیحدہ کر دیں۔ فینائل لوشن کا چھڑکاؤ کریں۔ جانوروں کے استعمال کی چیزیں کو ابال لیں۔ مویشی خانہ میں چونا بکھیر دیں۔ صفائی کا خیال رکھیں۔ مردہ جانور کے جسم کو جلا دیں یا گہرے گڑھے میں دبا دیں اور اوپر چونا بکھیر دیں۔ جس جگہ جانور کو دبایا گیا ہو، وہاں چارہ یا کوئی فصل نہ اُگائیں۔

تپ دق (Tuberculosis)

یہ جانوروں کی ایک متعدی بیماری ہے جس میں جانور مسلسل کمزور ہوتا جاتا ہے۔اور جسم کے مختلف حصوں پر گومڑیاں بن جاتی ہیں۔ یہ بیماری گائے بھینس، بھیڑ بکری گھوڑا، گدھا اور اونٹ میں پائی جاتی ہے۔

اسباب:

یہ مرض ایک قسم کے بیکٹیریا کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ جو کہ متاثرہ جانور کا دودھ پینے سے انسانوں میں منتقل ہو سکتا ہے۔

سبب بیماری:

یہ بیماری مائکوبیکٹریم ٹیوبرکلوسس (Mycobacterium tuberculosis) کی وجہ سے وقوع پذیر ہوتی ہے۔ اس کو آئی سولیٹ کرنے کے لئے خاص قسم کی سٹینگ (Staining) کی جاتی ہے، جس کو ذیل نیلسن ایسڈ فاسٹ سٹین کہتے ہیں۔ یہ تمام اقسام کے جانور بشمول انسان میں پائی جاتی ہے۔ تمام عمر کے جانور اس کا شکار ہو سکتے ہیں۔ یہ بیماری پوری دُنیا میں پائی جاتی ہے۔ اس بیماری کی ماربیڈٹی اور مارٹیلٹی کافی زیادہ ہے۔

یہ بیماری چونکہ جانوروں سے انسانوں میں منتقل ہو سکتی ہے۔ اس کو اہم زونوٹک بیماری شمار کیا جاتا ہے۔ بیماری کا پھیلاؤ عام طور پر سانس کے ذریعے ہوتا ہے۔ ان کے استعمال سے بیماری پھیلتی ہے۔ اس بیماری کا جراثیم یوٹرس کے ڈسچارج اور لیمف نوڈز کے زخموں سے پھیلاتا ہے۔ اس کے علاوہ متاثرہ جانور کے دودھ میں بھی اس بیماری کا جراثیم پایا جاتا ہے۔

علامات:

اس بیماری کا زمانہ مخفی مہینوں یا سالوں تک ہوتا ہے۔

☆ جانور سانس لینے میں دشواری محسوس کرتا ہے۔
☆ جانور کا درجہ حرارت کم زیادہ ہوتا رہتا ہے۔
☆ جانور کو بھوک بھی نہیں لگتی۔
☆ شروع میں جانور بلغم والی کھانسی کرتا ہے۔ جو کہ بعد میں خشک کھانسی میں بدل جاتی ہے۔

☆ جانوردن بدن کمزور ہوتا جاتا ہے۔
☆ جانور کی جلد کھردری ہوجاتی ہے۔
☆ جانور کے لمفیٹک گلینڈ سوج جاتے ہیں۔
☆ جانور کو نہ ختم ہونے والا ڈائریا لگ جاتا ہے۔
☆ جب بیکٹیریا ہوانہ میں داخل ہوتا ہے تو جانور کا دودھ متاثر ہوتا ہے۔

تشخیص:

علامات کی بنیاد پر، ٹیوبرکلین ٹیسٹ کرنے کے بعد۔

علاج:

Isoniazid ہی سے اس کا علاج ممکن ہے۔ اس کے علاوہ Streptomycin Rafampin، Ethembutol یا Para amino salicylic @ 10mg/kg 10 ملی گرام فی کلوگرام جسمانی وزن کے حساب سے دیا جاسکتا ہے۔ اس بیماری کا علاج بہت مہنگا ہے۔

کنٹرول:

اس کا کنٹرول صرف BCG ویکسینیشن سے کیا جاتا ہے۔ ٹیسٹ اور سلاٹر پالیسی سے بھی اس کو روکا جاسکتا ہے۔ بیمار جانوروں کی جلد از جلد منتقلی اور جانوروں کا صحیح کلنیکل جائزہ سے اس کو کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔ یہ بیماری بہت اہم زونوٹک بیماری ہے جو دودھ کے ذریعے انسانوں میں منتقل ہوتی ہے۔ یہ دُنیا کی معیشت کو کافی نقصان پہنچاتی ہے۔ اچھی دیکھ بھال اور صفائی ستھرائی سے اس کو روکا جاسکتا ہے۔

اینتھرکس (Anthrax)

جانوروں میں پایا جانے والا یہ انتہائی مہلک مرض ہے جو ایک بیکٹیریا کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ ایک متعدی بیماری ہے۔ جو گائے، بھینس، بھیڑ، بکری، اونٹ، گھوڑے اور انسان میں پائی جاتی ہے۔

یہ انسان اور جانوروں کی ایک انتہائی اہم متعدی بیماری ہے اس میں جراثیم خون میں پھیل جاتا ہے۔ اور اچانک موت واقع ہو جاتی ہے اور ساتھ ہی سیاہ رنگ کا تار جیسا خون جسم کے قدرتی سوراخوں سے نکلنا شروع ہو جاتا ہے۔

وجہ بیماری:

یہ بیماری ایک بیکٹریا بیسلس انتھریکس (Bacillus Anthracis) کی وجہ سے ہوتی ہے۔ جو کہ گرام پازیٹو بیکٹریا ہے۔

یہ مرض پوری دنیا میں پایا جاتا ہے۔ لیکن گرم علاقوں میں اس کے کیس زیادہ ہوتے ہیں۔ اس کا جراثیم کئی عرصہ تک مٹی میں سپور بنا کر رہ سکتا ہے۔ اور جیسے ہی اسے اچھی آب و ہوا ملے وہ پھیلنا شروع کر دیتا ہے۔ جس کی وجہ سے خود بخود وباء پھوٹ پڑتی ہے۔ اس لئے اس بیماری سے مرنے والے جانور کو دبایا نہیں جاتا بلکہ جلایا جاتا ہے۔

اس مرض کا بیکٹریا کھانے کے راستے ہوا کے ذریعے، جلد پر زخم کے ذریعے جسم میں داخل ہوتا ہے۔ خاص طور پر متعدی کھانے، پانی اور منہ کے اندرونی زخموں کے ذریعے زیادہ پھیلتا ہے۔

یہ بیماری زیادہ تر گائیوں اور بھیڑوں میں پائی جاتی ہے۔ اس کے بعد بکری اور گھوڑے آتے ہیں۔ کتے اور بلیوں میں یہ بیماری نہیں پائی جاتی۔ بہت سے ملکوں میں ویکسینیشن سے اس کی روک تھام کی گئی ہے۔ لیکن اس کے باوجود اس کی وجہ بہت نقصانات ہوتے ہیں۔

علامات:

زمانہ مخفی (Incubation Period) 2 سے 10 دن تک ہوتا ہے۔ اس کے بعد بیماری کی چاروں قسمیں یعنی پراکیوٹ Peracute، اکیوٹ Acute، سب اکیوٹ Sub-acute اور کرانک Chronic سب نمایاں ہو جاتی ہیں۔ پراکیوٹ کیسں کی وجہ سے اچانک موت واقع ہو جاتی ہے۔ لیکن اکیوٹ کیسں میں جسم کا درجہ حرارت 107°F

اینتھرکس (Anthrax)

جانوروں میں پایا جانے والا یہ انتہائی مہلک مرض ہے جو ایک بیکٹیریا کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ ایک متعدی بیماری ہے۔ جو گائے، بھینس، بھیڑ، بکری، اونٹ، گھوڑے اور انسان میں پائی جاتی ہے۔

یہ انسان اور جانوروں کی ایک انتہائی اہم متعدی بیماری ہے اس میں جراثیم خون میں پھیل جاتا ہے۔ اور اچانک موت واقع ہو جاتی ہے اور ساتھ ہی سیاہ رنگ کا تار جیسا خون جسم کے قدرتی سوراخوں سے نکلنا شروع ہو جاتا ہے۔

وجہ بیماری:

یہ بیماری ایک بیکٹر یا بیسلس انتھریکس (Bacillus Anthracis) کی وجہ سے ہوتی ہے۔ جو کہ گرام پازیٹو بیکٹر یا ہے۔

یہ مرض پوری دنیا میں پایا جاتا ہے۔ لیکن گرم علاقوں میں اس کے کیس زیادہ ہوتے ہیں۔ اس کا جراثیم کئی عرصہ تک مٹی میں سپور بنا کر رہ سکتا ہے۔ اور جیسے ہی اسے اچھی آب و ہوا ملے وہ پھیلنا شروع کر دیتا ہے۔ جس کی وجہ سے خود بخود وباء پھوٹ پڑتی ہے۔ اس لئے اس بیماری سے مرنے والے جانور کو دبایا نہیں جاتا بلکہ جلایا جاتا ہے۔

اس مرض کا بیکٹر یا کھانے کے راستے ہوا کے ذریعے، جلد پر زخم کے ذریعے جسم میں داخل ہوتا ہے۔ خاص طور پر متعدی کھانے، پانی اور منہ کے اندرونی زخموں کے ذریعے زیادہ پھیلتا ہے۔

یہ بیماری زیادہ تر گائیوں اور بھیڑوں میں پائی جاتی ہے۔ اس کے بعد بکری اور گھوڑے آتے ہیں۔ کتے اور بلیوں میں یہ بیماری نہیں پائی جاتی۔ بہت سے ملکوں میں ویکسینیشن سے اس کی روک تھام کی گئی ہے۔ لیکن اس کے باوجود اس کی وجہ بہت نقصانات ہوتے ہیں۔

علامات:

زمانۂ مخفی (Incubation Period) 2 سے 10 دن تک ہوتا ہے۔ اس کے بعد بیماری کی چاروں قسمیں یعنی پراکیوٹ Peracute، ایکیوٹ Acute، سب ایکیوٹ Sub-acute اور کرانک Chronic سب نمایاں ہو جاتی ہیں۔ پراکیوٹ کیسں کی وجہ سے اچانک موت واقع ہو جاتی ہے۔ لیکن ایکیوٹ کیسں میں جسم کا درجہ حرارت 107°F

اینتھرکس (Anthrax)

جانوروں میں پایا جانے والا یہ انتہائی مہلک مرض ہے جو ایک بیکٹیریا کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ ایک متعدی بیماری ہے۔ جو گائے، بھینس، بھیڑ، بکری، اونٹ، گھوڑے اور انسان میں پائی جاتی ہے۔

یہ انسان اور جانوروں کی ایک انتہائی اہم متعدی بیماری ہے اس میں جراثیم خون میں پھیل جاتا ہے۔ اور اچانک موت واقع ہو جاتی ہے اور ساتھ ہی سیاہ رنگ کا تار جیسا خون جسم کے قدرتی سوراخوں سے نکلنا شروع ہو جاتا ہے۔

وجہ بیماری:

یہ بیماری ایک بیکٹریا بیسلس انتھریکس (Bacillus Anthracis) کی وجہ سے ہوتی ہے۔ جو کہ گرام پازیٹو بیکٹریا ہے۔

یہ مرض پوری دنیا میں پایا جاتا ہے۔ لیکن گرم علاقوں میں اس کے کیس زیادہ ہوتے ہیں۔ اس کا جراثیم کئی عرصہ تک مٹی میں سپور بنا کر رہ سکتا ہے۔ اور جیسے ہی اسے اچھی آب و ہوا ملے وہ پھیلنا شروع کر دیتا ہے۔ جس کی وجہ سے خود بخود وباء پھوٹ پڑتی ہے۔ اس لئے اس بیماری سے مرنے والے جانور کو دبایا نہیں جاتا بلکہ جلایا جاتا ہے۔

اس مرض کا بیکٹریا کھانے کے راستے ہوا کے ذریعے، جلد پر زخم کے ذریعے جسم میں داخل ہوتا ہے۔ خاص طور پر متعدی کھانے، پانی اور منہ کے اندرونی زخموں کے ذریعے زیادہ پھیلتا ہے۔

یہ بیماری زیادہ تر گائیوں اور بھیڑوں میں پائی جاتی ہے۔ اس کے بعد بکری اور گھوڑے آتے ہیں۔ کتے اور بلیوں میں یہ بیماری نہیں پائی جاتی۔ بہت سے ملکوں میں ویکسینیشن سے اس کی روک تھام کی گئی ہے۔ لیکن اس کے باوجود اس کی وجہ بہت نقصانات ہوتے ہیں۔

علامات:

زمانۂ مخفی (Incubation Period) 2 سے 10 دن تک ہوتا ہے۔ اس کے بعد بیماری کی چاروں قسمیں یعنی پرا ایکیوٹ Peracute، ایکیوٹ Acute، سب ایکیوٹ Sub-acute اور کرانک Chronic سب نمایاں ہو جاتی ہیں۔ پرا ایکیوٹ کیسس کی وجہ سے اچانک موت واقع ہو جاتی ہے۔ لیکن ایکیوٹ کیسس میں جسم کا درجہ حرارت 107°F

تک بڑھ جاتا ہے۔ دل کی دھڑکن بڑھ جاتی ہے۔ اور سانس کی رفتار بڑھ جاتی ہے۔ اندرونی جلد یعنی Mucosae نیلے اور ہیمرج ہو جاتا ہے۔ دودھ میں خون کے دھبے نظر آتے ہی۔ یا وہ پیلے رنگ کا ہو جاتا ہے۔ پیچس اور دست لگ جاتے ہیں۔ جسم کے نچلے حصوں پر سوزش ہو سکتی ہے۔ سب ایکیوٹ اور کرانک کیسز میں آڈیما Edema، بھوک کی کمی اور دودھ میں خوں آنا کئی ہفتوں تک جاری رہتا ہے۔

علاج:

پنسلین Pencillin 10,000 یونٹ فی کلو جسمانی وزن (10,000 I.unit / kg b.w) دن میں دو دفعہ خون کے رستے یعنی وریدی راستے لگائیں۔ (Streptomycin) سٹیرپٹو مائسین (1 gm) کو 8doses میں بانٹ کر زیر پیٹھ (1/ml) استعمال کریں۔ شدید بیمار جانوروں کا علاج صرف اس وقت ممکن ہے جب تک تیز بخار کے ساتھ دوسری علامات ظاہر نہیں ہوتیں۔

اوکسی ٹیٹرا سائکلین 5 ملی گرام/ فی کلوگرام جسمانی وزن کے حساب سے عضلات میں ہر روز بیمار جانوروں کو لگائیں۔ اچھے نتائج کے لئے پانچ دن تک اینٹی سیرم لگائیں۔

روک تھام اور تدارک:

انٹی انتھراکس سپوریکس ویکسین ایک ملی لیٹر زیر جلد دیں۔ وبائی علاقوں میں اس کا حفاظتی ٹیکہ 15-30 دن کے وقفے سے لگانا چاہیے۔ اس کی ویکسینیشن مئی اور جون کے سخت گرمی والے مہینے میں کرنی چاہیے۔

اگر جانور مر جائے تو اسے جلا دیں۔ یا چھ فٹ گڑھا کھود کر دبا دیں اوپر خاردار جھاڑیاں ڈال دیں۔ تاکہ جنگلی جانور اور کتے لاش نہ نکال سکیں۔ اس جگہ پر ایک من چونا ڈال دیں اس جانور کے باڑے وغیرہ کا کوڑا کرکٹ جلا دیں۔ فرش کھرلیاں صفائی والے بشمول کمبل جھاڑن وغیرہ اور جملہ سامان جلا دینا چاہیے۔ دیواروں پر پلستر اکھاڑ کر دوبارہ کروا دیں۔ باقی اشیاء کو کاربالک لوشن سے دھوئیں۔ انسان کے لئے بھی یہ چھوتی بیماری ہے اس لئے ہر ممکن احتیاط کریں۔ اس لئے اس کو زونا ٹک بیماری کہتے ہیں۔

ایکٹی نوبیسی لوسس

(Actinobacillosis)

تعارف:

یہ ایک متعدی مرض ہے جو گائے ،بھینس ،بھیڑ، بکری میں پایا جاتا ہے۔اس بیماری میں جانوروں کی زبان پر سوجن ہو جاتی ہے اور جانور کچھ بھی نہیں کھا پی سکتا۔اس کو دوسرے الفاظ میں لکڑی کی زبان یا"Wooden Tongue" بھی کہتے ہیں۔یہ بیماری ایک جرثومہ جس کا نام(Actinobacillus Ligneresi) ہے وہ پھیلاتا ہے۔عمومی طور پر یہ جرثومہ جانور کے منہ میں رہائش پذیر ہوتا ہے۔جیسے ہی جانور کوئی سخت چیز کھاتا ہے یا اس کی خوراک میں کوئی نوکیلی تیز چیز موجود ہو جو منہ میں زخم کردے تو یہ جرثومہ اس زخم پر اثر انداز ہوتا ہے اور بیماری پھیلانے کا باعث بنتا ہے۔

علامات:

جب یہ جرثومہ اثر انداز ہوتا ہے تو اس کے 48 گھنٹے بعد جانور کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے۔جانور کے منہ کا جائزہ لینے پر مندرجہ ذیل علامات ظاہر ہوتی ہیں۔

1. منہ سے بہت زیادہ رال(Salivation) ٹپکتی ہے۔
2. جانور آہستہ آہستہ چباتا ہے۔
3. زبان بہت زیادہ سوجھ جاتی ہے۔
4. سوجن کے ساتھ زبان سخت بھی ہوتی ہے۔
5. زبان کو ہاتھ لگانے پر تکلیف بھی ہوتی ہے۔
6. زبان کے اردگرد چھالے اور زخم بننا شروع ہو جاتے اور ان چھالوں میں پیپ بھی ہوتی ہے۔
7. بعد میں زخم سخت ہو جاتے ہیں اور زبان سکڑ کر سخت ہو جاتی ہے اور جگالی بالکل رک جاتی ہے۔
8. یہ زخم نہ صرف زبان تک موجود رہتے ہیں بلکہ یہ منہ، نیچے والے جبڑے، ناک اور حتیٰ کہ نیچے والے جبڑے سے لے کر اگلی دو ٹانگوں کے درمیان تک پھیل جاتے ہیں۔

علاج:

☆ آئیوڈائیڈ(Iodides) بہت اچھا اثر دکھاتے ہیں۔

☆ سلفاڈرگز(Sulfonamides) استعمال کرتے ہیں۔

☆ پوٹاشیم آئیوڈائیڈ(Potassium Iodide) 6 - 10 gm، 7 دن تک پلائیں۔

☆ سوڈیم آئیوڈائیڈ (Sodium Iodide) 1 gm/12kg B.wt. I/V لگاتے ہیں۔

لیپٹو سپرائیروسس

تعارف:

یہ ایک متعدی مرض ہے جو انسانوں کو بھی لگ سکتا ہے۔ انسانوں میں پھیلنے کے بہت زیادہ امکانات موجود ہیں۔ یہ بیماری ایک بیکٹیریا جس کو لیپٹو سپائرا کہتے ہیں کی وجہ سے پھیلتی ہے۔ اس کی کافی ساری اقسام ہیں۔ ہر قسم مختلف قسم کے جانوروں میں مختلف قسم کی بیماری پھیلاتی ہے۔ یہ بیماری گائے، بھینس، بھیڑ، بکری، گھوڑے اور کتوں میں پائی جاتی ہے۔

اقسام:

1. Leptospira Pomona (بھیڑ، بکری، گائے، بھینس)
2. Leptospira Hardjo Bovis (گائے، بھینس)
3. Leptospira Cannicola (کتوں میں)
4. Leptospira Gryptotyphossa
5. Leptospira Ictero hemarrhagica

لیکن لیپٹو سپائرا ھاڑ جو بوئس (L. Hardjo bovis) جانوروں مثلاً گائیوں، بھینسوں میں بیماری کو پھیلانے کا باعث بنتا ہے۔

علامات:

1. بخار بڑھ جاتا ہے۔
2. خون کی کمی ہو جاتی ہے۔ جس سے جانور سست ہو جاتا ہے۔
3. جانور بچہ گرا دیتے ہیں (اسقاط حمل)۔
4. دودھ میں کمی واقع ہوتی ہے۔
5. یرقان جیسی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ جن میں آنکھیں، منہ اور نتھنے پیلاہٹ کا شکار ہو جاتے ہیں۔ پیشاب سرخ رنگ کا

ہو جاتا ہے۔ پوسٹ مارٹم پر پھیپھڑے اور جگر سوجن کا شکار بنتے ہیں۔

علاج:

1. ٹیٹرا سائیکلین (آکسی ٹیٹرا سائکلین)
2. پنسلین(Pencilline)
3. ٹِل مائیکوسین(Tilmicosin)
4. اِریتھرومائی سین

اِن کے علاوہ جانور کو اضافی طور پر طاقت کے لیے ادویات دینی چاہئیں۔

نمونیہ (پھیپھڑوں کی سوجن)

Pneumonia

جانور میں نمونیا کی اقسام مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ برونکو نمونیا:

اس قسم کے نمونیا میں پھیپھڑوں کے تمام حصے سوج جاتے ہیں۔

2۔ لوبار نمونیا:

اس قسم کے نمونیا میں جانور کا سارا پھیپھڑا نہیں سوجتا بلکہ تھوڑا بہت حصہ نارمل رہ جاتا ہے۔

3۔ کرونک نمونیا:

جب جانور میں لوبار نمونیا بگڑ جائے تو کرونک نمونیا کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اس میں پھیپھڑوں کے ہوا کے خانے میں سوزش پیدا ہو جاتی ہے۔ متاثرہ پھیپھڑوں کے ہوا کے خانے ریشے سے دب جاتے ہیں جسے Fibrosis کہتے ہیں۔ اس طرح پھیپھڑا ناکارہ ہو جاتا ہے۔

4۔ ڈرینچنگ نمونیا:

دوائی پلاتے وقت مالک کی بے احتیاطی کی وجہ سے دوائی خوراک کی نالی کی بجائے سانس کی نالی میں چلی جاتی ہے۔ جس سے ہوا کی نالیوں میں سوزش پیدا ہو جاتی ہے۔ اور جانور کو سانس لینے میں دشواری محسوس کرتا ہے۔ یہ نمونیا کی قسم مالک کی غلطی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اس کو دوسرے لفظوں میں Aspiratory Pneumonia بھی کہتے ہیں۔

5۔ ٹرامیٹک نمونیا:

بعض اوقات حادثہ کی صورت میں جانور کی پسلی وغیرہ ٹوٹ جاتی ہے۔ اور پھر پھیپھڑوں پر دباؤ ڈالتی ہے۔ جس سے جانور کو سانس لینے میں دشواری ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ جانور کو اگر کوئی گولی لگ جائے اور وہ پھیپھڑوں کو زخمی کر دے تو پھیپھڑوں کی سوجن ہو جاتی ہے۔ اس قسم کے نمونیا کو ہم ٹرامیٹک نمونیا کہتے ہیں۔

6۔ پیراسٹک نمونیا:

جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے کہ نمونیا کی اس قسم میں کرم موجود ہوتے ہیں یہ کرم جانور کے پھیپھڑوں میں خارش اور جلن پیدا کرتے ہیں جن سے جانور کے پھیپھڑے سوج جاتے ہیں۔

7۔ پلورونمونیا:

نمونیا کی اس قسم میں پھیپھڑے اور اس کے اوپر والی جھلی، اور پسلیوں کے اندرونی جانب واقع جھلی کی سوجن ہوجاتی ہے اور پھیپھڑے پسلیوں کے ساتھ چمٹ جاتے ہیں۔

8۔ پرولنٹ نمونیا (Purulant)

جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے کہ پھیپھڑوں میں پیپ پڑ جاتی ہے۔ یہ پیپ دونوں پھیپھڑوں میں بھی پڑ سکتی ہے اور ایک میں بھی۔ اگر ایک پھیپھڑے میں پیپ پڑے تو اسے سنگل نمونیا کہتے ہیں اور اگر دونوں میں پڑ جائے تو اسے ڈبل نمونیا کہتے ہیں۔

اسباب:

نمونیا کے اسباب مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ بیکٹیریا
2۔ وائرس
3۔ پیراسائٹ یا کرم
4۔ فنجائی (پھپھوندی)
5۔ Mycoplasma
6۔ سردی کے لگ جانے سے
7۔ پھیپھڑوں میں خراش پیدا کرنے والی گیسیں مثلاً امونیا، کلورین، وغیرہ۔

8۔ جانور کو غلط دوائی پلانے سے۔

علامات:

1۔ جانور کا درجہ حرارت 105ºF سے 106ºF تک بڑھ جاتا ہے۔

2۔ جانور سست ہو جاتا ہے۔

3۔ نبض کی رفتار تیز ہو جاتی ہے۔

4۔ جانور سانس مشکل سے لیتا ہے۔

5۔ جانور کی ناک سے مواد نکلتا رہتا ہے۔

6۔ جانور کھانسی کرتا رہتا ہے۔

7۔ جانور کا وزن کم ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

8۔ کرونک نمونیا میں جب جانور کے ناک سے پیپ آتی ہے تو اس میں بدبو ہوتی ہے۔

9۔ جانور کا جسم نیلا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

تشخیص:

1۔ مالک سے ہسٹری لیں گے۔

2۔ علامات کو دیکھ کر۔

3۔ خوراک کی نالی سے مواد لے کر اسے لیبارٹری میں ٹیسٹ کریں گے۔

علاج:

اسباب کی بنیاد پر دوائی استعمال کریں۔

سب سے پہلے ہم دیکھیں گے کہ نمونیا کا سبب کیا ہے۔ پھر ہم اس کے خلاف دوائی دیں گے۔ مثلاً اگر یہ کسی بیکٹیریا کی وجہ سے ہو تو اسے ہم Antibiotic دیں گے اور اگر یہ کرم کی وجہ سے ہو تو ہم اسے Antiparasitic دیں گے اور اگر یہ

وائرس کی وجہ سے ہوتو ہم Antibiotic دیں گے جو دوسری بیماریوں سے بچاتی ہے۔

جانور کو آرام دِہ اور پُر سکون جگہ پر رکھیں اور سردی سے بچائیں۔

1۔ جانور میں استعمال ہونے والی antibiotic مندرجہ ذیل ہیں Tylosin، Gentamycin جانوروں میں استعمال ہونے والی کرم کش ادویات درج ذیل ہیں Oxfandazol

2۔ اگر جانور کو بخار ہو تو اسے ہم Anitpyretic دیتے ہیں مثلاً Meloxicam Or Strongpyren

3۔ پھیپھڑوں کی سوجن کو کم کرنے کے لئے یہ ادویات دیتے ہیں Predsiolon Dexamethasone

4۔ جانور کو کھانسی کی صورت میں ہم Saline Electury دیتے ہیں۔ اگر جانور کی سانس کی نالی تنگ ہو جائے تو اسے Aminophylline کا ٹیکہ لگائیں۔

کنٹرول:

1۔ جانوروں کو سردی سے بچائیں۔

2۔ جانور کو پھیپھڑوں میں حبس پیدا کرنے والی گیسوں سے بچائیں۔

3۔ جہاں جانور رکھتے ہیں وہاں صفائی اچھی ہونی چاہئے۔

4۔ جانور کو منہ سے دوائی پلاتے وقت زبان نہ پکڑیں۔

5۔ جانور کو کرم کش ادویات کا کورس کروائیں۔

پلورونمونیا

گائے اور بھینس Contagious Bovine Pleurop neumonia

بھیڑ، بکری Contagious Caprine Pleuropneumonia

طویل دورانیے کی بیماری ہے اس بیماری میں جانور کا نظام تنفس متاثر ہوتا ہے۔

سبب:

یہ جراثیم مختلف طرح کے ہوتے ہیں۔اہم اقسام میں شامل ہیں:

(1) Mycoplasma mycoides

(2) Mycoplasma bovis

(3) Mycoplasma californium

اس جراثیم کی سیل وال نہیں ہوتی ،جس کی وجہ سے ہم یہ فرق نہیں کر سکتے کہ یہ گرام پوزیٹو ہے یا گرام نیگیٹو ہے۔ان کی کالونی فرائی کیے ہوئے انڈے جیسے نظر آتی ہے۔لیبارٹری میں ان کی افزائش کیلئے تین سے چار ہفتے درکار ہیں۔اس سے صحتمند جانور بھی متاثر ہو سکتے ہیں۔

منتقلی:

کیریئر جانور صحتمند جانوروں میں منتقلی کا سبب یا باعث بن سکتے ہیں۔اس کے علاوہ سانس لینے کے عمل سے بھی جراثیم صحتمند جانوروں میں منتقل ہو سکتے ہیں۔یا کم جگہ پر زیادہ جانور رکھنے کی وجہ سے متاثرہ جانوروں کے ساتھ رابطے کی صورت میں یہ بیماری منتقل ہو سکتی ہے۔اس میں شرح اموات 30% سے 80% تک ہو سکتی ہے۔اور بیماری جانور 24-25% تک کیریئر بن سکتے ہیں۔

مخفی زمانہ:

(CBPP)21 سے 180 دن۔

علامات:

ابتدائی علامات:

جانور جلد تھکاوٹ کا شکار ہو جاتا ہے، بھوک کا نہ لگنا، کھانسی لگنا، گردن آگے کی طرف اکڑا کر سانس لینا۔

بعد کی علامات:

تھوریسک کیویٹی میں درد ہونا، جانور کا سانس لیتے ہوئے آواز آنا، کھانسی کا بہت زیادہ آنا، گردن اور سر آگے کی طرف بڑھا کر سانس لینا، ٹانگیں پھیل کر سانس لینا۔

اگر یہ بیماری کرونک حالت میں چلی جائے تو جانور کو چلنے کے دوران کھانسی آئے گی اس کے علاوہ جانور دن بدن کمزور ہوتا جائے گا۔

جانور کو تیز بخار ہوگا، کھانا پینا بند کر دے گا، کھانسی آئے گی، سانس لینے میں دشواری آئے گی۔ جانور گردن آگے کی طرف بڑھا کر سانس لے گا۔

تشخیص:

☆ علامات کی بنیاد پر۔

☆ PCR

☆ کلچر سینسٹیویٹی

علاج:

اریتھرومائی سین، ٹیٹرا سائیکلین، ٹائیلوسین، سٹرپٹو مائی سین۔

کنٹرول:

☆ متاثرہ جانور کو صحتمند جانور سے علیحدہ رکھیں۔

☆ متاثرہ جگہ کو سوڈیم ہائپوکلورائٹ سے دھوڈالیں۔

☆ تنگ جگہ پر جانور کو نہ رکھیں۔

☆ بھیڑ بکریوں کیلئے اس بیماری کی ویکسین کی جاتی ہے۔ جو کہ مئی اور نومبر میں کی جاتی ہے۔

مہلک ورم

(Malignant Edema)

تعارف:

یہ بیماری پوری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے اور یہ بیماری تمام عمر کے جانوروں کو متاثر کرتی ہے۔اس بیماری کے متاثرہ جانوروں میں گائے، بھینس، گھوڑا، بھیڑ، بکری، سور اور ہرن شامل ہیں۔

یہ زخموں کی شدید انفیکشن (Infection) ہے جو کہ بیکٹریا کلسٹریڈیم (Clostridium) کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اور زیادہ تر چرنے والے جانوروں میں ہوتی ہے۔

بیماری کی وجوہات:

یہ بیماری مختلف بیکٹیریل جراثیموں(Clostridium) کی وجہ سے پھیلتی ہے۔ان جراثیموں کے نام یہ ہیں۔

Clostridium novyi, Clostridium Septicum, Clostridium Chauveoi اور Clostridium perfringens۔

پھیلاؤ

یہ بیماری اچانک نمودار ہوتی ہے(Sporadic disease) اور ایک وقت میں ایک یا ایک سے زیادہ جانوروں کو متاثر کر سکتی ہے۔ یہ جراثیم(Clostridium) چونکہ مٹی میں کافی عرصہ تک زندہ رہ سکتے ہیں۔تو جیسے ہی ان جراثیموں کو کوئی زخم (جو کہ ایکسیڈنٹ، کاسٹریشن (Castration)، ڈاکنگ (Docking)، ویکسی نیشن (Vaccination) اور بچے کی پیدائش کے بعد (Parturation) بنتا ہے) ملتا ہے تو یہ اس زخم کے ذریعے جسم کے اندر داخل ہو جاتے ہیں اور جلدی سے زیادہ مقدار (Multiply) میں ہو جاتے ہیں اور زہر (Toxin) پیدا کرتے ہیں۔

طبی علامات:

☆ بھوک کی کمی (Anorexia)

☆ ذہنی دباؤ/سستی (Depression)

☆ بخار (Fever 106°-107°F)

☆ جس جگہ انفیکشن ہوئی ہوتی ہے وہاں ایک گھاؤ(lesion) بن جاتا ہے جو کہ بعد میں سوج جاتا ہے۔ پھر یہ سوج والی جگہ سخت ہوجاتی ہے اور وہاں سے جلد(skin) کالی ہوجاتی ہے۔

☆ لنگڑاپن(Lameness)

☆ خشک اور سرخ میکوزا (Dry and Congested Muscosa)

☆ اس کے علاوہ تمام علامات میں جانور کی حالت انتہائی بگڑ جاتی ہے اور جھٹکے پڑنے شروع ہو جاتے ہیں اور اس کی وجہ سے 24-48 گھنٹوں میں جانور کی موت واقع ہوجاتی ہے۔

☆ اگر انفیکشن بچے کی پیدائش(Parturation) کی وجہ سے ہوتو ولوا(Vulva) سے خون کا اخراج ہوتا ہے اور ولوا میں سوج پیدا ہوجاتی ہے اور جانور 24-36 گھنٹوں میں موت کے منہ میں چلا جاتا ہے۔

تشخیص:

☆ طبی علامات

☆ پوسٹ مارٹم

☆ لیبارٹری معائنہ کے ذریعے

علاج:

متاثرہ جانوروں کو زیادہ مقدار میں اینٹی بائیوٹکس (Antibiotics) دینی چاہئیں۔ اینٹی بائیوٹکس میں سب سے بہترین پنسلین(Penicillin) ہے۔

اس کے علاوہ زخم کو اچھی طرح کسی اچھے اینٹی سیپٹک سلوشن (Antiseptic Solution) سے صاف کریں اور صفائی کے بعد زخم کو اینٹی بائیوٹک پاؤڈر سے بھر دیں تاکہ جراثیم مرجائیں۔

اس کے علاوہ NSAID اور سپورٹیو تھراپی (Supportive Therapy) متاثرہ جانور کو دیں۔

بچاؤ:

بھیڑ کی کھال اُتارتے وقت، بچے کی پیدائش کے وقت، کاسٹریشن، ڈاکنگ (Docking) کے وقت صفائی کا خاص خیال رکھیں اور اگر کوئی زخم بن جائے تو اسے اینٹی سپٹک سلوشن سے صاف کرتے رہیں۔

اس کے علاوہ ٹرائی ویلنٹ ویکسین (Tri Valent Vaccine) کروائیں۔

حیوانے کی سوزش (Mastitis)

حیوانے اور تھنوں کی سوزش کو ماسٹائٹس کہتے ہیں۔ یہ دودھ دینے والے جانوروں کی ایک خطرناک بیماری ہے۔ جو کہ کسان اور ملک کے لیے معاشی نقصان کا باعث بنتی ہے۔

اسباب:

یہ بیماری بیکٹیریا، وائرس اور پھپھوندی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اکثر اوقات حیوانے کی چوٹ کی وجہ سے بھی سوزش حیوانہ ہوسکتی ہے۔ مندرجہ ذیل بیکٹیریا حوانے کو زیادہ متاثر کرتے ہیں۔

Staphylococcus aureus

Streptococcus agalactiae

Escherichia coli

بیکٹیریا کی یہ تین اقسام تقریباً 80 فیصد تک حوانے کی سوزش کا باعث بنتی ہیں۔ Str. agalactiae اور Staph aureus کو Contagious pathogen کہتے ہیں۔ جو کہ دودھ دھونے کے دوران ہاتھوں سے یا دودھ دھونے والی مشین سے ایک جانور سے دوسرے جانور میں منتقل ہوتے ہیں۔ جبکہ Escherichia coli کو Environmental Pathogen کہتے ہیں جو کہ جانور کے اردگرد کے ماحول میں پایا جاتا ہے اور حیوانے کی سوزش کا باعث بنتا ہے۔

علامات:

حیوانے کی سوزش دو طرح کی ہوتی ہے۔

1. مخفی سوزش حوانہ (Subclinical Mastitis)

حیوانے کی سوزش کی یہ قسم جانور کے مالک کی نظروں سے اوجھل رہتی ہے کیونکہ اس میں جانور دودھ میں کمی کے علاوہ کوئی علامت ظاہر نہیں کرتا۔ حیوانہ دیکھنے میں ٹھیک لگتا ہے اور نہ ہی دودھ کی شکل وصورت میں کوئی خاص تبدیلی آتی ہے ماسوائے اس کے کہ دودھ میں Somatic cells کی تعداد بڑھ جاتی ہے جو کہ خوردبین کے استعمال سے ہی دیکھی جاسکتی ہے۔

2. ظاہری سوزش ہوانہ (Clinical Mastitis)

اس قسم میں جانور علامات ظاہر کرتا ہے۔ اور اس کو مندرجہ ذیل چار اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

1. بہت شدید حالت (Per-acute Form)

اس میں جانور کا درجہ حرارت 105oF-106o تک چلا جاتا ہے۔ جانور سست ہو جاتا ہے اور کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے۔ جانور کا حیوانہ سُوج جاتا ہے اور سرخ اور گرم ہو جاتا ہے۔ حیوانے کو چھونے پر جانور درد محسوس کرتا ہے۔ دودھ میں پھٹکیاں (Clots) بن جاتی ہیں۔ اور بسا اوقات تھنوں سے خون بھی آتا ہے۔

2۔ شدید حالت (Acute Form)

اس میں جانور کا درجہ حرارت نارمل رہتا ہے اور جانور کھاتا پیتا بھی ہے۔ اس قسم میں صرف حیوانہ اور تھن سوج جاتے ہیں اور دودھ کی حالت بھی بدل جاتی ہے یعنی دودھ میں پھٹکیاں آنی شروع ہو جاتی ہیں اور دودھ پانی نما ہو جاتا ہے۔ حیوانے کا ہاتھ لگانے پر جانوروں درد محسوس کرتا ہے اور ہوانہ گرم ہوتا ہے۔

3۔ کم شدید حالت (Sub - acute Form)

اس قسم میں حوانے کی سوزش کی شدت ذرا کم ہو جاتی ہے اور دودھ میں بھی کم درجے کی تبدیلی رونما ہوتی ہے۔

4۔ دیرینہ حالت (Chronic Form)

اگر حیوانے کی سوزش کی پہلی تینوں اقسام میں سے کسی بھی ایک کا مناسب علاج نہ کیا جائے تو یہ دیرینہ شکل اختیار کر لیتی ہے جس میں حیوانہ گوشت سخت ہو جاتا ہے۔ جیسے ''ناڑ پڑنا'' کہتے ہیں۔ جانور کے متاثرہ تھن بند ہو جاتے ہیں سکڑ جاتے ہیں اور ناکارہ ہو جاتے ہیں۔

تشخیص (Diagnosis)

ظاہری سوزش حیوانہ کی تشخیص کیلئے ہوانے کا معائنہ کیا جاتا ہے جس میں متاثرہ تھن باقی تھنوں سے سائز میں بڑا نظر آتا ہے۔ متاثرہ تھن ہاتھ لگانے سے گرم محسوس ہوگا اور جانور درد محسوس کرے گا۔

ظاہری سوزش حیوانہ کی تشخیص کیلئے سٹرپ کپ ٹیسٹ (Strip Cup Test) بھی کرتے ہیں جس کیلئے پلاسٹک

پیڈل میں چاروں تھنوں کا دودھ لے کر معائنہ کرتے ہیں۔ اگر دودھ میں پھٹکیاں نظر آئیں تو اس کا مطلب ہے کہ جانور ظاہری سوزش حیوانہ میں مبتلا ہے۔

مخفی سوزش حیوانہ کی تشخیص کے لئے مندرجہ ذیل ٹیسٹ کرتے ہیں۔

1۔ کیلیفورنیا ماسٹائٹس ٹیسٹ:

اس ٹیسٹ میں کیلیفورنیا ماسٹائیٹس محلول کی 3-2 ملی لیٹر مقدار کو اتنے ہی دودھ کی مقدار میں حل کرتے ہیں۔ اگر دودھ میں پھٹکیاں بن جائیں تو یہ جانور میں مخفی سوزش حیوانہ کی موجودگی کو ظاہر کرتا ہے۔

2۔ سرف فیلڈ ماسٹائٹس ٹیسٹ:

یہ ٹیسٹ انتہائی آسان اور سستا ہے۔ اس میں عام گھروں میں استعمال ہونے والی سرف کا 3% محلول تیار کرتے ہیں جو کہ 6 ماہ تک کارآمد ہوتا ہے۔ پلاسٹک کے ایک ٹرے میں جو کہ چار حصوں میں تقسیم ہوتا ہے۔ چاروں تھنوں کا دودھ 2 سے 3 ملی لیٹر لیتے ہیں اور اتنی ہی مقدار میں 3% سرف کا محلول ڈال کر ہلاتے ہیں۔ اگر پھٹکیاں دودھ کے سیمپل میں بن جائیں تو یہ ٹیسٹ سب کلینکل ماسٹائیٹس کے لئے مثبت ہے۔

اس کے علاوہ لیبارٹری میں جراثیموں کو علیحدہ کر کے بھی حیوانے کی سوزش کا پتہ لگایا جا سکتا ہے۔ بیکٹریا کو خاص media میں grow کر کے اینٹی بائیوٹک کا استعمال کیا جاتا ہے تاکہ صحیح علاج ممکن ہو سکے۔

علاج:

حیوانے کی سوزش میں مبتلا جانور کو صحیح انٹی بائیوٹک لگائیں بہتر یہ ہے کہ انٹی بائیوٹک استعمال کرنے سے پہلے دودھ کا Sensitivity ٹیسٹ کروایا جائے اور پھر اس کے مطابق انٹی بائیوٹک کا انتخاب کیا جائے۔ عام طور پر مندرجہ ذیل انٹی بائیوٹک استعمال کر سکتے ہیں۔

1۔ Tribrissen کا ٹیکہ 1 ملی لٹر فی 20 کلوگرام جسمانی وزن کے حساب سے پٹھوں میں لگائیں یا - Farmox LA کا ٹیکہ 1 ملی لٹر فی 8 کلوگرام جسمانی وزن کے حساب سے پٹھوں میں لگائیں۔ ان کے علاوہ کوئی بھی اچھا انٹی بائیوٹک استعمال کر سکتے ہیں۔ تھنوں میں دینے والی انٹی بائیوٹک ٹیوب بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

بخار کی کیفیت میں بخار کا ٹیکہ استعمال کریں۔ جانور کو باقی تمام دودھیل جانوروں سے علیحدہ رکھیں۔ صفائی کا خاص خیال رکھیں۔

اینٹیرو ٹاکسیمیا(Enterotoxaemia)

یہ مویشیوں کی متعدی بیماری ہے جو خاص قسم کی بیکٹیریل ٹاکسن کی وجہ سے ہوتی ہے۔ جو انتڑیوں میں پیدا ہوتی ہے۔ اس بیماری کی وجہ سے پوری دنیا میں بھیڑ/بکری کی انڈسٹری کو بہت نقصان ہوتا ہے۔

سبب مرض:

کلاسٹریڈیم پرفریجنز (Clostridium Perfringens) جو کہ گرام پازیٹو بیکٹیریا اس کی وجہ سے ہوتا ہے۔ یہ بارہ قسم کی ٹاکسن بناتا ہے۔ مثلاً الفا، بیٹا، آپسی لان، تھیٹا، لوٹا، کیپا، لمڈا اور میو، اسکا بیکٹیریا، A سے لے کر F تک کی اقسام میں بانٹا جاتا ہے۔

1۔ ٹائپ اے:

یہ گائیوں اور بھیڑوں میں یرقان پیدا کرتا ہے۔ جانور کو سانس لینے میں دشواری ہوتی ہے۔ ناک منہ سے خونی جھاگ نکلے گی۔ آنکھوں اور منہ کی رنگت زرد ہو جاتی ہے

2۔ ٹائپ بی:

اس کی وجہ سے لیمب ڈائسنٹری Lamb Dysentry ہوتی ہے۔ اس میں بھیڑوں کے بچوں کو پیچش، پیٹ میں درد ہوتا ہے۔ کبھی کبھار جانور کی اچانک موت واقع ہو جاتی ہے۔

3۔ ٹائپ سی:

یہ بھیڑ، بکری اور گائے میں سڑک Struck کرتا ہے۔ یہ چھوٹے جانوروں کی بیماری ہے۔ یہ بیماری زیادہ عمر میں نظر آتی ہے۔ اس میں بعض اوقات اچانک موت واقع ہو جاتی ہے۔ علامات میں چکر کاٹنا، منہ کے پٹھوں کی پھڑ پھڑاہٹ، آنکھوں کا گردش کرنا اور گر جانا شامل ہیں۔

4۔ ٹائپ ڈی:

یہ گائے، بھیڑ، اور بکری میں پلپی کڈنی (Pulpy kidney) کا مرض پیدا کرتا ہے۔ اس میں گردے نرم پڑ جاتے

ہیں اور جانور کو تیز بخار کے ساتھ پیشاب میں خون بھی آتا ہے۔اس کے علاوہ جسم پھول جاتا ہے۔

5۔ ٹائپ ای:

یہ انسانوں میں انتڑیوں کی سوجن کرتا ہے اور دستوں کا باعث بنتا ہے۔

علاج:

کیولین پوڈر اور لیکوڈ پیرافن انتڑیوں میں موجود زہر کو جذب کرتے ہیں بلکہ انتڑیوں میں جذب ہونے سے بھی بچاتے ہیں۔ پنسلین 20,000 IU/kg باڈی ویٹ کے حساب سے دیں۔ جانور کو ڈیکسٹروز (Dextrose) اور بی کمپلیکس دیں۔اس کے علاوہ علامتی علاج کریں۔

کنٹرول:

جانور کی دیکھ بھال کو بہتر رکھیں، چھوٹے جانوروں کو اچھی خوراک دودھ اور دانے وغیرہ وافر مقدار میں دیں۔اور اگر وبا ء پھوٹ پڑے تو اچھی اینٹی بائیوٹک یا انٹی سیرا لگائیں۔

اندرونی کرم:

جانوروں میں کرمی بیماریاں

(Worm Infestation in Animals)

ایسی جاندار اشیاء جو کہ زندہ رہنے کے لئے اپنی خوراک دوسرے جانوروں سے حاصل کریں انہیں Parasite کہتے ہیں۔کرم جانور کے خوراک کا زیادہ تر حصہ خود استعمال کرتے ہیں۔جس کی وجہ سے جانور کے جسم میں مختلف غذائی اجزاء کی کمی واقع ہوجاتی ہیں۔

علامات:

☆ جانور کمزور اور لاغر ہوجاتا ہے۔
☆ جانور میں خون کی کمی واقع ہوجاتی ہے۔
☆ جانور کے جسم میں دوسری بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت کم ہوجاتی ہے۔
☆ جانور کی نسل کشی اور پیداواری صلاحیت کم ہوجاتی ہے۔
☆ جانور کی جلد کھردری ہوجاتی ہے۔
☆ کھال اور اون کی کوالٹی گھٹ جاتی ہے۔
☆ جانور کی پیداواری صلاحیت میں کمی اور ادویات کے اخراجات مالی پریشانی کا باعث بنتے ہیں۔

اقسام:

کرموں کی دو اقسام ہیں:

1. بیرونی کرم (External Parasite)

ایسے کرم جو جانور کے جسم کے اوپر یعنی جلد پر پائے جاتے ہیں۔انہیں بیرونی کرم کہتے ہیں۔مثلاً چیچڑ، جوئیں، مائٹس، مکھیاں وغیرہ۔

2. اندرونی کرم (Internal Parasites)

ایسے کرم جو جانور کے جسم کے اندر پائے جاتے ہیں انہیں اندرونی کرم کہتے ہیں۔مثلاً گول کرم، فیتانما کرم اور جگری کرم۔

گول کرم (Nematodes)

یہ انسان سمیت تمام جانوروں میں پائے جانے والے انتہائی اہم کرم ہیں جو کہ جانوروں کے معدے اور آنتوں میں پائے جاتے ہیں۔ اس کی مختلف اقسام ہیں مثلاً Ascarids، Strongylus، Haemonchus، Paramphistomes وغیرہ۔

علامات:

گول کرم بڑے جانوروں کی نسبت چھوٹے جانوروں میں زیادہ پائے جاتے ہیں اور نظام انہضام کی خرابی کا باعث بنتے ہیں۔ جانور پیٹ میں درد محسوس کرتا ہے۔ جانور کو قبض اور موک کی شکایت رہتی ہے۔ جانور دن بدن کمزور ہوتا جاتا ہے۔ بعض اوقات جانور کے پیٹ اور گلے پر سوجن نمایاں ہوجاتی ہے۔ پھیپھڑوں کے کرم کی صورت میں جانور کھانسی کرتا ہے اور مشکل سے سانس لیتا ہے۔

تشخیص:

گوبر کا خوردبینی مشاہدہ۔

علاج:

Oxfendazole (Oxafax) ایک ملی لٹر 8 کلوگرام جسمانی وزن کے حساب سے پلائیں۔ اس کے علاوہ Levamisole Albendazole اور Ivermectin بھی دے سکتے ہیں۔

فیتا نما کرم (Cestodes)

یہ فیتے کی طرح لمبے کرم ہوتے ہیں جن کا جسم Segmented ہوتا ہے۔ ان کی لمبائی کئی میٹر تک ہوسکتی ہے۔ یہ کرم بھی جانوروں کے نظام انہضام میں پائے جاتے ہیں۔ شدید حملے کی صورت میں یہ فیتا نما کرم انتڑیوں کو بند (Block) کر دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ فیتا نما کرم زہریلے مادے بھی پیدا کرتے ہیں۔ جانور کبھی قبض اور کبھی موک میں مبتلا رہتا ہے۔ جانور کو بھوک کم لگتی ہے اور بالوں کی چمک ختم ہوجاتی ہے۔ اور جلد کھردری ہوجاتی ہے۔

تشخیص:

علامات کی بنیاد پر

گوبر کے اندر فیتا نما کرموں کی موجودگی دیکھ کر

گوبر کا خوردبینی مشاہدہ کر کے۔

علاج:

Lead Arsenate لیلوں میں 0.5 gm اور بھیڑ بکریوں میں ایک گرام جبکہ بچھڑوں میں 1.52 گرام کے حساب سے دیں۔

Niclosamide 75 ملی گرام فی کلوگرام جسمانی وزن کے حساب سے پلائیں۔اس کے علاوہ Albendazole 75mg/kg یا Fenbendazole 5 mg/kg کے حساب سے بھی دے سکتے ہیں۔

جگری کرم (Trematodes)

جانوروں کے بہت ہی اہم کرم ہیں۔ جو کہ ایک بیماری Fascioliosis کا باعث بنتے ہیں۔ یہ کرم شکل میں چپٹے ہوتے ہیں۔اور جانوروں کے جگر میں پائے جاتے ہیں۔ان کی مندرجہ ذیل دو اقسام ہیں۔

Fasciola Hepatica اور Fasciola Gigantica جگری کرموں میں مبتلا جانور پیٹ میں درد محسوس کرتا ہے۔شروع میں جانور کو Anaemia ہو جاتا ہے۔بعد میں جانور میں یرقان کی علامت دیکھی جاتی ہے اور جبڑے کے نیچے اور اگلی ٹانگوں کے درمیان جھالر میں پانی بھر جاتا ہے۔ جانور کو قبض اور موک کی شکایت بھی رہتی ہے۔اکثر اوقات Clostridium کے ساتھ یہ بیماری شدت سے نظر آتی ہے جس میں جانور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

تشخیص:

علامات کی بنیاد پر۔

گوبر کا خوردبینی مشاہدہ کرنے سے۔

علاج:

(Zanil) Oxyclozanide کا شربت 10 ملی لٹر فی کلوگرام جسمانی وزن کے حساب سے پلائیں۔اس کے علاوہ Triclabendazole, Nitroxynil اور Refoxanid بھی دے سکتے ہیں۔

جانوروں کا کرموں سے بچاؤ:

1. ایک ہی چراگاہ پر مستقل طور پر چرائی سے گریز کریں۔
2. ندی نالوں کا پانی جانوروں کو نہ پلائیں۔
3. جانور کے اردگرد کا ماحول صاف ستھرا رکھیں۔
4. جانوروں کے Sheds کی مناسب Disinfection کریں۔
5. چھوٹے اور بڑے جانوروں کو باقاعدگی کے ساتھ ہر تین ماہ بعد کرم کش ادویات پلائیں۔ادویات ہدایات کے مطابق استعمال کریں۔
6. گوبر کا خوردبینی معائنہ ہر دو ماہ بعد کروائیں۔

خون کے کیڑے

Babesiosis

اس بیماری کو چیچڑ کا بخار بھی کہتے ہیں۔ یہ چیچڑوں سے پھیلنے والی بیماری ہے جو خون کے سرخ خلیوں کو متاثر کرتی ہے۔ اس بیماری کی اہم علامات یہ ہیں کہ اس میں جانور کو بہت زیادہ بخار ہو جاتا ہے، جانور کو بھوک نہیں لگتی اور جانور سرخ رنگ کا پیشاب کرتا ہے۔ جیسے رت موترا کہتے ہیں۔

اسباب:

گائیوں میں یہ بیماری Babesia bigemina اور Babesia bovis سے ہوتی ہے۔ جبکہ گھوڑوں میں اس بیماری کا سبب Babesia equi ہے کتوں میں یہ بیماری Babesia canis کی وجہ سے ہوتی ہے۔

علامات:

جب ایک خاص قسم کا چیچڑ جانوروں کو کاٹتا ہے تو جراثیم جانور کے جسم میں منتقل کر دیتا ہے۔ اور اس کے کاٹنے کے تین ہفتے بعد جانور کو بہت تیز بخار ہو جاتا ہے اور پھر یہ پروٹوزوا جانور کے سرخ خلیوں کو توڑنا شروع کر دیتا ہے۔ اس کی وجہ سے جانور کے سرخ خلیے کم ہو جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ جانور کا رنگ پیلا پڑنا شروع ہو جاتا ہے۔ جانور کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے اور بالکل سست ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ جانور کا پیشاب سرخ رنگ کا ہو جاتا ہے۔ حاملہ جانور بچے گرا دیتے ہیں۔ جانور کو فالج کا بھی حملہ ہو جاتا ہے۔ جانور بیماری کے شدید حملے میں مر بھی سکتا ہے۔

تشخیص:

مالک سے فارم یہ چیچڑوں کی موجودگی کے بارے میں پوچھنا اور جانور کا خون لے کر اس کے سرخ خلیوں کا مشاہدہ کرنا۔ اس بیماری میں جانوروں کے سرخ خلیوں کی شکل بگڑ جاتی ہے۔ اس کے علاوہ اس بیماری کی مکمل تشخیص کے لئے ہم مندرجہ ذیل ٹیسٹ کر سکتے ہیں۔

1. ELISA
2. IFA
3. CFT

4. IHA

5. PCR

علاج:

1- inj.(imidiocarb dipropionate) 1 ml/50 kg B. wt (پٹھے میں) زیادہ دیر تک اثر رکھنے والی ٹیٹرا سائکلین (long acting) tetracycline 20 mg /kg

2- (پٹھے میں)

اُس کے علاوہ جانوروں میں خون کی کمی پورا کرنے کیلئے اسی نسل کے دوسرے جانور کا خون بھی صرف ایک بار لگا سکتے ہیں۔

احتیاطی تدابیر:

جانوروں کو چیچڑوں سے بچائیں فارم پر گرمیوں سے پہلے چچڑوں کو تلف کرنے کے لیے Spray کروالیں۔ فارم کی صفائی کا خاص خیال رکھیں۔

اینا پلازموسز (Anaplasmosis)

اینا پلازموسز زیادہ تر گائے، بھینس، بھیڑ بکریوں میں پائی جاتی ہے۔ یہ پیراسائیٹ خون میں پرورش پاتا ہے۔

سبب مرض

اینا پلازمہ مارجینیل، اینا پلازمہ سینٹریل مویشیوں میں، اینا پلازمہ اووس (ovis) بھیڑ اور بکریوں میں۔

پھیلاؤ:

☆ چیچڑوں کے ذریعے۔ اس کے علاوہ خون چوسنے والی مکھیاں جیسا کہ ٹبینس مکھی، ہٹوموکسی اور مچھر وغیرہ اس بیماری کو پھیلاتی ہیں۔

☆ ویکسی نیشن اور بلڈ سمپلنگ کے دوران بھی بیماری دوسرے جانوروں میں منتقل ہو جاتی ہے۔

اینا پلازموسز زیادہ تر 18 ماہ سے زیادہ عمر کے مویشیوں میں پائی جانے والی بیماری ہے۔ چیچڑوں کے انفیکشن کے بعد 15 سے 36 دن میں بیماری ظاہر ہو جاتی ہے۔ بچوں میں 1 سے 5 دن کے اندر بیماری کی علامات ظاہر ہو جاتی ہیں۔

علامات:

بخار، بھوک نہ لگنا، خون کی کمی، سانس میں تکلیف، دودھ کی پیداوار میں کمی، ہلکا بخار، حاملہ جانوروں میں ابارشن، کئی ہفتوں تک بیماری جاری رہنے کے بعد جانور ٹھیک ہو جاتا ہے۔ جانور کی قوت مدافعت کم ہو جاتی ہے۔

تشخیص:

☆ خوردبین کے ذریعے ٹیسٹ۔ خون کا معائنہ

علاج:

☆ ٹیٹراسائیکلین اور امیڈوکارب۔

انسداد:

☆ چیچڑوں کو کنٹرول کر کے بیماری سے بچا جا سکتا ہے۔ دیواروں کے ساتھ ساتھ رہنے والی جگہ پر بھی چونا بکھیرا

جائے۔

☆ چیچڑیوں کو کنٹرول کرنے کے لیے ٹیگافان، ڈائیکلوروواس کا سپرے کیا جائے۔

☆ اس کے علاوہ سپائرمیتھرین کا سپرے جسم کے تمام چیچڑ زدہ جگہوں پر کیا جائے۔

تھیلیروسس

(گلینڈو کا بخار)

تھیلیروسس (گلینڈو کا بخار) وہ موذی مرض ہے جو پاکستان میں نر اور مادہ گائے، بھینس، کٹڑوں، بچھڑوں کے علاوہ بھیڑ، بکریوں اور جنگلی جانوروں میں پایا جاتا ہے۔ یہ مرض چیچڑوں کے کاٹنے سے پھیلتا ہے۔

بڑے جانوروں (گائے، بھینس) میں اس مرض کی دو اقسام ہیں جو بیماری پیدا کرنے والے جراثیم تھیلیریا کی مختلف نسلوں سے ہوتی ہیں۔

پہلی قسم "ایسٹ کوسٹ فیور" جو کہ "تھیلیریا پاروا" کی وجہ سے ہوتی ہے۔ بیماری کی یہ انتہائی مہلک قسم افریقی ممالک میں زیادہ عام ہے۔

دوسری قسم "ٹراپیکل یا میڈیٹرینین کوسٹ فیور" جو کہ "تھیلیریا اینولوٹا" کی وجہ ہوتا ہے بیماری کی یہ کم مہلک قسم ساری دنیا میں عام ہے۔ پاکستان میں یہ قسم عام ہے۔

بیماری کے پھیلاؤ میں چیچڑوں کا کردار

یہ بیماری خاص قسم کے چیچڑوں کے کاٹنے سے پھیلتی ہے۔ بیماری کے جراثیم بیمار جانور کے خون میں موجود ہوتے ہیں۔ جب چیچڑیاں جانور کا خون چوستی ہیں تو یہ جراثیم چیچڑوں کے تھوک پیدا کرنے والی غدودوں میں بیٹھ جاتے ہیں۔ جہاں اپنی نشوونما کے مراحل طے کرنے کے بعد منہ میں واپس آجاتے ہیں۔ اس طرح یہ چیچڑیاں اب بیماری کو پھیلانے کے قابل ہوجاتی ہیں۔ تندرست جانور کو کاٹنے پر یہ جراثیم چیچڑوں کے تھوک کے ساتھ خون میں شامل ہوتا ہے اور بیماری پیدا کرتا ہے۔

بیماری کی علامات:

اس بیماری کی علامات ایک سے تین ہفتے میں ظاہر ہوتی ہیں۔

علامات مندرجہ ذیل ہیں:

جسم کے مختلف حصوں اور اگلی ٹانگوں کے درمیان غدودوں کا بڑھ جانا

تیز بخار کا ہونا (104°F سے 108°F)

☆ بھوک کا نہ لگنا

☆ دودھ کی پیداوار میں کمی ہوجانا

☆ ناک اور آنکھ سے پانی کا بہنا

☆ سانس لینے میں دشواری

☆ گوبر کا خون ملا اور پتلا ہونا (ڈائریا)

☆ جسم کا سوکھ جانا، کمزوری پیدا ہونا اور جانور کا جڑ جانا

☆ جھلیوں کی رنگت پھیکی پڑ جاتی ہے

☆ 90 فیصد جانوروں کی سات سے دس دن میں موت واقع ہوجاتی ہے۔

اس کی پہلی قسم میں جانوروں کے دماغ پر بھی اثر ہوتا ہے نظام انہضام پر بھی ہلکے اثرات مرتب ہوتے ہیں لیکن جانوروں کے مرجانے کا تناسب بڑھ جاتا ہے۔ اور جانور میں ٹانگوں کے فالج، گردن کے کھچاؤ اور مرگی کی علامات نظر آتی ہیں۔ جانوروں کے بخار کی دوسری قسم میں جانور کی کھال کا موٹا ہوجانا، جسم پر جگہ جگہ زخم ہوجانا اور حاملہ جانور کا بچہ گرادینا جیسی علامات نظر آتیں ہیں۔

پوسٹ مارٹم (معائنہ بعداز مرگ):

جانوروں کی موت اگر خون کے مخصوص (Theileria) کیڑوں کے باعث ہو تو مرنے کے بعد جانور کے پوسٹ مارٹم کے دوران مندرجہ ذیل علامات نظر آئیں گی۔

☆ پھیپھڑوں اور سانس کی نالیوں میں خون کے دھبے

☆ پھیپھڑوں میں سوجن اور پانی کا بھر جانا

☆ اندرونی غدودوں کا بڑھ جانا اور سرخی مائل ہوجانا

☆ تلی اور کلیجی کا بڑھ جانا

☆ گردوں میں سفید دھبے

☆ جسم کی اندرونی چربی کا رنگ بھورا نظر آنا

☆ معدے اور انتڑیوں میں خون کے دھبے

علاج:

چند سال پہلے تک تھیلیر یوسس یا گلینڈو کے بخار کا کوئی شافی علاج نہ تھا لیکن آج کل بیو پارواکون نامی دوائی پاکستان میں دستیاب ہے جس کا ایک سی سی ٹیکہ 20 کلوگرام جسمانی وزن (بحساب 2.5 ملی گرام فی کلوگرام) کیلئے کافی ہے جو کہ اس بیماری کے علاج میں مؤثر ہے۔ عام طور پر ایک اور بیماری کی شدید حالت میں دو ٹیکوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ ٹیکہ عضلات یعنی گوشت میں (Intramuscular) لگایا جاتا ہے۔ ٹیٹرا سائیکلین بذات خود تو اس مرض کے علاج میں مؤثر نہیں لیکن بیو پارواکون کے ساتھ اس کے استعمال سے موثر الذکر دوائی کا اثر بڑھ جاتا ہے اس کے علاوہ یہ دوائی بیماری کی پیچیدگیوں میں موثر ثابت ہوتی ہے۔ بیماری کے علاج میں جڑی بوٹیوں کو بھی تجرباتی طور پر استعمال کیا جا رہا ہے جن سے نہ صرف بیماری کافی حد تک ختم ہو جاتی ہے بلکہ علاج بھی مہنگا نہیں ہوتا۔ مکمل تحقیق کے بعد اس علاج کو بھی کسانوں تک پہنچا دیا جائے گا۔

تشخیص:

خون کے نمونوں کو لیبارٹری میں جانچا جاتا ہے۔ خون جانچنے کے عام طریقے بھی بعض اوقات اس بیماری کی شناخت نہیں کر سکتے۔ خون کے کیڑوں کے لیے جدید ٹیسٹ کو پی سی آر (PCR) کہا جاتا ہے۔ اس ٹیسٹ کے ذریعے خون کے کیڑوں (تھیلیریا) کی سُست حالت میں بھی جانچ کر لی جاتی ہے۔ اس طرح اس بیماری کے پھیلاؤ میں بہت حد تک کمی آ سکتی ہے۔ خون کے نمونوں کی جانچ کے علاوہ بیمار جانور کے جسم میں اگلی ٹانگوں کے درمیان بڑھی ہوئی غدودوں سے مواد لے کر بھی ٹیسٹ کیا جاتا ہے۔ اگر جانور بیماری سے مر جائے تو اس کی تلی اور کلیجی سے مواد ٹیسٹ کیا جاتا ہے۔

حفاظتی اقدامات:

بیماری کی انتہائی صورت میں بعض اوقات اچھی دیکھ بھال اور ادویات کا استعمال بھی اس بیماری سے ہونے والی شرح اموات کو نہیں روک سکتا اس لئے:

1۔ چیچڑوں کو کنٹرول کرنے کے لئے بازار میں مختلف ادویات دستیاب ہیں جنہیں باقاعدگی سے استعمال کرنا چاہیے۔
2۔ تندرست جانوروں میں خون کا انتقال نہیں کرنا چاہیے۔
3۔ جانوروں کے باڑوں میں صفائی کا انتظام ہونا چاہیے اور دیواروں کو پلستر کروالیا جائے۔
4۔ جانوروں میں خوراک کا مناسب بندوبست ہونا چاہیے۔

5۔ وقتاً فوقتاً جانوروں کا خون ٹیسٹ کراتے رہنا چاہیے تاکہ بیماری کو آغاز ہی میں شناخت کر لیا جائے۔ ابھی ایسی کوئی تحقیق سامنے نہیں آئی جس سے یہ ظاہر ہو کہ یہ بیماری انسانوں میں بھی منتقل ہو سکتی ہے۔

6۔ باڑے میں مرغیوں کی موجودگی بھی چیچڑوں کو تلف کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔

7۔ بیماری سے دوغلی نسل کے بچھڑوں میں شرح اموات بڑھ سکتی ہے۔

8۔ بچھڑوں میں پیدائش کے پہلے ہفتے میں بیوپارواکون کا ایک سی سی عضلاتی ٹیکہ لگایا جاتا ہے۔

9۔ ایکو فلیس: ایک سی سی فی لٹر پانی میں ملا کر جسم کے حصوں پر لگائیں۔ اس دوائی کو 2-5 سی سی فی لٹر پانی میں ملا کر باڑوں اور دیواروں پر چھڑکیں۔

بیماری کی روک تھام میں حائل رکاوٹیں:

1۔ بیماری کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے جانوروں کی ایک جگہ سے دوسری جگہ خصوصاً ایک ضلع سے دوسرے ضلع ایک صوبہ سے دوسرے صوبہ میں آمدورفت روکنی چاہیے۔ ایسا نہ کرنے کی صورت میں نا صرف بیمار جانور کی پیداوار متاثر ہوتی ہے بلکہ جانوروں میں شرح اموات بڑھ سکتی ہے۔

2۔ چیچڑوں کو کنٹرول کرنا آسان نہیں کیونکہ ان کی شرح بہت زیادہ ہے نیز ایک مادہ چیچڑ ایک بار میں بارہ ہزار تک انڈے دینے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

3۔ ہمارے ہاں زیادہ تر کسان بھائی اپنے باڑے کے فرش کے لیے اینٹوں کا استعمال کرتے ہیں نیز باڑے کی دیواروں میں سوراخ یا دراڑ کا خیال نہیں کیا جاتا۔ چیچڑ دراڑوں، سوراخوں اور فرش کی اینٹوں کے درمیان خالی جگہوں میں رہتے ہیں۔ اس لئے یہ دن کو جانور کے جسم پر زیادہ نظر نہیں آتے عموماً رات کے وقت جانور کے جسم پر حملہ کرتے ہیں اور خون چوستے ہیں۔

4۔ ہمارے ملک کی ساہیوال گائے اور نیلی راوی بھینس میں اس بیماری اور چیچڑوں کے خلاف قدرتی قوت مدافعت کچھ مضبوط ہے۔ اس لئے ان پر اس بیماری کا اثر نسبتاً کم ہوتا ہے۔ اس کے برعکس دوغلی نسلوں میں بیماری کا حملہ شدید ہوتا ہے۔

5۔ بیماری پیدا کرنے والا جراثیم "تھیلیریا" دو حالتوں میں پایا جاتا ہے۔ ایک حالت میں تو یہ جراثیم چست ہوتا ہے اور بیماری پیدا کر دیتا ہے۔ دوسری حالت میں یہ جراثیم سست حالت میں ہوتا ہے اور بیماری کی علامات ظاہر نہیں ہوتیں۔ کسی اور بیماری کی صورت میں یا موسمی تبدیلی کے باعث جب جانور کی قوت مدافعت متاثرہ ہوتی ہے تو یہ جراثیم سست حالت سے تبدیل

ہوکر چست حالت میں آجاتا ہے۔اور بیماری کی علامت ظاہر ہوجاتی ہیں۔سست حالت میں یہ جراثیم چیچڑوں کے ذریعے ایک جانور سے دوسرے جانور میں منتقل ہوجاتا ہےاوردوسرے جانوروں میں بیماری کا باعث بنتا ہےاوردوسرے جانوروں میں بیماری کا باعث بنتا ہے۔

فنگل بیماریاں (پھپھوندی):

رنگ ورم یا ڈرمیٹومائی کوسز

(Ringworm or Dermatomycosis)

سبب مرض (Etiology)

ٹرائی کوفائیٹون اور مائیکروسپورم کینس، ٹی۔ وروکوسم، مینٹا گروفائٹ، ٹی میگنسی۔ رنگ ورم ایسے جانوروں میں زیادہ پائی جاتی ہے جن کو زیادہ تر کم جگہ پر باندھ کر رکھا جاتا ہے۔ یا متاثرہ جانور سے ڈرائیکٹ رابطے سے چھوٹے جانوروں میں بیماری کے چانسز زیادہ ہیں۔ رنگ ورم موسم سرما میں زیادہ پائی جاتی ہے۔ موسم بہار میں خود بخود ٹھیک ہوجاتی ہے۔ لیکن نمی ایک اہم جزو ہے۔ یہ بیماری گائے، بھینس، بھیڑ، بکری، کتے، گھوڑے اور اونٹ میں پائی جاتی ہے۔

علامات:

جلد پر سرمائی رنگ کے دانے ظاہر ہوتے ہیں۔ نمودار لیژن (Lesion) یا دانے کا ڈایا میٹر 3 سینٹی میٹر ہوتا ہے۔ شروع میں دانے پانی والے ہوتے ہیں۔ بعد میں خشک ہوجاتے ہیں۔ یہ دانے گردن اور سر پر بنتے ہیں۔ بعض اوقات پورے جسم پر نشان ظاہر ہوجاتے ہیں۔ یہ گول ''سکے'' کی طرح ہوتے ہیں۔

علاج:

بیرونی جلد پر کلوٹریمازول کریم، کیٹوکونازول، آئیوڈین سلوشن، اُکت (ملک ویڈ۔ کیلوٹرافس پردیسرا) کے دودھ۔ کرسٹ کو برشنگ اور جلانے سے ختم کیا جاسکتا ہے۔ آئیوڈین اور کوآرٹرنری امونیم کمپوؤنڈ کا محلول (بورڈیوکس کاپر سلفیٹ + لائم + پانی) کا پیسٹ بنا کے لگائیں۔ سوڈیم آئیوڈائڈ کا 10 فیصد سلوشن 1 گرام 14 کلوگرام وزن کیلئے گریسوفلون Griseofulvin، اگر سیکنڈری بیکٹریل انفیکشن ہوتو اینٹی بائیوٹکس بھی استعمال کی جاسکتی ہے۔

انسداد:

متاثرہ جانوروں کو تندرست جانوروں سے علیحدہ رکھیں اور ان کا علاج کریں۔

5 فیصد فارمالین، 5 فیصد سوڈیم ہائیڈروآکسائیڈ بطور جراثیم کش، 2 فیصد فارمل ڈی ہائیڈ + 1 فیصد سوڈا اسپرے کیلئے۔

ڈیگ نالہ بیماری

(Degh Nala Disease)

ڈیگ نالہ بیماری زیادہ تر چاول اگانے والے علاقوں میں پائی جاتی ہے۔ اس کی اصل وجہ کے بارے میں ابھی کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ یہ فنجائی کی وجہ سے ہوتی ہے۔

یہ بیماری 1930ء میں متعارف ہوئی۔ اس کا نام نالہ ڈیگ کی وجہ سے پڑا۔ جو سیالکوٹ، گوجرانوالہ اور لاہور کے درمیان سے گزرتا ہے۔ ان علاقوں میں چاول کی فصل زیادہ ہوتی ہے اور یہ بیماری ان جانوروں میں زیادہ ہوتی ہے جو پرالی کھاتے ہیں۔ اس کی وجہ سے جانور کے کھر، کان اور دم پر گینگرین ہوجاتی ہے۔ متاثرہ حصہ بعد میں جھڑ جاتا ہے۔

سبب مرض (Etiology)

ڈیگ نالہ بیماری کی وجہ سے متعلق دو قسم کی تھیوریاں ہیں۔

ایسے فاڈر جن میں سیلینیئم کی مقدار زیادہ ہوتی ہے وہ مضر صحت ہوتے ہیں اور ان کو کھانے سے یہ بیماری ہوتی ہے۔ کیونکہ پرالی میں سیلینیئم 8 سے 11.6 فیصد زیادہ ہوتی ہے۔ بہ نسبت چاولوں کے، چاولوں میں سیلینیئم کی مقدار 5.2 سے 9.8 فیصد زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت مٹی کے۔

پاکستانی تحقیق کے مطابق یہ بیماری پرالی میں مائیکوٹاکسن کی وجہ سے ہوتی ہے۔

علامات:

متاثرہ جگہ کا رنگ گہرا سرمئی ہوجاتا ہے۔ کھر، کان، سر پر گینگرین بن جاتی ہے۔ اس جگہ کی نیکروسز ہوجاتی ہے۔ اور پھر وہاں سے جلد جھڑنا شروع ہوجاتی ہے۔

علاج:

فیرس سلفیٹ 166 گرام، کاپر سلفیٹ 24 گرام، زنک سلفیٹ 75 گرام، آرسینک جانور کی قوت مدافعت کو بڑھاتی ہے۔ آرسینک پریپریشن 10 ملی لٹر فی جانور کے لحاظ سے 2 سے 3 دن بعد 3 سے 6 انجیکشن لگائے جاسکتے ہیں۔ جسم پر زخم کو Antiseptic ادویات لگائیں۔ جانور کو پرالی کھلانا بند کردیں۔

غیر متعدی بیماریاں:

سوتک کا بخار (Milk Fever)

یہ دودھیل جانوروں کی ایک خطرناک غیر متعدی مرض ہے یہ مرض جانوروں میں تیسرے سے ساتویں سوئے میں زیادہ ہوتا ہے۔ اس مرض کا شکار وہ جانور زیادہ ہوتے ہیں جن کو دورانِ حمل کیلشیم خوراک کم دیا جائے۔

یہ بیماری بچہ دینے سے پہلے بھی حملہ آور ہوسکتی ہے تاہم عموماً اس مرض کی علامات بچہ دینے کے فوراً بعد یا 48 گھنٹے کے اندر نمودار ہوتی ہے اور بروقت علاج نہ کیا جائے تو یہ بیماری مہلک بھی ثابت ہوسکتی ہے۔

سبب:

1 یا 2 بچے پیدا ہونے کے بعد ماں کے (Clostrum) میں کیلشیم کی بہت زیادہ مقدار موجود ہوتی ہے۔ بلکہ 1 گیلن Clostrum میں کیلشیم کی اتنی مقدار موجود ہوتی ہے جتنی کہ جانور کے جسم میں موجود پورے خون میں ہوتی ہے۔ اس طرح سے جانور کے جسم سے Clostrum اور دودھ کے ذریعے کیلشیم کا اخراج ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے کیلیشم کی کمی ہو جاتی ہے اور جانور سوتک کے بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

علامات:

ملک فیور زیادہ تر بچہ دینے کے 3 دن تک ہوتا ہے اور تیسرے اور چوتھے حمل میں جانوروں کو زیادہ متاثر کرتا ہے۔ ملک فیور میں مندرجہ ذیل علامات ظاہر ہوتی ہیں۔

- ☆ جانور چل پھر نہیں سکتا۔
- ☆ جانور کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے۔
- ☆ جانور کا درجہ حرارت 3-2oF تک گر جاتا ہے۔
- ☆ سانس کی رفتار تیز ہو جاتی ہے۔
- ☆ ناک کی جلد خشک ہو جاتا ہے۔

☆ آنکھیں بھی خشک ہو جاتی ہیں۔

☆ دودھ کی پیداوار میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔

☆ گوبر کا نہ آنا۔

☆ کئی دفعہ Prolapse of the uterus بھی ہو جاتا ہے۔

شروع میں جانور کھڑا رہتا ہے لیکن آسانی سے چل نہیں سکتا بعد میں جانور بیٹھ جاتا ہے اور ا... ن موڑ لیتا ہے۔ اور جانور S کی صورت میں بیٹھ جاتا ہے۔ یہ بیماری کی مخصوص علامت ہے۔ کیلشیم کی بہت زیادہ کمی کی وجہ سے جانور کی موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔

تشخیص:

ہسٹری اور ظاہری حالت سے۔

علاج:

کیلشیم بوروگلوکونیٹ 25 فیصد محلول 400 سے 800 ملی لٹر وریدی ٹیکہ لگائیں یا پھر ملقون سی وریدی ٹیکہ لگائیں۔ وریدی ٹیکہ بہت آہستہ لگانا چاہیے۔

تدارک:

1- دوران حمل جانوروں کو متوازن خوراک دی جائے۔

2- بچہ دینے کے فوراً بعد جانور کو خوراک میں کیلشیم، بوروگلوکونیٹ (دوائس)، Vitamin-D زیر جلد ٹیکہ لگایا جائے۔

3 جانور کا دودھ مکمل طور پر نہ نکالا جائے۔

کیٹوسس (Ketosis)

تعارف:

یہ مرض مویشیوں اور بھیڑ بکریوں میں پایا جاتا ہے۔ یہ بیماری عموماً خوراک میں بے قاعدگی کی وجہ سے ظاہر ہوتی ہے۔ اس میں خوراک کا ایک اہم جز جس کو کاربوہائیڈریٹ کہتے ہیں کے نقائص یا کمی اس بیماری کی وجہ بنتے ہیں۔ یہ بیماری زیادہ تر ان جانوروں میں دیکھی گئی ہے جو زیادہ دودھ دیتے ہیں۔ کیونکہ وہ زیادہ دودھ دینے کے لئے زیادہ انرجی استعمال کرتے ہیں تو اس کے نتیجہ میں جسم کے اندر انرجی کا توازن خراب ہو جاتا ہے اور اس کو (Negative Energy Balance) کہتے ہیں۔

نیگیٹو انرجی بیلنس کیا ہوتا ہے؟

جب جانور زیادہ دودھ دیتا ہے تو وہ جانور کے جسم کا سارا گلوکوز لیکٹوز میں تبدیل ہو کر دودھ کے راستے سے نکل جاتا ہے تو اس کو گلوکوز کی کمی یا (Hypoglycemia) کہتے ہیں تو جب جانور اپنی ساری توانائی (انرجی) گلوکوز کی شکل میں دودھ بنانے میں لگا دیتا ہے تو اسکو Negative Energy Balance کہتے ہیں۔ جب جانور میں انرجی کا توازن خراب ہوتا ہے تو وہ اپنے جسم میں موجود پروٹین اور فیٹ کو استعمال کرتے ہیں تو اس کے نتیجے میں کیٹون باڈیز بنتے ہیں۔ کیٹون باڈیز تین طرح کے ہوتے ہیں۔

1. Acetoacetic Acid ایسٹوایسٹک ایسڈ
2. B-Hydroxy Butyric Acid بیٹا ہائیڈروکسی بیوٹائرک ایسڈ۔
3. Acetone ایسٹون۔

وجوہات:

کیٹوسس کی کافی ساری وجوہات ہیں۔ جو کہ درج ذیل ہیں۔

1. غیر متوازن غذا کی فراہمی۔
2. وراثتی عوامل۔
3. وٹامن B12 کی کمی۔
4. ٹوٹل ڈائی جسٹیبل نیوٹرینٹ کی کمی (TDN)

پرائمری کیٹوسس:

یہ عام طور پر بچہ دینے کے بعد ہوتی ہے جانوروں کی دودھ کی پیداوار زیادہ ہونے کی وجہ سے جسم میں توانائی کی کمی ہو جاتی ہے۔ اور جانور میں اس بیماری کی علامات ظاہر ہو جاتی ہیں۔ اس بیماری میں بھوک کی کمی، دودھ کی پیداوار میں کمی، جانور کے بے تکے طریقے سے بھوسا، لکڑی اور ایسی دوسری چیزیں کھانا شروع کر دیتا ہے۔

علامات:

1. دودھ میں کمی واقع ہونا۔
2. جسم کا وزن گھٹنے لگ جاتا ہے۔
3. جانور سست ہو جاتا ہے۔
4. کھانا پینا بند ہو جاتا ہے۔
5. جانور لڑکھڑانا شروع ہو جاتا ہے۔
6. جانور کی جلد کھردری ہو جاتی ہے۔
7. فضلہ سخت اور خشک ہو جاتا ہے۔
8. جانور کو قبض کی علامات بھی ظاہر ہوتی ہیں۔
9. جانور چکر لگاتا ہے۔
10. جانور دیواروں کے ساتھ سر مارتا ہے۔

بعض دفعہ جانور میں اندھے پن کی علامات بھی ظاہر ہو جاتی ہیں۔

علاج:

اس بیماری کا علاج گلوکوز لگا کر کرتے ہیں۔

1. 25%، 10% اور 5% گلوکوز کی بوتل ورید میں لگاتے ہیں۔
2. Propylen glycol منہ سے پلاتے ہیں۔
3. DCP خوراک میں ڈالتے ہیں۔
4. گلیسرین 220 g/Day بھی پلاتے ہیں۔
5. بیمار جانور کی خوراک میں شیرہ راب کا استعمال کریں۔

رت موترا

Post-Parturient Haemoglobinurea

تعارف:

اس بیماری میں پیشاب میں haemoglobin آنے لگتا ہے۔ جس سے پیشاب سرخ ہو جاتا ہے عمومی طور پر یہ بیماری میٹابولزم میں کوئی مسئلہ پیدا ہونے پر آتی ہے۔ اس بیماری کی علامات زیادہ تر بچہ دینے کے بعد ظاہر پذیر ہوتی ہیں۔ اور اس وجہ سے ہی اس بیماری کو Post-Paturient Haemoglobinurea کہتے ہیں۔ اور اس بیماری کی جو بڑی وجہ ہے وہ ''فاسفورس'' کی کمی ہے۔

وجوہات:

☆ خوراک میں فاسفورس کی کمی۔

☆ فاسفورس، چقندر، سرسوں کے پودے، شلجم میں بہت کم مقدار میں پایا جاتا ہے۔ اگر جانور ان کو کھالے تو فاسفورس کی کمی واقع ہو جاتی ہے۔ زمین میں کاپر کی کمی بھی اس کی وجہ سے ہو سکتی ہے۔

☆ جب جانور تین سے چار دفعہ بچہ دے چکا ہوتا ہے تب اس میں بیماری پیدا ہونے کے زیادہ مواقع ہوتے ہیں۔ بانسبت ان جانوروں کی جو پہلی دفعہ بچہ دیتے ہیں۔

☆ جو جانور زیادہ دودھ دیتے ہیں ان میں فاسفورس اور کیلشیم کی کمی ہوتی ہے۔

علامات:

1. بھوک کا کم لگنا۔
2. کمزوری کا بڑھ جانا۔
3. دودھ کی پیداوار میں کمی۔
4. پانی کی کمی واقع ہو جاتی ہے۔

5. منہ کی جھلیاں پیلی پڑ جاتی ہیں۔
6. جانور مٹی کھاتا ہے اور دیوار چاٹتا ہے۔
7. بعض دفعہ جانور لڑکھڑاتا ہے اور بیٹھ جاتا ہے۔

علاج:

1. فاسفورس والی خوراک مہیا کریں۔
2. خوراک میں بون میل (Bone meal) ڈال سکتے ہیں۔
3. خون ضائع ہونے کی وجہ سے خون کی بوتل بھی لگا سکتے ہیں۔
4. بی۔ کمپلیکس (B-complex) اور ڈکسٹروز لگائیں۔
5. ڈائی سوڈیم ایسڈ فاسفیٹ (Na_2HPO_4) 60 gm/300 ml پانی میں مکس کر کے جلد میں بھی لگا سکتے ہیں۔

ہارڈ ویئر ڈیزیز

(Hard Ware Diseases)

تعریف:

جانوروں میں خوراک میں جانور کا کسی کیل یا دھاتی تار کا کھا جانا اور اس دھاتی تار کا ریٹی کولم میں پھنس کر انفیکشن کا سبب بننا ہارڈ ویئر ڈیزیز کہلاتا ہے۔ اکثر اوقات یہ نوک دار کیبل دل میں پیوست ہو جاتے ہیں۔

وجوہات:

☆ خوراک کی مینجمنٹ میں لاپرواہی۔

علامات:

☆ بھوک کا نہ لگنا۔

☆ سانس اکھڑ جانا۔

☆ دودھ میں کمی۔

☆ ہلکا بخار۔

☆ ریومن کی حرکت کا رک جانا۔

☆ پیٹ میں درد،، چلنے میں ہچکچاہٹ

☆ اگلی ٹانگیں پھیلا کر کھڑے ہونا۔

پوسٹمارٹم کی علامات:

☆ اوجری کی سوجن۔

☆ گاڑھا پیٹ میں مادہ کا جمع ہو جانا۔

☆ پیٹ میں پیپ کا بھر جانا۔

تشخیص:

☆ ایکسرے۔

☆ میٹل ڈیٹیکٹر (دھاتی تشخیص میں استعمال ہونے والا آلہ)

علاج:

☆ براڈ سپیکٹرم اینٹی بائیوٹک

☆ جانور کو زیادہ چلنے پھرنے سے روکنا تاکہ کیل یا تار کا زخم بھر سکے۔

یا

☆ آپریشن کے ذریعے کیل یا تار کو نکال لینا۔

حفاظتی تدابیر:

☆ جانور کو کیل اور تاروں کی پہنچ سے دور رکھیں۔

☆ جانوروں کی کھرلیوں میں مقناطیس کا استعمال کریں۔

کچھ خاموشی سے کھڑے رہتے ہیں۔ یہ تمام جانور کھانا بالکل چھوڑ دیتے ہیں۔ انگور جمنٹ کے کچھ گھنٹے بعد ہی ریومن بہت زیادہ پھول جاتا ہے اور پیٹ میں درد ہو جاتا ہے۔ شدید قسم کے حالات میں 24 - 72 گھنٹوں میں موت واقع ہو جاتی ہے۔ حاملہ جانور اگر بچ جائیں تو 10 - 14 دنوں میں حمل گرا دیتے ہیں۔

تشخیص (Diagnosis)

اس حالت کی تشخیص کرنا بہت آسان ہے اگر جانور کی ہسٹری (History) کا پتہ ہو اور بہت سارے جانور متاثر ہوں۔ اس کے علاوہ طبی علامات (رومن پھولا ہوا، رومن کی آوازیں، موک، نروس علامات) بھی اس بیماری کی تشخیص میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ اکثر اوقات جانور بیٹھ جاتا ہے اور گردن میں خم آ جاتا ہے۔

علاج (Treatment)

☆ رومن ایسی ڈوسز کو ٹھیک کرنے کے لیے Alkalizing Agent دیں۔ مثلاً میگنیشم ہائیڈرو آکسائیڈ وغیرہ

☆ جانور کا پانی 12-24 گھنٹے کے لیے بند کر دیں۔

☆ جو جانور ابھی کم بیمار ہوں اور کھڑے ہوں ان کے رومن میں I/V میں استعمال ہونے والی سوئی ماریں یا بڑے جانوروں میں ٹروکار اینڈ کینولا استعمال کریں تاکہ گیس نکل جائے۔

☆ تمام متاثرہ جانوروں کی پنسلین (14000-22,000 IU/Kg) دیں۔

☆ اس کے علاوہ Thiamine کے ٹیکے لگائیں۔

☆ سوڈا بائیکارب کا 2 سے 5 فیصد نارمل سیلائن میں ملا کر دیں۔

کنٹرول:

جانوروں کو اچانک دانے دینے سے گریز کریں۔ حمل کے آخری مرحلے میں گائیوں کو احتیاط سے کھانا کھلائیں اور اُن کا خاص خیال رکھیں۔ کھرلیوں میں چارہ دینے والی گائیوں کو آہستہ آہستہ دانوں کا عادی بنائیں۔

ہائپو میگنیسیمیا ٹیٹنی

(Hypomagnesemia Tetany)

جب جانور خصوصاً گائے کے جسم میں میگنیشیم کی مقدار مقررہ حد سے کم ہو جائے۔ چونکہ گائے میں ضرورت سے زیادہ میگنیشیم جمع کرنے کی صلاحیت نہیں اس لئے علامات جلد ہی ظاہر ہو جاتی ہیں۔ دودھ دینے والی گائے جن کا خاص کر انحصار minerals پر ہی ہو اُن میں یہ بیماری زیادہ ہوتی ہے۔ کیونکہ دودھ میں میگنیشیم خارج ہو رہا ہوتا ہے۔

علامات:

☆ بے سکونی ☆ لڑکھڑانا ☆ جارحانہ رویہ

☆ جانور گر سکتا ہے۔ ☆ بہت بار جانور کسی علامت کے بغیر مر جاتا ہے۔

علاج:

☆ گائے کی روزمرہ غذا میں میگنیشم شامل کیا جائے۔

☆ شیرے اور نمک (چاٹنے والا) میں میگنیشم زیادہ ہے۔

☆ چراگاہوں پر میگنیشم کا سپرے کیا جا سکتا ہے۔

☆ گائے کو میگنیشم آکسائیڈ پلانے کے لئے بھی دیا جا سکتا ہے۔

زہرخورونی:

نائیٹریٹ / نائیٹریٹ کی زہرخوردنی

(Nitrate / Nitrite Poisoning)

خشک سالی کے دنوں میں نائیٹریٹ کی مقدار زمین میں بڑھ جاتی ہے۔ بارش ہوتے ہی گھاس پھوس میں اس کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔ اگر بھوکے جانوروں کو چرائی کے لئے زیادہ دیر چھوڑ دیا جائے تو یہ ان کے لئے خطرناک ثابت ہوسکتا ہے۔ نائیٹریٹ اتنی زہریلی نہیں مگر جب یہ جگالی کرنے والے جانوروں میں نائیٹرائٹ میں تبدیل ہوجاتی تو خطرناک بن جاتی ہے۔ کیونکہ یہ امونیا میں تبدیل ہوجاتی ہے۔

☆ نائیٹرائٹ: جب جسم میں اس کی مقدار بڑھ جاتی ہے تو یہ خون کی گردش میں شامل ہوجاتی ہے اور ہیموگلوبن کو میتھیموگلوبن میں تبدیل کردیتا ہے جس سے ان میں آکسیجن لے جانے کی صلاحیت نہیں رہتی اور اگر اس کی مقدار بڑھ جائے تو جانور مرسکتا ہے۔

مندرجہ ذیل چارہ جات میں نائیٹریٹ زیادہ مقدار میں ہوتی ہے۔

☆ مکئ ☆ لوسن ☆ شلجم کے پتے ☆ رائی ☆ سوڈان گھاس ☆ سویابین ☆ جو ☆ گندم ☆ چری

علامات:

نائیٹریٹ: ☆ اسہال ☆ الٹی ☆ تھوک کی مقدار کا بڑھنا ☆ پیٹ کا درد

نائیٹرائٹ: ☆ پیٹ کا پھولنا ☆ جھٹکے لگنا ☆ سانس لینے میں دشواری
☆ منہ کی جھلی کا رنگ کالا یا بھورا ہوجانا ☆ حاملہ جانوروں میں حمل کا ضائع ہوجانا
☆ کمزوری، بیہوشی اور موت۔

تدارک:

☆ خوراک دینے سے پہلے نائیٹریٹ اور نائیٹرائٹ کی مقدار جانچنا۔

☆ قحط سالی (خشک سالی) کے بعد والی گھاس پر کم چرائی کرنا۔

☆ پانی میں نائیٹریٹ اور نائیٹرائٹ کی مقدار کو چیک کرنا۔

علاج:

☆ 5% ایسٹک ایسڈ کا 0.5 Ruminal سے 2 لٹر بکری اور بھیڑ میں اور 2-8 لٹر گائے اور بھینس میں۔

☆ Methylene Blue گرام 1-2 فی کلو جسمانی وزن، بذریعہ رگ۔

☆ جانور کو 10-5 لیٹر ٹھنڈا پانی پلائیں۔

نامیاتی فاسفیٹ زہر خوردینی

(Organo-Phosphate Poisoning)

جانور میں غذائی زہر خوردینی کی سب سے بڑی وجہ ہے متاثرہ جانوروں کی ان چراہ گاہوں پر چرائی ہے جہاں کیڑے مکوڑوں کو مانے والی ادویات کا استعمال ہو۔

علامات:

اس کی علامات عام طور پر تین زمرے میں ہوتی ہیں۔

(i) مسکورینک (Muscarinic) (جسم سے مادہ کا اخراج)

(ii) نکوٹینک (Nicotinic) (پٹھوں کا متاثرہ ہونا)

(iii) سینٹرل (Central) (دماغ کا متاثرہ ہونا)

(i) Muscarinic علامات عام طور پر سب سے پہلے ظاہر ہوتے ہیں۔ جس میں

- ☆ تھوک زیادہ مقدار میں پیدا ہوتی ہے۔
- ☆ پیشاب زیادہ آتا ہے۔
- ☆ اسہال (دست) ہوتے ہیں۔
- ☆ الٹی / قے
- ☆ پیٹ کا درد
- ☆ سانس لینے میں دشواری

(ii) Nicotinic علامات میں پٹھے کمزور ہو جاتے ہیں۔

(iii) Central علامات میں لڑکھڑانہ شامل ہے۔

جانور اپنی حرکات اور سکنات پر قابو نہیں پا سکتا۔ کتوں میں بیہوشی عام طور پر دیکھی جا سکتی ہے۔ علامات چند منٹوں سے

چند دنوں میں ظاہر ہو جاتی ہیں۔

شدید علامات میں جانور کو سانس لینے میں دشواری ہوتی ہے اور اسی وجہ سے موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔

علاج:

☆ زہر کے تریاق(Antidote)

☆ ایٹروپین زہر کو جسم میں جذب نہیں ہونے دیتے۔ اس کی مقدار 0.2 سے 2 ملی گرام فی کلوگرام (جسمانی وزن کے) ہے۔ اس ٹیکے کو خون کی شریان میں لگانے سے اس کا اثر بڑھ جاتا ہے۔

☆ جب دماغی علامات ظاہر ہوں تو جانور کو سکون دینے والی ادویات مثلاً ڈائی ذیپام استعمال کرنی چاہیے۔

☆ مصنوعی قے کروانے سے زہر پیٹ میں موجود داخل نہیں ہوتا۔

☆ معدنی تیل پلانے سے زہر نظام انہضام میں داخل نہیں ہوتا۔

☆ ضرورت کے مطابق مصنوعی سانس کے لئے آکسیجن سیلنڈر استعمال کیا جا سکتا ہے۔

سائینائیڈ کی زہرخوردنی

(Cyanide Poisoning)

تعارف:

جانوروں میں یہ بیماری وہ پودے کھانے سے ہوتی ہے جن میں سائینائیڈ مرکب سائینوجینک گلائیکو سائیڈز (Cyanogenic Glycosides) ہوتا ہے۔ گائیاں سائینائیڈ زہر کو بہت حساس ہوتی ہیں کیونکہ ریومن کا ماحول ایسڈک ہوتا ہے اور ریومن کے جراثیم سائینوجینک گلائیکوسائیڈ کو سائنائیڈ گیس میں تبدیل کر دیتے ہیں۔

لائیوسٹاک میں سائینائیڈ زہر عام طور پر جونسن گھاس، جوار اور سوڈان گھاس کے کھانے سے ہوتا ہے۔ چھوٹے پودوں اور نئی شوٹس یا ٹہنیوں میں سائینوجینک گلائکوسائیڈز زیادہ ہوتا ہے۔

پیتھوجینیس (Pathogenesis)

سائینائیڈ فطرت میں سب سے طاقتور زہروں میں سے ایک ہے جیسے ہی جانور سائینوجینک گلائیکوسائیڈ والے پودے کو کھاتے ہیں تو ہائڈروجن سائنائیڈ ریومن میں آزاد ہو جاتی ہے جو جلدی سے خون میں جذب ہو جاتی ہے اور ہیموگلوبن کو ٹشوز میں اپنی آکسیجن چھوڑنے سے روکتا ہے۔ اگر زیادہ مقدار میں سائینائیڈ زہر کو کھالیا جائے تو جسم کا میکانزم خراب ہو جاتا ہے اور جانور بہت جلد مر جاتا ہے۔

متاثرہ جانور 1-2 گھنٹے تک زندہ رہتا ہے اور عام طور پر طبی علامات ظاہر ہونے کے 5-15 منٹ میں ہی موت کے منہ میں چلا جاتا ہے۔

طبی علامات:

جانور سانس بہت تیز تیز لیتا ہے۔ جانور کے منہ سے کھٹے بادام کی طرح کی بدبو آتی ہے۔ دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے۔ منہ سے جھاگ آنے لگتی ہے۔ آنکھوں سے بہت زیادہ پانی نکلتا ہے۔ کبھی کبھار جانور کو قے بھی آتی ہیں۔ اس کے بعد جانور میں نروس علامات آتی ہیں اور جانور کی موت واقع ہو جاتی ہے۔

تشخیص (Diagnosis)

متاثرہ جانور کے متعلق مناسب معلومات، طبی علامات اور پوسٹ مارٹم علامات بیماری کی تشخیص میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ لیبارٹری میں خوراک کا نمونہ چیک کرانے سے زہر کی نوعیت کا اندازہ ہو جاتا ہے۔

علاج (Treatment)

جانور کا فوراً علاج شروع کر دینا چاہیے۔

Sodium Nitrate اور Sodium Thiosulphate جانور کو پلانی چاہئیں۔

اس کے علاوہ Vitamin B_{12} or Hydroxocobalamin بھی سائنائیڈز زہر کے خلاف استعمال ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ سپورٹیو تھراپی بھی کرنی چاہیے۔

منہ کی جھاگ کو روکنے کے لیے Atropine استعمال کرنا چاہیے۔

حفاظتی تدابیر (Control)

سب سے بہترین تدابیر یہ ہیں کہ جانوروں کو زہر سے پاک خوراک دیں۔ آج کل ایسے ٹیسٹ کیے جاتے ہیں جن سے زہریلے پودوں کا پتہ چل جاتا ہے۔

جانوروں کو جوار اُس وقت کھلائیں جب جوار کا پودا کم از کم 18 - 24 انچ کا ہو گیا ہو۔

جانوروں کو رات کے وقت چرانے کو نہ لے کر جائیں کیونکہ رات کے وقت پودوں میں ہائیڈروجن سائنائیڈ موجود ہے۔ جن جانوروں کو چرانے کے لیے لے کر جائیں اُن کا خاص خیال رکھیں کہ کہیں وہ زہریلے پودے وغیرہ نہ کھالیں۔ اگر کوئی مسئلہ ہو تو فوراً ویٹرنری ڈاکٹر سے رابطہ کریں۔

غیر متعدی حالتیں:

بخار (Fever)

جب جسم کا درجہ حرارت ایک خاص حد سے تجاوز کر جائے یعنی بڑھ جائے تو ایسی صورتحال کو بخار کہتے ہیں۔ جب جسم کا درجہ حرارت نارمل سے بڑھنا شروع کرتا ہے تو ٹھنڈ محسوس ہوتی ہے۔ یہ صورتحال بخار کی موجودگی تک رہتی ہے۔ جسم کا بڑھتا ہوا درجہ حرارت اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ قدرتی مدافعتی نظام اس وقت جسم میں کسی Infection کے خلاف نبرد آزما ہے۔

علامات:

بخار میں عموماً درج ذیل علامات سامنے آتی ہیں۔

☆ Shivering یعنی کپکپی ہوتی ہے۔

☆ بھوک نہیں لگتی۔

☆ جسم سے پانی ختم ہو جاتا ہے۔

☆ نیند نہیں آتی۔

☆ پسینہ آتا ہے۔

☆ جسم میں درد ہوتا ہے۔

بخار کی وجوہات:

بخار درج ذیل وجوہات سے ہو سکتا ہے۔

1. گلے کی سوزش، فلو یا نمونیا کی وجہ سے۔
2. جوڑوں میں درد کی وجہ سے۔
3. کسی دوائی کی وجہ سے۔
4. تیز دھوپ میں پھرنے کی وجہ سے۔

تشخیص:

بخارکوThermameter کے ذریعے دیکھا جاسکتا ہے۔

علاج:

. بخار کی حالت میں کوئی بھیAntipyretic یعنی بخار کم کرنے والی دوااستعمال کی جاتی ہے۔
اگر بخار کسیInfection کی وجہ سے ہوتو مناسبAntibioticاستعمال کروائی جاسکتی ہے۔

بخار سے بچاؤ کی تدابیر:

عموماً بخار کسی(infection) کی وجہ سے ہوتا ہے۔صفائی ستھرائی کا خاص طور پر اہتمام کریں تاکہ (infection) کی وجہ سے ہونے والے بخار سے بچا جاسکے۔

چوکنگ (Choking)

غذا کی نالی میں کسی چیز کے رُک جانے یا پھنسنے کو چوکنگ کہتے ہیں۔

وجوہات:

خوراک کی نالی میں خوراک یا کسی چیز کے رُکنے کی بہت ساری وجوہات ہیں۔

☆ دانہ اگر خشک ہو تو غذا کی نالی کے ساتھ چمٹ جاتا ہے اور پانی کی کمی سے رکاوٹ پیدا کرتے ہوئے نالی کو بند کر دیتا ہے۔

☆ بعض جانور تیزی سے چارہ کھاتے ہیں تو ایسی حالت میں غذا کی نالی کے سائز سے بڑا لقمہ پھنس جاتا ہے۔

☆ غذا کی نالی میں کوئی لقمہ ہو تو لقمہ رُک جاتا ہے۔

☆ کبھی کبھی دوائی یا بولس کھلاتے وقت غذا کی نالی میں رکاوٹ ہو جاتی ہے۔

علامات:

☆ اگر رکاوٹ غذا کی نالی کے اگلے حصے میں ہو تو جانور کا سر آگے کی طرف ہو جاتا ہے اور آنکھیں باہر نکل آتی ہیں۔

☆ جانور بے چین ہو جاتا ہے۔

☆ جانور بار بار نگلنے کی کوشش کرتا ہے۔

☆ کھانسی کرنے کی کوشش کرتے ہوئے منہ سے رال گرنے لگتے ہے۔

☆ اگر رکاوٹ گردن میں غذا کی نالی سے متعلق ہے تو جانور کے گلے کی رگ (jugular vein) کے قریب رکاوٹ ٹٹولنے سے محسوس ہوتی ہے۔

☆ نیچے چھاتی کے حصہ میں ہو تو جانور نگلنے کی کوشش کرتا ہے۔

☆ منہ سے لعاب دہن گرتا ہے۔

☆ اپھارہ ہو جاتا ہے۔

علاج:

Choking چوکنگ کا علاج سرجری کے ذریعے رکاوٹ کو دور کر کے کیا جا سکتا ہے۔

اس کے علاوہ درد کی شدت کو کم کرنے کے لیے Analgesic ادویات کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔

ہائپرتھرمیا

''جب جسم کا درجۂ حرارت نارمل سے زیادہ ہو جائے تو ایسی حالت کو ہائپرتھرمیا کہتے ہیں''۔

2. وجوہات:

☆ بیکٹیرا اور وائرس (بیماری لگانے والے جراثیم) کی بیماریوں کی وجہ سے۔
☆ موسمی اثرات کی وجہ سے۔
☆ زیادہ ورزش کی وجہ سے۔
☆ کام کے زیادہ بوجھ یا تھکن کی وجہ سے۔
☆ جگہ کی کمی یعنی زیادہ جانوروں کے ایک ساتھ رکھنے کی وجہ سے۔
☆ کم ہوادار جگہ پر رکھنے سے۔
☆ کھال پر زیادہ بال ہونے کی وجہ سے۔
☆ زہریلے اثرات کی وجہ سے۔

3. علامات:

☆ جسم کا گرم ہونا۔
☆ سردرد۔
☆ قے و متلی۔
☆ پٹھوں کا کھچاؤ۔
☆ پیشاب کم یا بند ہو جانا۔
☆ نبض کی رفتار کا بڑھ جانا۔
☆ سانس کی رفتار کا بڑھ جانا۔
☆ اعصابی اثرات کا مرتب ہونا۔
☆ اونگھنا۔

☆ کمزوری۔

☆ ہانپنا۔

☆ پانی کی کمی۔

4. تشخیص:

☆ درجہ حرات۔

☆ سانس کی رفتار۔

☆ نبض کی رفتار۔

☆ ہسٹری سے۔

5. علاج:

☆ اگر درجہ حرارت بہت زیادہ ہوتو سر پر ٹھنڈا پانی ڈالیں۔

☆ ہوادار جگہ مہیا کریں۔

☆ پانی کا زیادہ استعمال کروائیں۔

☆ پنکھے اور پانی کا کولر استعمال کریں۔

☆ سیلائین سلوشن ورید میں لگائیں۔

ہائپوتھرمیا

''جب جسم کا درجۂ حرارت نارمل سے کم ہو جائے تو اسے ہائپوتھرمیا کہتے ہیں''۔

2. وجوہات:

☆ انتہائی سرد موسم کی وجہ سے۔

☆ کلیشیئم اور فاسفورس کی کمی کی وجہ سے۔

☆ جلد یا کھال کے گیلا ہونے کی وجہ سے۔

☆ بے ہوشی کی دوائی کو لمبے عرصے تک استعمال کی وجہ سے۔

3. علامات:

☆ کمزوری۔

☆ کانپنا۔

☆ سستی۔

☆ سانس لینے میں دُشواری۔

☆ نبض اور سانس کی رفتار کا کم ہو جانا۔

☆ پٹھوں کا سخت ہو جانا۔

☆ بلڈ پریشر کا کم ہونا۔

☆ قوما (coma)

4. تشخیص:

☆ درجۂ حرارت۔

☆ سانس کی رفتار۔

☆ نبض کی رفتار۔

☆ مالک سے پوچھ کر۔

5. علاج:

☆ جانور کو گرم جگہ باندھا جائے۔
☆ ہیٹر یا کمبل سے جانور کو گرمی مہیا کی جائے۔
☆ نیم گرم ڈیکسٹروز (dextrose) ورید میں لگایا جائے۔

اپھارہ

تعریف:

جگالی کرنے والے جانوروں کے معدہ Rumen میں غیر معمولی طور پر گیس پیدا ہو جانے کو اپھارہ کہتے ہیں۔ بالغ مویشیوں میں یہ گیس کاربن ڈائی آکسائیڈ 800 لٹر اور میتھین (CH_4) 500 لٹر روزانہ پیدا ہوتی ہیں۔ جو کہ منہ کے ذریعے خارج ہو جاتی ہیں۔ خوراک کی نالی اور انتڑیوں میں کسی رکاوٹ کی وجہ سے یہ گیسیں خارج نہیں ہو سکتیں اور معدے میں جمع ہو کر اپھارہ پیدا کرتی ہیں۔ بیماری کی شدید حالت میں موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔

اسباب:

اس مرض میں قائم رہنے والی جھاگ بن کر عمل تخمیر کے نتیجے میں پیدا ہونے والی گیسوں کو گھیر لیتی ہے۔ بہت سے عناصر برقرار رہنے والی جھاگ بننے کے عمل میں کارفرما ہوتے ہیں۔

☆ جانور کا بہت زیادہ دانہ وغیرہ کھالینا۔

☆ بہت زیادہ سبز چارہ کھالینا۔

☆ پھلی دار یا پروٹین سے بھرپور غذا کا زیادہ مقدار میں کھالینا۔

☆ پھپھوندی سے متاثرہ خوراک استعمال کرنا۔

☆ معدے میں چوٹ یا چبھنے والے زخم کی وجہ سے۔

☆ خوراک کی نالی کی رکاوٹ۔

☆ فارن باڈی۔

علامات:

جانور کا اپنی کوکھ کی طرف دیکھنا۔ پیٹ میں درد اور سانس لینے میں دشواری، جس کی وجہ سے جانور بار بار اٹھتا اور لیٹتا ہے۔ شدید حالت میں جانور کی بائیں کوکھ باہر نکل آتی ہے اور موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔

علاج:

اپھارہ کے علاج کے لئے مندرجہ ذیل نسخہ استعمال کرتے ہیں۔

☆ تیل تارپین 30 ملی لٹر

☆ ہینگ 20-30 گرام

☆ تیل سرسوں 500 ملی لٹر

تینوں کو ملا کر جانور کو پلا دیں۔ یا

انجیکشن ٹمپانال 10 ملی لٹر نیم گرم پانی میں ملا کر پلا دیں یا پھر ریومن میں ٹیکہ لگا دیں۔ انجیکشن میڈی اورل، سوڈا بائیکارب + میگ سلف بھی اسی مقصد کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

مرض کی شدید حالت میں جانور کی زندگی کو بچانے کیلئے معدہ میں ٹروکار کینولہ کا استعمال کریں تا کہ گیس خارج ہو جائے۔

کنٹرول:

☆ جانور کی ضرورت کے مطابق اسے خوراک دیں۔

☆ پروٹین سے بھرپور خوراک گندم کے بھوسہ یا کسی اور ریشہ دار چارہ میں ملا کر جانور کو ڈالیں۔

☆ جانور کو خراب خوراک نہ دیں۔

گھوڑوں کی بیماریاں

چاندنی (Tetanus)

سبب مرض:

اس مرض کا سبب ایک قسم بیکٹیریا ہے جس کا نام Clostridium tetani ہے یہ ایک متعدی مرض ہے جو انسانوں کو بھی لاحق ہوسکتا ہے۔ تمام اقسام کے جانوروں میں انفرادی طور پر ہوتی ہے۔ کبھی کبھار چھوٹے جانوروں میں وباء کی صورت میں بھی ہو سکتی ہے۔ چھوٹے مویشیوں میں اس کی وجہ سے اموات کی شرح 80% تک ہو سکتی ہے۔ اسکا جراثیم جانوروں کے فضلے میں پایا جاتا ہے خاص طور پر گھوڑے سے خارج ہونے والا جراثیم مٹی کے اندر زندہ رہ سکتا ہے۔ یہ مرض گھوڑوں میں سب سے زیادہ پایا جاتا ہے۔ اس کا جراثیم کھلے زخموں کے راستے جسم میں داخل ہوتا ہے۔ مثلاً جیر کا حمل میں ٹھہر جانا (Retention of placenta) پرولپس (Prolapse) اون اتارتے ہوئے، دم کاٹتے ہوئے اور ویکسینیشن کرتے ہوئے۔ یہ بڑی اہم بیماری ہے کیونکہ اس کی وجہ سے ہلاکتیں کافی زیادہ ہوتی ہیں۔

جب جانور کو کوئی گہرا زخم لگتا ہے تو یہ بیکٹیریا وہاں نشوونما پاتا ہے۔ اور زہریلے مادے پیدا کرتا ہے۔ یہ بیکٹیریا گھوڑوں کے نظام انہضام میں موجود ہوتا ہے۔

علامات:

1. اس بیماری کا مخفی زمانہ 1 سے 3 ہفتے ہے۔ کئی دنوں یا ہفتوں کے انکوبیشن پریڈ کے بعد جانور کے پٹھوں میں کھنچاؤ آجاتا ہے اور وہ خوراک کھانے سے قاصر ہو جاتا ہے۔ جانور آواز، حرکت اور روشنی سے ڈرتا ہے۔
2. آنکھ (Third Eye Lid) باہر نکل آتی ہے۔

چہرے کے مسلز کھینچ جاتے ہیں۔ چبانے اور کھانے کے عمل میں وقت ہوتی ہے۔ چہرے کے مسلز کھنچنے کی وجہ سے جانور منہ نہیں کھول سکتا اس حالت کو لاک جا (Lock Jaw) کہتے ہیں۔ آہستہ آہستہ تمام جسم کے مسلز اکڑ جاتے ہیں جانور پیر، گردن اور سر پھیلاتا ہے۔ ایسی حالت میں گھوڑا لکڑی کا گھوڑا معلوم ہوتا ہے۔ اس بیماری میں موت سانس بند ہونے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ کیونکہ سانس میں مدد دینے والے مسلز کام نہیں کر سکتے۔ جانور روشنی اور شور سے ڈرتا ہے۔ اسی لئے اسی لئے اس کو چاندنی کہتے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ یہ مرض چاندنی کی وجہ سے ہوا ہے حالانکہ اس کی وجہ ایک بیکٹریا ہے۔

علاج:

بیکٹیریا کو مارنے کیلئے انجکشن Antitetanus serum 100,000 i.u. لگائیں۔

جسم کے اکڑاؤ کو ختم کرنے کیلئے 20 ملی لٹر Largectal کا ٹیکہ لگائیں، ملٹی وٹامن کا ٹیکہ بھی ضرور لگائیں اور ساتھ میں Dextrose دیں۔

جانور کو اندھیرے میں رکھیں، جانور کو کلورل ہائیڈریٹ یا بیلاڈونا دن میں 3 مرتبہ پلائیں۔

کنٹرول:

تمام قسموں کے زخموں کو صحیح طرح سے صاف رکھیں۔ کوئی اچھا انٹی سپٹک Antiseptic لگائیں۔ جانور کے بال یا اون اتارتے ہوئے یا کوئی آپریشن کرتے ہوئے صفائی ستھرائی کا خیال رکھیں۔ جانور کو زخم لگنے سے بچائیں۔ اینٹی ٹاکسن جسم میں ایمیونٹی پیدا کرتی ہے۔ اس کا ٹاکسائڈ بھی دیا جاسکتا ہے۔

اصطبل کو ہر طرح سے ڈس انفیکٹ کریں۔ جیسا انتھریکس یا گلینڈرز میں کہا جاتا ہے مردہ گھوڑے کا پوسٹ مارٹم نہ کریں۔ ورنہ اس کے سپور مٹی میں شامل ہوجائیں گے۔ انسانوں میں بھی یہ مرض منتقل ہوجاتا ہے۔ اس لئے زخموں کو مٹی سے بچائیں۔

گلینڈر / بدکنار (Glander)

یہ گھوڑوں میں پھیلنے والی متعدی اور مہلک بیماری ہے یہ بیکٹریا سے پھیلتی ہے جو چھوت دار بیماری ہے۔

اس کا سبب ایک قسم کا بیکٹریا ہے جس کا نام برخورڈیریا میلائی Burkholderia Mallei ہے یہ عام ڈیس انفیکٹنیٹ سے مر جاتا ہے۔ اور بیماری والی جگہ پر چھ ہفتوں تک زندہ رہ سکتا ہے۔

اپی ڈیمولوجی:

گلینڈرز فی زمانہ ایشیاء، افریقہ اور مڈل ایسٹ میں کبھی کبھی واقع ہوتی ہے۔ ایشیاء میں یہ انڈیا، پاکستان، ترکی، شام، ایران، عراق، برما اور چین میں پایا جاتا ہے۔

یہ گھوڑوں کے علاوہ گدھوں اور خچروں میں بھی ہوتے ہے۔ گوشت کھانے والے جانور اگر گلینڈرز زدہ جانور کا گوشت کھالیں تو ان کو بھی ہوسکتا ہے۔ انسان بھی اس مرض کا شکار ہوسکتے ہیں۔ خاص طور پر ویٹرنری ڈاکٹروں، کسانوں اور دوسرے لوگ جو جانوروں کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ ان مین اس بیماری کا خطرہ زیادہ ہوتا ہے۔ اس کا جراثیم بیمار جانور کی رطوبتوں کے ذریعے پھیلتا ہے۔ جو کھانے کے ذریعے جسم میں داخل ہوجاتا ہے۔ ہوا کے ذریعے اس کا داخلہ بہت کم ہوتا ہے۔ لیکن زخمی جلد کے ذریعے اس کا جراثیم جسم میں داخل ہوسکتا ہے۔

گلینڈرز اور فارسی میں فرق:

اگر مرض کا حملہ تنفس کے اعضاء پر ہوتو گلینڈرز اور اگر جلد پر ہوتو فارسی کہلاتا ہے۔

نظام تنفس پر حملہ:

ناک نتھنے سے رطوبت خارج ہوتی ہے۔

یہ ایک نتھنے سے بھی خارج ہوسکتی ہے۔ اور دونوں نتھنوں سے بھی خارج ہوسکتی ہے۔

یہ رطوبت چمکدار ہوتی ہے۔

یہ رطوبت گاڑھی ہوتی ہے۔

جانور کو سانس لینے میں دشواری ہوتی ہے۔

جانور بار بار پیشاب کرتا ہے۔

جانور کو وقفے وقفے سے بخار ہوجاتا ہے۔Intermittent fever

جانور کی جلد بے رونق ہوجاتی ہے۔

جلد پر حملہ Farcy

جانور کی پچھلی ٹانگوں پر اندر کی طرف پھوڑے بن جاتے ہیں۔

پھوڑوں کے درمیان پینسل کی طرح موٹی نالی سوج جاتی ہے۔

پھوڑے پھٹنے پر تیل کی طرح کی رطوبت خارج ہوتی ہے اور یہ رطوبت کافی زیادہ اور کافی دیر تک خارج ہوتی رہتی ہے۔

تشخیص:

(i) علامات کی بنیاد پر

(ii) ملین ٹیسٹ (Mallein test)

علاج:

اس کا علاج کوئی نہیں بلکہ گلینڈرز ایکٹ کے تحت حکماً جانور کو مروادیا جاتا ہے۔ اور اس کی لاش کو یا تو جلا دیا جاتا ہے یا چھ فٹ گہرا گڑھا کھود کر جانور کو دبا دیا جاتا ہے اوپر ایک من چونا ڈال دیا جاتا ہے تاکہ جراثیم تباہ ہوجائیں۔ مالک کو کچھ رقم بطور معاوضہ مل جاتی ہے۔ اگر ساتھی جانور میں میلن پازیٹو آجائے تو اسے بھی مروادیا جاتا ہے۔ کثرتی علاقوں Endemic Areas میں جانوروں کی ٹیسٹنگ Testing اور پازیٹو جانوروں کو مروانے سے اچھے نتائج نکلتے ہیں۔ اور بیماری کافی حد تک کنٹرول ہوجاتی ہے۔ ایسے علاقے میں ملحقہ کھرلیاں اور پانی کی ہودیاں نہیں بنانی چاہیے۔

وباء پھوٹنے کی صورت میں تمام متعدی پرالی، کھرلیاں، کھانے کا سامان وغیرہ کو یا تو جلا دیں یا گہرا دبا دیں۔ اچھی طرح ڈس انفیکٹ کریں۔

سٹرینگل / کنار Strangle

یہ گھوڑوں اور گدھوں میں پائی جانے والی متعدی اور چھوت دار بیماری ہے۔ یہ ایک بیکٹیریا سے پیدا ہوتی ہے۔ تین سال سے کم عمر والے گھوڑوں اور گدھوں میں پائی جاتی ہے۔

سبب مرض:

اس مرض کا سبب سٹر پٹوکوکس ایکوائی Streptococcus equi ہے۔

پھیلاؤ کے ذرائع:

یہ بیماری جراثیم آلودہ خوراک، پانی یا براہِ راست چھونے سے پھیلتی ہے۔

علامات:

جانور کا درجہ حرارت 103°F-106° تک ہو جاتا ہے۔

نچلے جبڑے کے گلینڈ سوج جاتے ہیں۔

جس جگہ پر سوزش ہوگی وہاں پر سوزش کے بعد پھوڑا بن جاتا ہے۔

پھوڑوں کی بنیاد پر اس کو دو اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے:

(i) Irregular Strangle

(ii) Regular Strangle

(i) ارریگولر سٹرینگل

اس میں گلے کے نچلے گلینڈ کے علاوہ جسم کے کسی بھی حصے کے لمف گلینڈ کی سوزش ہو جاتی ہے۔

(ii) ریگولر سٹرینگل

اس میں صرف جبڑے کے نچلے لمف گلینڈ کی سوزش ہوتی ہے۔ اگر کسی جانور کو ایک دفعہ ہو گئی تو دوبارہ نہیں ہوتی۔

جانور کو بخار ہو جاتا ہے۔

جانور کو سانس لینے میں دشواری ہوتی ہے۔

جانور کو کھانسی ہوتی ہے۔

ناک سے پتلا مواد خارج ہوتا ہے۔

بعد میں مواد گاڑھا ہو جاتا ہے۔

جانور کا بدن کانپتا ہے۔

جانور کھا پی نہیں سکتا (Bastard Strangles)۔

جانور کمزور ہو جاتا ہے۔

پرانے مرض کی صورت میں بیماری انتڑیوں پر حملہ آور ہوتی ہے۔ایسے جانور کا علاج لمبے عرصے تک کیا جاتا ہے۔

تشخیص:

(i) علامات کی بنیاد پر

(ii) نمونہ جات لیبارٹری بھیج کر۔

علاج:

جب تک پھوڑا پک نہ جائے اس کا کوئی علاج نہ کریں۔

پھوڑے کو پکانے کیلئے بلسٹر لگائیں۔

پھوڑا پکنے کے بعد اس کو بلیڈ کی مدد سے چیرا دیں۔اور اس کی صفائی کریں۔

اس کے اوپر جراثیم کش محلول۔ٹنکچر آئیوڈین لگائیں۔اس کے بعد اسے اینٹی بائیوٹک لگائیں۔

گھوڑوں اور گدھوں کیلئے Procaine pencilline موثر ثابت ہوتی ہے۔

کنٹرول:

تندرست جانور کو بیمار جانور سے علیحدہ کر دیں۔

سٹرینگلز کی پیچیدگیاں (پرپراہیمر ہیجکا)

بعض اوقات سٹرینگلز کے علاج میں تاخیر کی وجہ سے یہ پیچیدہ شکل اختیار کر جاتی ہے جیسے پرپراہمتر ہیجکا کہتے ہیں۔ اس حالت میں خون کی نالیوں میں سوزش ہو جاتی ہے جو کہ جانور کے مدافعتی نظام کے ری ایکشن کی وجہ سے ہوتی ہے بعض اوقات خون نالیوں سے لیک ہو کر باہر آ جاتا ہے اور اردگرد کے ٹشو میں سوجن کا باعث بنتا ہے۔ جیسے ہیماٹوما کہتے ہیں گھوڑوں کے ہونٹ بری طرح سوج جاتے ہیں بعض اوقات خون بھی رسنا شروع ہو جاتا ہے اور ٹانگوں میں بھی سوزش پڑ جاتی ہے۔ مسوڑھوں پر خون کے دھبے نظر آنے لگتے ہیں۔ بعض صورتوں میں تو جلد اترنا شروع ہو جاتی ہے۔ جانور دن بدن کمزور ہوتا جاتا ہے اور چلنا پھرنا بھی دشوار ہو جاتا ہے۔ اگر بیماری شدت اختیار کر جائے تو جان لیوا بھی ہو سکتی ہے۔

علاج:

علاج سے پہلے مدافعتی نظام کے ری ایکشن کو کم کرنا ضروری ہے اس کے لیے سٹیرائیڈ مثلاً ڈیکسامیتھاسون کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد اس کی وجہ بننے والے جراثیم کو ختم کرنا ضروری ہے اس مقصد کے لیے مختلف قسم کی اینٹی بائیوٹکس مثلاً سلفا ڈرگ وغیرہ انتہائی موثر ہیں۔

ٹرپنوسوی میسیر (پھیٹا)

یہ بیماری گھوڑوں میں خونی پیراسائیٹ کی وجہ سے پائی جاتی ہے جو خون کے سرخ خلیوں کے باہر پرورش پاتا ہے۔ یہ بیماری ایشیاء، افریقہ اور امریکہ کے مختلف علاقوں میں پائی جاتی ہے۔ گھوڑوں کے علاوہ یہ بیماری اونٹوں میں بھی ہوسکتی ہے۔

وجوہات:

سرا عام طور پر کاٹنے والی مکھی کی وجہ سے پھیلنے والی بیماری ہے اور اس کی اصل وجہ ٹرپنوسوما ایوینسائی ہے۔

بیماری کا پھیلاؤ:

سی سی مکھی کے کاٹنے سے ٹرپنوسوما جانور کی جلد کے اندر داخل ہو جاتے ہیں۔ جو وہاں کچھ دن ٹھہرتے ہیں اور جسم میں سوزش کر دیتے ہیں۔ پھر وہاں سے وہ قریبی لمف نوڈ میں داخل ہو جاتے ہیں جہاں سے وہ تمام خون میں شامل ہو کر خون کی باریک نالیوں میں جا پہنچتے ہیں۔ جسم کا مدافعتی نظام حرکت میں آتا ہے تو سوزش اور بخار جیسی علامات ظاہر ہونے لگتی ہیں۔

علامات:

علامات کا دارومدار جانور کی عمر پر ہوتا ہے۔ علامات ایک سے چار ہفتوں میں ظاہر ہوتی ہیں۔ سب سے پہلی علامت بخار کا اتار چڑھاؤ، خون کی کمی اور وزن میں واضح کمی ہے۔ پرانی بیماری میں لمف نوڈ کی سوزش اور چربی کم ہونا شامل ہے۔

تشخیص:

مائیکروسکوپ کے ذریعے خون میں پیراسائیٹ کی موجودگی سے اس بیماری کی تشخیص کی جاسکتی ہے۔ اس تکنیک کو ویٹ موونٹ سلائیڈ کہتے ہیں جس میں پیراسائیٹ خون کے سرخ خلیوں کے باہر گھومتا نظر آتا ہے۔ سیرولوجیکل طریقے سے بھی اس کی تشخیص کی جاسکتی ہے۔

علاج:

اس بیماری کے علاج کے لیے مختلف قسم کی ادویات استعمال کی جاتی ہیں جن میں سب بہترین بنیزی نیڈازول ہے۔ اس کے علاوہ کینایائیرامین ڈائی میتھائل سلفیٹ تین ملی گرام فی کلووزن کے حساب سے زیر جلد ٹیکہ لگایا جاسکتا ہے۔ سرامین 10% شیلوشن 10 ملی گرام فی کلووزن کے حساب سے ورید میں لگائیں۔ اس کے علاوہ ڈائی مینازین ایسی چوریٹ 10 ملی گرام فی کلوگوشت میں نہایت موزوں علاج ہے۔

گھوڑوں کا زکام (ایکوائن انفلوائنزا)

یہ بیماری گھوڑوں کی انتہائی متعدی بیماری ہے جو گھوڑوں میں سانس کی بیماری پیدا کرتی ہے۔ یہ خچروں اور گدھوں میں بھی پائی جاتی ہے۔

وجوہات:

یہ بیماری ایک وائرس جس کا تعلق فیملی اورتھومیکسو وائرائیڈی سے ہے۔ اس وائرس کا نام انفلوائنزا اے وائرس ہے اس کی دو سب ٹائپ H7N7 اور H3N8 ہیں۔ یہ بیماری آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے علاوہ تقریباً تمام دنیا میں پائی جاتی ہے۔

بیماری کا پھیلاؤ:

ایکوائن انفلوائنزا سے متاثرہ گھوڑا جب کھانستا ہے تو اس کی کھانسی سے جو ذرات نارمل گھوڑے پر گرتے ہیں ان کے ذریعے وائرس دوسرے گھوڑوں تک منتقل ہوتا ہے۔ گھوڑوں کے اصطبل میں کام کرنے والے شخص کے کپڑوں، جوتوں، برش اور دیگر سامان کے ذریعے بھی وائرس منتقل ہو سکتا ہے۔ جس سے ایک سے تین دن میں متاثرہ گھوڑے میں بھی بیماری کی علامات ظاہر ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔

علامات:

خشک کھانسی، بخار، خوراک کی کمی یا مکمل خوراک نہ کھانا، پٹھوں میں درد اور کمزوری اس بیماری کی بنیادی علامات ہیں۔ عام طور پر کھانسی دو ہفتوں میں ختم ہو جاتی ہے لیکن بعض اوقات چھ مہینوں تک بھی کھانسی کی علامات ظاہر رہتی ہیں۔ بخار کافی تیز ہوتا ہے اور اگر جانور کو آرام مہیا نہ کیا جائے تو بیماری شدت بھی اختیار کر جاتی ہے۔

تشخیص:

بیماری کی علامات کے ذریعے بھی اس کی تشخیص ہو جاتی ہے لیکن یقینی تشخیص لیبارٹری میں سراجیکل نیٹ کے ذریعے ہی ہو سکتی ہے۔

احتیاطی تدابیر:

حفاظتی ٹیکوں کے ذریعے اس بیماری پر قابو پانا اور بچا جا سکتا ہے۔ حفاظتی ٹیکہ مختصر عرصے کے لیے قوت مدافعت پیدا کرتا ہے لہذا ہر تین سے چھ مہینے کے بعد بوسٹر انجیکشن لگوائیں۔

غیر متعدی بیماریاں:

کالک،قولنج (Colic)

اسباب:

آنتوں میں تشنج پیدا ہو کر درد ہونا یا کسی بھی وجہ سے پیٹ میں درد کے پیدا ہونے کو کالک کہتے ہیں۔ یہ گھوڑوں میں زیادہ عام ہے۔ کالک کی بہت سی اقسام ہیں اور درد کے اسباب بھی مختلف ہیں۔

اقسام:

(i) سپازموڈک کالک یا آنتوں میں تشنجی کالک (Spasmodic Colic)

☆ بغیر چبائے خوراک کھالی جائے۔

☆ زیادہ دیر تک بھوکا رہنے کے بعد زیادہ مقدار میں طاقت ور کھانا کھلایا جائے۔

☆ دانہ کھلانے کے بعد پانی پلا دیا جائے۔

(ii) آنتوں میں اپھارہ (Flatulent Colic)

☆ گلے سڑے چارے کھلانے سے۔

☆ برسیم، شفتل بنمی وغیرہ کھلانے سے۔

☆ ایسے چارے جن میں نمکیات کی کمی ہو۔

(iii) سینڈ کالک یا ریت سے پیدا شدہ کالک (Sand colic)

☆ چارے کے ساتھ ریت کھا جانا۔

(iv) کولڈ کالک یا سردی لگ جانے سے درد (Cold Colic)

☆ سردی لگنے سے۔

☆ ٹھنڈے پانی کے پلانے سے۔

☆ بارش میں بھیگنے سے۔

علامات:

☆ جانور درد کی علامات ظاہر کرتا ہے مگر سپازموڈک حالت میں درد وقفہ وقفہ کے بعد ہوتا ہے۔

☆ اگلے پاؤں بار بار زمین پر مارتا ہے۔

☆ مرض کا حملہ ہو تو زمین پر گر جاتا ہے اور تڑپتا ہے۔

☆ گوبر الیدنہیں کر سکتا۔

☆ پیشاب بند ہو جاتا ہے مگر فلیچولینٹ کالک کی حالت میں پیشاب بار بار کرتا ہے۔

☆ بار بار اٹھتا بیٹھتا ہے۔

☆ جانور لڑکھڑانے لگتا ہے۔

پیٹ کا درد (کولک) Colic:

جانور کے پیٹ میں درد کو کولک کہتے ہیں۔ یہ زیادہ تر گھوڑوں میں ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ گھوڑے کی آنت لمبی ہوتی ہے اور اس کے اندر زخم بھی زیادہ بن جاتے ہیں۔

اسباب:

1۔ زیادہ توانائی والی خوراک کھانے سے
2۔ مٹی والی خوراک کھانے سے
3۔ انتڑیوں میں حادثاتی چوٹ سے
4۔ انتڑیوں میں رکاوٹ کی وجہ سے
5۔ بہت زیادہ کھانے سے
6۔ اندرونی کیڑوں کی وجہ سے۔
7۔ گھوڑوں کے ارد گرد زیادہ شور کرنے سے بھی کولک ہو جاتا ہے۔

تشخیص:

1۔ جانور کی خوراک کی ہسٹری لے کر

2۔ علامات کو دیکھ کر

علاج:

Chloral Hydrate 60gm

Simple oil 500 ml

T.T oil 30 ml

سب سے پہلے کلورل ہائیڈریٹ کو پانی میں حل کریں گے۔ پھر اس کو تیل میں حل کریں اور پھر ناک کی نالی کے ذریعے جانور کو پلا دیں گے۔ کیونکہ کولک میں جانور پیٹ کا درد محسوس کرتا ہے۔ اس لئے ہم اس میں درد کے ٹیکے بھی لگاتے ہیں۔ مثلاً

Inj. Flunixin maglomin (Loxin)

In. Drotaveris (NO-SPA)

Inj. Hyosin 1ml/20 kg B.W 1/m

Inj. Butadin 0.5 ml/20 kg b.w 1/m

Diclofenac Sodium.

جانور کی شدید حالت میں ہم enema کرتے ہیں۔ نیم گرم صابن والا پانی لے کر ہم پائپ کے ذریعے مقعد میں ڈال دیتے ہیں۔ چونکہ کولک کی وجہ سے اس میں پانی اور نمکیات کی کمی ہو جاتی ہے۔ جس کو پورا کرنے کیلئے Sodiumchloride یا Ringer lactate کی ڈرپ لگائیں۔

کنٹرول:

1۔ جانور کو حسب ضرورت خوراک دیں۔

2۔ جانور کو صاف خوراک دینی چاہئے۔

3۔ اگر جانور کو لکڑی اور کپڑے کھانے کی عادت ہے تو اس کو پیٹ کے کیڑوں کی دوائی دینی چاہئے۔

4۔ جانور کو پُرسکون ماحول میں رکھیں۔

این ہائیڈروسس (پسینہ نہ آنا)

(Anhydrosis)

یہ بیماری بلخصوص گھوڑوں میں پائی جاتی ہے جس میں جانور کا جسم اپنا درجہ حرارت کنٹرول نہیں کر پاتا جس کی وجہ سے پسینہ نہیں آتا۔ گرمی کے موسم اور سیاہ رنگ کے گھوڑے اس سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ پسینے کے نہ آنے کی وجہ سے ہیٹ سٹروک کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ اس حالت کی کوئی مخصوص وجہ سامنے نہیں آئی۔

اس کی تشخیص کے لئے جانور کی ہسٹری، جس میں ورزش کے بعد پھولی ہوئی سانسیں اور پسینے کی غیر موجودگی اور جسم کے غیر ضروری بڑھے ہوئے درجہ حرارت ہیں۔

پرانے مرض میں جانور کی حالت زیادہ خراب ہوتی ہے۔ جانور کی جلد سوکھی ہوئی ہوتی ہے جو گرمیوں میں بہت متاثر ہوتی ہے اور اکثر سائے دار جگہوں میں پناہ مانگتے ہیں۔

علامات:

☆ جانور کو پسینے کا نہ آنا۔

☆ جانور ورزش کرنے سے کتراتا ہے۔

☆ تیز سانسیں

☆ آرام کی حالت میں بھی جسم کا درجہ حرارت زیادہ ہوتا ہے۔

☆ کمزوری۔

علاج:

☆ سب سے عام اور ضروری چیز جانور کے جسم میں پانی اور نمکیات کی مقدار کو برقرار رکھنا ہے۔

☆ جانور کے اصطبل کو کھلا، ہوادار اور سایہ دار ہونا چاہیے اور خاص کر گرمیوں میں ٹھنڈے پانی کی وافر مقدار موجود ہونی چاہیے۔

اونٹوں کی بیماریاں

تعارف:

لائیوسٹاک پاکستان کی معیشت میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ پاکستان میں پائے جانے والے جانور مثلاً گائے، بھینس، بھیڑ، بکری وغیرہ تحقیق و ترقی کے اعتبار سے عرصہ دراز سے انسان کی توجہ کا مرکز بنے ہوئے ہیں۔ دوسری طرف کچھ ایسے جانور بھی ہیں جن سے انسان زمانہ قدیم سے استفادہ حاصل کر رہا ہے۔ لیکن ان کی دیکھ بھال، بہتر خوراک اور منظم نسل کشی پر بہت کم توجہ دی گئی ہے۔ ایسے جانوروں کی ایک نمایاں مثال ''اُونٹ'' ہے۔

پاکستان میں عام طور پر ایک کوہان والے اُونٹ پائے جاتے ہیں۔ پاکستان میں تقریباً ایک ملین سے زیادہ اُونٹ ہیں جن میں ہر سال 1.62% کے حساب سے اضافہ ہو رہا ہے اور پاکستان اُونٹ پالنے والے ممالک میں تیسرے نمبر پر ہے۔

پاکستان میں زیادہ تر اُونٹ سواری، بار برداری اور کھیلوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ہل چلانے، کوہلو کا بیلنا چلانے اور اُونٹ ریڑھی کھینچنے کے کام بھی آتا ہے۔

اُونٹ کی کھال سے بجلی کے لیمپوں کے شیڈ، خوبصورت پھولدان اور سجاوٹ کیلئے دیگر اشیاء بنائی جاتی ہیں۔ اُونٹ کی پشم سے رسیاں، کمبل اور خیمے بھی بنائے جاتے ہیں۔ پولیس اور فوج کے مقاصد کے لیے بھی اُونٹ استعمال کیے جاتے ہیں۔

ملک کے کچھ حصوں میں اس کا گوشت اور دودھ بھی بڑے شوق سے استعمال کیا جاتا ہے۔ اُونٹ بہت سخت ماحول اور عموماً بہت کم خرچ پر بہت اچھی قسم کی خوراک مہیا کرتا ہے۔ اُونٹ سورج کی شعاعوں اور بڑھتے ہوئے درجہ حرارت کو برداشت کرنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے۔

اُونٹنی کا دودھ:

اُونٹنی سخت خشک ماحول میں بھی دودھ پیدا کر سکتی ہے۔ اُونٹنی 1.90 کلو خوراک کھا کر ایک لٹر دودھ پیدا کرتی ہے۔ جبکہ گائے 9.1 کلو خوراک کھا کر ایک لٹر دودھ پیدا کرتی ہے۔

اُونٹ کا گوشت:

چھوٹی عمر کے اُونٹ کا گوشت اپنی ساخت اور ذائقہ کے اعتبار سے گائے کے گوشت کے مشابہ ہوتا ہے۔ بالغ اُونٹ کے گوشت کا رنگ گہرا سرخ، اس کی ساخت ٹھوس اور ریشہ سخت ہوتا ہے۔ اس کا ذائقہ قدرے نمکین ہوتا ہے۔

ہمارے ملک کے کئی علاقوں میں لاکھوں ایکٹر زمین ایسی ہے جہاں صرف جھاڑیاں اور ایسے پودے ہی اُگتے ہیں جو خوراک کے طور پر سوائے اُونٹ کے اور کوئی جانور استعمال نہیں کرتا۔ ایسے علاقوں میں اگر باقاعدہ منصوبوں کے تحت اُونٹوں کی پرورش و نگہداشت کی جائے تو بہت ہی کم خرچ پر سالانہ ہزاروں ٹن گوشت حاصل کیا جا سکتا ہے۔

آج کے دور میں اُونٹ عیدالاضحیٰ کے موقع پر قربانی کے طور پر مشہور ہے۔ اور لوگ عید کے موقع پر اس کا گوشت شوق سے کھانا پسند کرتے ہیں۔ خاص طور پر عرب ممالک میں اُونٹ کا گوشت بہت پسند کیا جاتا ہے۔

اونٹوں کی وائرل بیماریاں:

باؤلا پن (Rabies)

علامات:

باؤلا پن کے ابتدائی علامات میں لنگڑا پن، لڑکھڑانا، غصہ آنا اور پچھلی ٹانگوں کا سُن ہو جانا شامل ہے۔

تشخیص:

باؤلا پن کو طبی علامات کی بنیاد پر پہچانا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ دماغ میں Negri bodies نظر آتی ہیں اور PCR کے ذریعے بھی پہچانا جا سکتا ہے۔

علاج اور کنٹرول:

متاثرہ اونٹوں کو صحت مند اونٹوں سے الگ کر دیا جاتا ہے کیونکہ ابھی تک اونٹوں کے لیے باؤلا پن کی ویکسین (Vaccine) تیار نہیں کی گئی۔

ہرپس وائرس (Herpes virus)

علامات:

اندھا پن، آنکھ کی اندرونی تہہ خراب ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ اعصابی علامات (Nervous sign) بھی ظاہر ہوتی ہیں۔ اس بیماری میں جانور کی موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔

تشخیص:

اس بیماری کو طبی علامات کی بنیاد پر پہچانا جاتا ہے جیسے اندھاپن کا ہوجانا۔

علاج:

اُونٹوں میں ابھی تک اس بیماری کے خلاف کوئی مخصوص دوائی نہیں بنائی گئی، البتہ Steroids وغیرہ دیئے جاتے ہیں۔

کنٹرول:

جانوروں کی اس بیماری کے خلاف ویکسین کروائی جائے۔

Blue Tongue

یہ بیماری Orbi virus کی وجہ سے ہوتی ہے۔

علامات:

بخار، لنگڑاپن، منہ سے جھاگ نکلنا، منہ میں زخم (ulcer) ہوجانا اور ناک سے پانی کا نکلنا، اسکے علاوہ حاملہ جانوروں میں حمل کا گر جانا بھی شامل ہے۔ اس بیماری میں اونٹ کی موت بھی واقع ہوسکتی ہے۔

تشخیص:

اس بیماری کو طبی علامات، خوردبینی علامات اور Elisa ٹیسٹ کے ذریعے پہچانا جاتا ہے۔

علاج:

سپورٹیوتھراپی اور اینٹی بائیوٹیکس دیں۔

Contagious Ecthyma منہ پکنا

یہ بیماری Parapox وائرس کی وجہ سے ہوتی ہے۔

علامات:

یہ بیماری اُونٹوں میں زیادہ تر چار مہینے کی عمر میں دیکھی گئی ہے۔ اس بیماری میں چہرے کی جلد سخت ہوجاتی ہے۔ ہونٹوں

پرالسبر بن جاتے ہیں اور وہاں سے وائرس اونٹ کے ہوانے میں منتقل ہو جاتا ہے۔ جس سے جانور کو درد ہوتا ہے اور اُونٹنی اپنے بچوں کو دودھ پلانے سے انکار کر دیتی ہے۔

تشخیص:

طبی علامات کی بنیاد پر۔

علاج:

اس بیماری کا کوئی مخصوص علاج نہیں ہے۔ البتہ Symptomatic Rx کہا جاتا ہے جسے زخم کو $KMNo_4$ کے ساتھ دھویا جاتا ہے اور اینٹی بائیوٹیکس بھی دی جاتی ہیں۔

منہ کھر (FMD)

یہ بیماری اُونٹوں میں Apthovirus کی وجہ سے ہوتی ہے۔

علامات:

بخار ($104^{o}F$)، ذہنی دباؤ، کھانا پینا چھوڑ دینا، منہ میں چھالے بن جانا، منہ سے جھاگ آنا، لنگڑا پن۔ بیمار کا دودھ بھی کم ہو جاتا ہے ٹانگوں پر بھی چھالے بن جاتے ہیں۔

تشخیص:

طبی علامات کی بنیاد پر۔ خاص طور پر منہ اور پاؤں پر چھالوں کا بن جانا۔

علاج:

اس بیماری کا کوئی خاص علاج نہیں ہے کیونکہ یہ وائرل بیماری ہے۔ البتہ چھالوں کو $KMNo_4$ کے ساتھ دھویا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اینٹی بائیوٹکس دی جاتی ہیں۔

کنٹرول:

منہ کھر کی ویکسین کروانی چاہیے۔

منہ کے چھالے Vesicular Stomatitis

یہ بیماری Rhabdo virus کی وجہ سے ہوتی ہے۔

علامات:

اونٹ کو پہلے 48-24 گھنٹوں میں بخار ہوتا ہے۔ جانور بھوکا رہتا ہے۔ شدید قسم کی بیماری میں اونٹ زمین پر لیٹ جاتا ہے۔ اس کے علاوہ منہ میں چھالے بھی بن جاتے ہیں۔ اس بیماری میں ٹانگوں پر چھالے نہیں بنتے۔

اُونٹوں میں موک ادست (BVD)

یہ بیماری Pestivirus کی وجہ سے ہوتی ہے اگر حمل کے پہلے مرحلے میں یہ وائرس حاملہ جانور میں داخل ہوجائے تو بچے کو بھی نقصان پہنچاتا ہے۔ یہ اسقاط حمل کا باعث بھی بن سکتا ہے۔ اگر بچہ بچ بھی جائے تو بہت کمزور پیدا ہوتا ہے۔

علامات:

اسقاطِ حمل مرا ہوا بچہ پیدا ہونا دست لگنا۔ کمزور بچہ پیدا ہونا۔ ناک سے Mucoid Pus نکلنا۔

تشخیص:

طبی علامات کی بنیاد پر Immuno histo chemistry، PCR اور ELISA کی بنیاد پر۔

علاج اور کنٹرول:

اونٹوں کو BVD کی ویکسین کروانی چاہیے۔

اونٹوں کی چیچک (Camel Pox)

یہ بیماری ortho pox وائرس کی وجہ سے ہوتی ہے۔ یہ وائرس جلد میں زخم کے ذریعے، ہوا کے ذریعے اور حشرات کے کاٹنے سے داخل ہوتا ہے۔

علامات:

اس بیماری کا دورانیہ 9 سے 13 دن ہے۔ اس بیماری میں آبلے (Papule) منہ، ناک اور آنکھوں پر نکلتے ہیں۔ پھر یہ آبلے Vesicle اور پھر Pustule میں تبدیل ہوجاتے ہیں۔ جب یہ آبلے پھٹتے ہیں تو وہاں نشان بن جاتا ہے۔ شدید قسم کی بیماری میں یہ آبلے پورے جسم پر پھیل جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ جانور کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے اور جانور کو دست بھی لگ جاتے

ہیں۔ بعض اوقات حاملہ اونٹنیوں میں حمل بھی گر جاتا ہے۔

تشخیص:

طبی علامات، Elisa اور PCR کی بنیاد پر۔

علاج اور کنٹرول:

اس بیماری کا کوئی خاص علاج نہیں ہے۔ جانور کو اس بیماری میں اینٹی بائیوٹکس دی جاتی ہیں۔ جانوروں کو اس بیماری سے بچانے کے لیے ویکسینیشن کی جاتی ہے۔

اونٹوں کی بیکٹریل بیماریاں:

Botulism

یہ بیماری Cl.Botulinum کی وجہ سے ہوتی ہے۔

علامات:

پٹھوں کا فالج ہو جانا پٹھوں کا کمزور ہو جانا

علاج اور کنٹرول:

اگر ایک دفعہ یہ بیماری اونٹ میں داخل ہوگئی تو اس بیماری کا کوئی خاص علاج نہیں۔ اونٹ کو اس بیماری سے بچانے کے لیے ابھی تک کوئی ویکسین بھی نہیں بنائی گئی۔

چاندنی (Tetanus)

یہ بیماری Cl.tetani کی وجہ سے ہوتی ہے۔ یہ جراثیم زخم کے ذریعے اونٹ میں داخل ہوتی ہے۔

علامات:

پٹھوں کا سخت ہو جانا، سانس لینے میں مشکل پیش آنا۔ جبڑوں کا بند ہو جانا بخار ($107^{o}F$)، دم کا سخت ہونا اور بلند

علاج:

اینٹی بائیوٹکس خاص طور پر پنسلین Pencillin استعمال کی جاتی ہے Tetanus anti toxin بھی استعمال کیے جاتے ہیں۔

کنٹرول:

Tetanus toxid ویکسین استعمال کرنی چاہیے۔

چوڑے مار(Black Leg)

یہ بیماریCl.chauvei کی وجہ سے ہوتی ہے۔

علامات:

بخار، پٹھوں میں گیس بھر جانا، پٹھوں کا سوج جانا، اچانک موت واقع ہو جانا۔

علاج:

اینٹی بائیوٹک جیسے Tetracycline،Pencillin استعمال کی جاتی ہیں۔اس کے علاوہ چوڑے مار کی ویکسینیشن بھی کروائی جاتی ہے۔

جونیز ڈیزیزJohne's Disease

یہ اونٹوں کی ایک دائمی بیماری ہے جو اونٹوں میںMycobacterium paratuberculosis کی وجہ سے ہوتی ہے۔یہ بیماری اونٹوں میں زیادہ تر آلودہ چارہ اور پانی سے ہوتی ہے۔یہ بیماری گائے، بھینس، بھیڑ بکری میں بھی پائی جاتی ہے۔

علامات:

دائمی اسہال(diarrhea)،وزن کا کم ہو جانا، جانور کے پاخانہ میں خون کا آنا۔اونٹوں میں یہ علامات 2 ہفتے سے 6 ماہ تک ہو سکتی ہیں۔اس بیماری میں اونٹ کی موت بھی واقع ہو سکتی ہے اگر اونٹ کا مناسب علاج نہ کیا جائے۔

تشخیص:

طبی علامات کی بنیاد پرPCR،AGIDاورELISA کی بنیاد پر۔

علاج:

اگر ایک دفعہ اونٹ اس بیماری میں مبتلا ہو گیا تو وہCarrier رہتا ہے اس بیماری کا کوئی مخصوص علاج نہیں ہے البتہ اینٹی بائیوٹکس وغیرہ دی جاتی ہیں مگر اونٹوں میں ان اینٹی بائیوٹکس کا زیادہ اچھا اثر ثابت نہیں ہوا۔

کنٹرول:

متاثرہ جانور کو صحت مند جانوروں سے علیحدہ کر لیں جانوروں کو صاف ستھرا چارہ اور تازہ پانی دیں۔

کپالی (Kapali)

تعارف وعلامات:

یہ اُونٹوں کی بیماری ہے۔ کپالی بھارت کی ایک اصطلاح ہے جس میں خاص طور پر چہرے کی رگوں میں سوزش آجاتی ہے۔ کبھی کبھار انفیکشن آنکھوں تک پھیل جاتی ہے اور اس کے نتیجے میں آنکھ کے اُوپر اور ریز وبلبلر پر پھوڑے بن جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ جانور کو بہت تیز بخار ہو جاتا ہے اور وہ کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے۔

متاثرہ رگیں بہت نمایاں ہو جاتی ہیں اور سوزش کی وجہ سے چہرہ بھی بہت زیادہ پھول جاتا ہے اور جانور درد سے بچنے کے لیے اپنے سر کو اُونچا رکھتا ہے۔ اگر اس بیماری کا جلدی علاج نہ کیا جائے تو یہ دماغ تک پھیل جاتی ہے اور اس کی وجہ سے جانور کی موت واقع ہو سکتی ہے۔

علاج:

متاثرہ آنکھ کو باہر نکال دیا جاتا ہے۔ مناسب اینٹی بائیوٹکس دی جاتی ہیں۔
اس کے علاوہ اینٹی سیپٹک (Antiseptic) کے ذریعے بھی آنکھ کو دھویا جاتا ہے۔

اونٹوں کی فنگل (Fungal) بیماریاں

رنگ ورم (Ringworm)

اُونٹوں میں یہ بیماری زیادہ تر Trichophyton verrucosum کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اونٹوں میں یہ بیماری براہِ راست رابطہ (Direct contact) اور بالواسطہ رابطے (Indirect contact) سے منتقل ہوتی ہے۔

علامات:

اُونٹوں کے بالوں کا جھڑ جانا (Alopecia)۔ اس کے علاوہ چہرے پر Plaques بن جاتے ہیں۔

تشخیص:

بالوں کا خوردبینی معائنہ اور طبی علامات کی بنیاد پر۔

علاج:

اس بیماری کے زخم خود بخود ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ آئیوڈین (Iodine 2%) زخم پر براہ راست لگائی جا سکتی ہے۔ اس کے علاوہ اینٹی فنگل دوائیاں جیسے Thiabendazole, Captan بھی استعمال کی جا سکتی ہیں۔

.Aspergillosis

یہ بیماری اونٹوں میں Aspergillus fumigatus کی وجہ سے ہوتی ہے۔ یہ بیماری فنگل سپورز کو نگلنے کی وجہ سے ہوتی ہے۔

علامات:

اندھا پن، چکر لگانا، سر کو جُھکا کے رکھنا، کھانا پینا چھوڑ دینا اور وزن کا کم ہو جانا۔

علاج اور کنٹرول:

متاثرہ اونٹ کو طویل عرصے تک Steroids اور اینٹی بائیوٹکس دی جاتی ہیں۔

اونٹوں میں خارش کی بیماری

خارش چھوت کی بیماری ہے جو بڑے پیمانے پر پائی جاتی ہے۔ اس میں شدید خارش، نشوونما میں کمی، دودھ کے پیداوار

میں کمی اور بعض اوقات موت بھی واقع ہوسکتی ہے۔ یہ اونٹوں کی بہت اہم اور عام بیماری ہے۔ یہ متعدل موسم میں زیادہ پائی جاتی ہے۔ اور یہ جسم میں ان جگہوں جہاں بال کم ہوتے ہیں میں پائی جاتی ہیں۔ یہ بیماری سرد موسم اور بارشوں میں زیادہ شدید ہوتی ہے۔ یہ گرمی کے موسم میں کم ہوجاتی ہیں۔

علامات:

☆ خارش عام طور پر بغلوں اور ران سے شروع ہوتی ہے اور پھر باقی جسم پر پھیل جاتی ہے۔

☆ شروع میں جانور اپنے جسم کے متاثرہ حصوں کو درختوں کے ساتھ رگڑتا ہے یا دانتوں سے کاٹتا ہے اور جسم پر چھوٹے bumps (اُبھار) پیدا ہوتے ہیں۔ متاثرہ حصوں سے بال گرجاتے ہیں اور جلد کمزور ہوجاتی ہے۔

☆ اونٹ زیادہ تر وقت کھرچنے (Scratch) میں گزارتا ہے۔ وزن کم ہوجاتا ہے اور کمزور ہوجاتا ہے۔

☆ جب اس کا علاج نہیں کیا جاتا تو ثانوی بیکٹریل انفیکشن ہوجاتا ہے۔

☆ ایک وقت میں بہت سے اونٹ متاثر ہوجاتے ہیں۔

وجہ:

یہ بل بنانے والی دیمک کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ یہ دیمک 0.3 سے 0.5 ملی میٹر لمبے ہوتے ہیں۔ اس کو سارکوپٹیک سیکبیائی کہا جاتا ہے۔

خارش ایک جانور سے دوسرے جانور کو چھونے سے پھیلتی ہے یا بلاواسطہ جانوروں کے استعمال کی چیزوں سے پھیلتی ہے۔

حفاظت:

بیمار جانوروں کو صحت مند جانوزوں سے الگ رکھیں۔ بیمار جانوروں کی استعمال کے چیزوں کو بھی صحت مند جانوروں سے دور رکھیں۔ خارش سامان لے جانے والے اونٹوں میں زیادہ ہوتی ہے ان اونٹوں سے اپنے اونٹوں کو دور رکھا جائے۔ اونٹوں کے جسم کم گہرے سمندری پانی میں رکھیں اور کئی گھنٹوں تک ان کی جسم پر پانی ڈالیں۔

علاج:

جب اونٹوں کے خول میں خارش ہو جائے تو اس کو ختم کرنا مہنگا پڑ جاتا ہے کوشش کریں کہ خارش کا جلد از جلد علاج کریں تا کہ زیادہ جانوروں تک نہ پھیلے۔ بیمار جانوروں کے جلد کو Acaricide سے دھونا ضروری ہے۔

☆ سب جانوروں کا ایک وقت پر علاج کروائیں تا کہ بیماری دوبارہ نہ آئے۔ جو جانور ایک بار ٹھیک ہو جائے وہ دوبارہ بیمار نہ ہو۔ بیمار اور صحت مند جانوروں کا ایک وقت میں علاج کریں کیونکہ دیمک صحت مند جانوروں کے جسم میں بھی چھپ سکتے ہیں۔

☆ یہ کافی نہیں کہ آپ صرف جانوروں کا علاج کریں بلکہ جانوروں کو اس جگہ منتقل کر دیں جہاں وہ پہلے رہتے تھے۔

☆ جانوروں کے بال کاٹ کے جسم سے سکار کو صاف کریں اور پوری جسم پر 2 سے 3 بار 7 دن کے وقفے سے Acaricides کی سپرے کریں۔

Amitraz 250mg/line

Quintiophus 0.02%

Deltamethrin 1%

Diazinon (Dip) 0.05 - 0.1 % solutoin

Gamma benzene hexa chloride 0.025 - 0.05%

اونٹوں کے دست:

دست بچوں میں بہت عام ہیں اور اکثر بچے دست کی وجہ سے مر جاتے ہیں۔ جب کہ بڑے اونٹوں میں دست عام طور پر بارشوں کے موسم کی ابتداء میں ہوتے ہیں۔

علامات:

☆ فضلے کا رنگ تبدیل ہو جاتا ہے اور اس سے بدبو آتی ہے۔

☆ بخار (جو ہمیشہ نہیں ہوتا)

☆ پیٹ پھول جاتا ہے۔

☆ آنکھیں اندر کی طرف دھنس جاتی ہیں۔

☆ بچہ دودھ پینا چھوڑ دیتا ہے۔

وجہ:

1۔ بچوں میں زیادہ دودھ پینے کی وجہ سے دست ہو سکتے ہیں۔

2۔ معدے اور انتڑیوں میں بیکٹریا یا وائرس کے اثر کی وجہ سے۔

3۔ خوراک میں اچانک تبدیلی کی وجہ سے۔

4۔ اندرونی کرم

5۔ پودوں کے زہریلے اثر کی وجہ سے۔

6۔ سخت حالات (Stress)

7۔ کچھ بیماریوں کی وجہ سے

ٹیڑھی گردن (Wry Neck):

رے نیک Syndrome ایک عام مگر مشکل سے سمجھ میں آنے والی بیماری ہے۔اس کی وجہ سے اونٹ چارہ نہیں کھا سکتا اس لیے اس کا وزن کم ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ جانور کئی مہینوں کے بعد خود ہی ٹھیک ہو جاتا ہے۔

علامات:

☆ اس میں اونٹ کی گردن ٹیڑھی ہو جاتی ہے اور S کی شکل بن جاتی ہے۔ یہ بہت کم وقت میں ہو جاتا ہے۔

☆ چارہ نہ کھانے کے باعث جانور مر جاتا ہے۔

وجوہات:

زخمی ہو جانا: اگر اونٹ گر جائے اور اس کے گردن کا باریک حصہ ٹوٹ جاتا ہے۔

جنیاتی: یہ اونٹ میں ان کے ماں باپ سے آتی ہے اور یہ اونٹ کے خاندان کے سارے ممبران میں ہو سکتی ہے۔

☆ وٹامن B کی کمی کی وجہ سے۔

☆ جب بارش کے ابتدائی موسم میں سبز چارہ زیادہ مقدار میں ہو۔

☆ جب اونٹ کو سرجری کے لیے بے ہوشی کی دوائی دی گئی ہو۔

☆ پودوں کے زہریلے اثر کی وجہ سے۔

علاج:

☆ وٹامن B_6 یا وٹامن B کمپلیکس کے انجکشن پٹھوں میں۔

☆ بیماری کی ابتداء میں جلد از جلد 1.5 کلو اپسم کا نمک پلانا۔

حفاظت:

☆ جب آپ کو شک ہو کہ یہ جنیاتی ہے تو اس اونٹ کو افزائش نسل کے لیے استعمال نہ کریں۔

☆ بیمار جانوروں کو صحت مند جانوروں سے الگ رکھیئے۔

☆ جانوروں کو اس جگہ سے دور چرایا جائے جہاں انفکشن ہو اور متاثرہ پانی سے بھی دور رکھیں۔

☆ جانوروں کو زہریلے پودوں سے دور رکھیں۔

☆ بچوں میں مخصوص مقدار میں دودھ دیں۔

علاج:

جانوروں کے جسم میں پانی کی کمی کو پورا کرنے کے لیے پانی کے ڈرپ چڑھانا۔

☆ بڑے اونٹوں کے پانی میں کیولین ملانا۔ 200 گرام کیولین 1 لٹر پانی میں ملانا۔

☆ دست کے خلاف دوائی پلانا۔

☆ زیادہ دیر تک اثر کرنے والے انٹی بائیوٹکس دینا۔

بلیوں / کتوں کی بیماریاں

کینائن ڈسٹمپر (Canine Distemper)

یہ وائرس سے پیدا ہونے والی کتوں کی بیماری ہے جو متعدی اور مہلک مرض ہے۔ یہ 3 سال سے کم عمر کتوں میں ہوتی ہے۔ یہ مریض پوری دنیا میں پایا جاتا ہے۔ سوائے سخت گرم اور بارانی علاقوں کے مثلاً افریقہ، یہ کتوں میں سب سے زیادہ علاماتی اور اموات کرنے والی بیماری ہے پالتوں کتے اس میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں یا جہاں بہت سے کتے اکٹھے رہتے ہیں۔ موسم بہار اور موسم خزاں میں یہ مرض اکثر پھیلتا ہے اور مریض کو کمزور کر دیتا ہے۔ عموماً چھوٹی عمر یعنی 2 ماہ سے لے کر 2 سال تک کی عمر کے کتے اس کا زیادہ کار ہوتے ہیں۔ اس کا پھیلاؤ بذریعہ ہوا ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ حاملہ ماں سے پیدا ہونے والے بچے میں بھی منتقل ہو سکتا ہے۔

سببِ مرض:

پیرامیگزو وائرس Paramyxo Virus

اس سے ملتا جلتا وائرس انسانوں میں خسرہ کا باعث بنتا ہے۔

پھیلاؤ کے اسباب:

جانور کا پیشاب، فضلہ، لعاب دہن، ناک کی رطوبت، کھانے پینے کے برتن، آلودہ خوراک، پانی، بچھونے کے ذریعے پھیلتا ہے۔

یہ وائرس نظام تنفس کے ذریعے جانور کے اندر پہنچ جاتا ہے۔ اس کا مخفی زمانہ Incubation Period ایک ہفتہ ہے۔ یہ ایک ہفتہ میں جانور کے اندر رہنے کے بعد علامات ظاہر کرتا ہے۔

علامات:

یہ وائرس کے مختلف اعضاء پر حملہ کرتا ہے۔ اس کی نئی تحقیقات یہ ہے کہ اس وائرس سے جانور کمزور پڑ جاتے ہیں۔ اور مختلف اعضا میں جو جراثیم پہلے سے موجود ہوتے ہیں۔ وہ حملہ کر کے اپنے اپنے اعضاء کی امراض پیدا کر دیتے ہیں۔ اس لئے اس کی چار بڑی بڑی فارمز پائی جاتی ہیں۔

1۔ رسپاریٹری سسٹم یعنی نظام تنفس پر حملہ۔

2۔ انٹس ٹائنز یعنی آنتوں پر حملہ

3۔ نروس سسٹم یعنی اعصاب پر، دماغ پر اور حرام مغز پر حملہ جلد پر حملہ

4۔ جلد پر حملہ۔

1۔ اعضاء تنفس پر حملہ:

اس میں نیزل کٹار، زکام، برونکائٹس، کھانسی، نمونیا، پلوریسی ہو جاتے ہیں۔ بخار، تیز نبض، کھانسی ناک اور آنکھ سے گاڑھا ڈسچارج، حرکت کرنا پسند نہیں کرتا۔ درد کا اظہار چیخ مار کر کرتا ہے۔ بھوک بند، کانسٹی پیشن، کارنیہ کا السر ہو کر اندھا پن آجاتا ہے۔ اور (Opacity) آنکھ پر سفید مستقل ہو جاتی ہے۔ آس کل ٹیشن (Auscultation) عجیب طرح کی آوازیں آتی ہیں۔

2۔ آنتوں کی علامات:

بخار، پیاس، کی زیادتی قے کے ساتھ زرد رنگ کا مواد نکلتا ہے پہلے قبض بعد میں ڈائیریا کبھی خون آمیز دانتوں پر براؤن بھورے رنگ کا مواد جم جاتا ہے۔ مسوڑھوں اور لبوں کے اندر السر، آنتوں کی سوزش بڑھ کر بائیل ڈکٹس کا منہ بند ہو جاتا ہے۔ بائیل صرف آنت میں نہیں گرتا۔ شدید یرقان ہو جاتا ہے۔ میوکس ممبرین زرد ہو جاتی ہے۔ کبھی زبان کی نوک السٹریٹیڈ ہو جاتی ہے۔ بالآخر موت واقع ہو جاتی ہے۔

3۔ کیوٹیمکس Cutaneous یعنی جلد پر حملہ کی علامات:

پیٹ پر رانوں کے اندر ملائم جگہ پر پیپ کے دانے بن جاتے ہیں۔ بخار ہو جاتا ہے۔

4۔ اعصاب پر حملہ کی علامات:

بخار، دماغ کی سوزش، جسم میں جھٹکے، پچھلی ٹانگوں کا فالج، منہ پر جھٹکے، ہونٹ کھچے ہوئے بھوک نہیں لگتی مارٹیلٹی 3-50 فیصد ہوتی ہے۔

جانور پچھلی ٹانگیں گھسیٹ کر چلتا ہے۔

اگر جلدی نظام پر حملہ ہوتو کتے کی رانوں اور پیٹ کے نیچے چھالے بن جاتے ہیں۔

جلدی نظام کی موجودگی میں بخار کم ہوتا ہے۔ اور کبھی بڑھتا ہے۔ نظام انہضام پر حملے کی صورت میں پیچش لگ جاتے ہیں۔ جس میں خون کی آمیزش بھی ہوتی ہے۔

نظام انہضام پر حملہ کی صورت میں جانور کی موت واقع ہو جاتی ہے۔

تشخیص:

ELISA

PCR

علامات کی بنیاد پر

مالک سے ہسٹری لے کر۔

علاج:

یہ وائرس سے پیدا ہونے والی بیماری ہے اس کا کوئی علاج نہیں ہے۔ لیکن ثانوی بیکٹیریل انفیکشن سے بچنے کیلئے انٹی بائیوٹک کا استعمال کریں۔

(i) Amoxicillin

(ii) Norfloxacine

(iii) Tylosin

مخصوص علامات کا علاج ان کے مطابق کیا جاتا ہے۔

کنٹرول:

اس کی ویکسینیشن اکیلے یا دوسری بیماریوں کی ویکسینیشن کے ساتھ دیں۔ پہلی خوراک 5 سے 7 ہفتوں کی عمر میں دیں۔ جہاں بیماری عام پائی جاتی ہوں ان علاقوں میں سالانہ ویکسینیشن کریں۔

بلیوں میں دست کی بیماری

(Feline Panleukopenia)

یہ بلیوں کے نظام انہضام کی بیماری ہے۔ جس میں جانور سُستی کا شکار ہوتا ہے۔ اور پھر قے، دست شروع ہو جاتے ہیں۔ اس میں جانور میں پانی کی کمی ہو جاتی ہے اور اکثر موت واقع ہو جاتی ہے۔

اسباب:

اس کا سبب Feline Parvovirus ہے۔ یہ 2-6 ماہ کے بچوں میں بہت زیادہ ہوتی ہے۔

علامات:

اس بیماری میں علامات شروع ہونے سے پہلے اکثر مالک شکایت کرتے ہیں کہ جانور 1-2 دن گم ہو گیا تھا۔ جب واپس آتا ہے تو اکثر زہر خوردنی کا شک ہوتا ہے۔

جانور میں قے اور دست شروع ہو جاتے ہیں اور جانور کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے۔ شروع میں بخار ہوتا ہے لیکن بعد میں ٹمپریچر نارمل سے بھی کم ہو جاتا ہے۔

جانور ٹھنڈی جگہ پر بیٹھنا پسند کرتا ہے۔ پیٹ کو چھونے پر درد محسوس کرتا ہے۔

علاج:

علاج علامات کے مطابق کرتے ہیں۔

قے روکنے کیلئے Rimitidine اور Meta clopramide دیتے ہیں اور دست روکنے کیلئے فلیجل دیتے ہیں۔ پانی کی کمی کو دور کرنے کیلئے ڈرپ لگاتے ہیں اور سیکنڈری انفیکشن سے بچنے کیلئے antibiotic کا استعمال کیا جاتا ہے۔

بچاؤ:

ویکسی نیشن سے اس بیماری سے بچایا جا سکتا ہے۔

بلیوں میں کیلسی وائرس

Feline Calcivirus

یہ بلیوں کے نظامِ تنفس اور نظام انہضام کی بیماری ہے جس میں منہ میں، زبان پر زخم بن جاتے ہیں۔ نمونیا ہو جاتا ہے اور اکثر جوڑوں میں سوزش آ جاتی ہے۔

وجہ:

اس کا سبب Calcivirus ہوتا ہے۔ یہ ایک چھوٹا سا RNA وائرس ہے۔ اور قدرتی طور پر اس کے بہت سارے Strains ہوتے ہیں۔

علامات:

اچانک ناک اور آنکھوں سے پانی بہنا شروع ہو جاتا ہے۔ زبان، تالو، ہونٹوں، اور ناک کی نوک پر زخم بن جاتے ہیں۔ اور کچھ بلیوں میں پاؤں میں سوزش ہو جاتی ہے اور پاؤں پر بھی زخم بن جاتے ہیں۔ اور بخار ہو جاتا ہے۔

علاج:

وائرس کا علاج نہیں ہوتا۔ علامتوں کے مطابق علاج کرتے ہیں، اینٹی بائیوٹکس دیتے ہیں۔ منہ میں زخموں کے لئے glycerine لگاتے ہیں اور نمونیا کی علامات میں کو آکسیجن لگاتے ہیں۔

بچاؤ:

حفاظتی ٹیکوں سے اس بیماری سے بچا جا سکتا ہے۔

کتوں کا یرقان

Canine Hepatitis

یہ کتوں کی بیماری ہے اور اس کی وجہ سے جگر، گردے اور آنکھیں متاثر ہوتی ہیں۔ سب سے پہلے یہ وائرس منہ اور ناک کے راستے جسم میں داخل ہوتا ہے۔ اور Tonsils کو متاثر کرتا ہے اور خون کے ذریعے پورے جسم میں پھیل جاتا ہے۔ 4-10 دنوں میں یہ جگر اور گردوں کو متاثر کرتا ہے۔ اور پیشاب میں خارج ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

وجہ:

اس کی وجہ Adenovirus ہے۔ اور اس کی دو اقسام ہوتی ہیں۔

CAV-1 اور CAV-2

علامات:

شروع میں 104°F-106 بخار ہوتا ہے۔ جانور کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے۔ قے اور دست شروع ہو جاتے ہیں اور پرانے مرض کی شکل میں میں جگر اور گردے متاثر ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ اور یرقان کی علامات آنا شروع ہو جاتی ہیں۔

علاج:

Ringer's Solution ورید میں۔

Broad Spectrum Antibiotics پٹھے میں

اور جگر کو ٹھیک کرنے کیلئے Hepa-merz پٹھے میں ٹیکہ لگاتے ہیں۔

اور قے کو روکنے کیلئے Ranitidine اور Metaclopromide کا استعمال کیا جاتا ہے۔

بچاؤ:

حفاظتی ٹیکوں سے اس بیماری سے بچا جا سکتا ہے۔

کتوں کے دست کی بیماری

Parvovirus

یہ کتوں میں سب سے زیادہ ہونی والی نظام انہضام کی بیماری ہے۔ یہ زیادہ تر چھوٹے بچوں میں ہوتی ہے۔ اور یہ 90%ان بچوں میں ہوتی ہے جن کی عمر 6 ہفتے سے لے کر 6 ماہ تک ہوتی ہے۔

وجہ:

اس کی وجہ Canine Parvo Virus Type-2 ہے۔

علامات:

اس میں جانور بخار کے ساتھ قے اور دست شروع ہو جاتے ہیں اور 3-2 دن کے بعد دست میں خون آنا شروع ہو جاتا ہے۔ جانور کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے۔ بار بار قے کرنے کی وجہ سے جانور کمزور ہو جاتا ہے۔ اور بعض بچے اچانک مر جاتے ہیں۔

علاج:

علامات کے مطابق علاج کرتے ہیں۔ ورید میں Normal Saline یا Ringer Solution دے۔ ساتھ ساتھ Antibiotic دیتے ہیں۔ بخار کے لیے Anti pyretic کا ٹیکہ لگایا جاتا ہے۔

بچاؤ:

حفاظتی ٹیکوں سے اس بیماری سے بچا جا سکتا ہے۔

مرغیوں کی بیماریاں

وائرل بیماریاں:

رانی کھیت New Castle Disease

مرغیوں کی یہ چھوت کی بیماری ایک وائرس سے پیدا ہوتی ہے۔ اور فارمر کی معیشت پر بُری طرح اثر انداز ہوتی ہے۔ اس بیماری کا وائرس مرغیوں کی تمام رطوبتوں اور فضلات وغیرہ میں ہوتا ہے۔ اس بیمارے سے شرح اموات 90 فیصد تک بھی ہو سکتی ہے۔ لیکن عام طور پر تقریباً 30 فیصد پرندے اس کے سبب موت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یہ بیماری چھوٹے چوزوں میں زیادہ خطرناک ہوتی ہے۔ یہ بیماری 3 سے 6 دن کے اندر ظاہر ہوتی ہے۔

یہ بیماری ایشیاء، امریکہ اور افریقہ میں موجود ہے۔ امریکہ میں اس کی نیوروٹروپک ویلوجینک Neurotropic Velogenic قسم سے بڑے پرندوں میں 100% اور چھوٹے پرندوں میں 90% اموات ہوتی ہیں۔

یہ بیمار پرندے سے تندرست پرندے کو خوراک پانی، اور ہوا کے ذریعے پھیلتی ہے۔ پرندوں کے آپس میں گھلنے ملنے، گندی خوراک و پانی اور ویکسین اس کے پھیلاؤ کا اہم ذریعہ ہیں۔ مرغی خانوں میں ملازموں کے گندے پیروں، کپڑوں ویکسین کرنے والے گندے آلات کی وجہ سے بھی یہ مرض پھیلتا ہے۔ مرغابی، کوے، بطخیں، تیتر، فاختہ، وغیرہ اس بیماری کا شکار ہو سکتے ہیں۔

یہ بیماری بہت اہم ہے کیونکہ اس کی وجہ سے مرغیوں کی پیداوار بہت متاثر ہوتی ہے۔ اور کسی ملک کی معیشت پر اس کا بہت اثر ہوتا ہے۔ اس کی وجہ سے گوشت اور انڈے دونوں کا نقصان ہوتا ہے۔

علامات:

اس بیماری کا عرصہ مخفی (انکیوبیشن پریڈ) 5 - 6 دن ہے جو کہ وائرس کی قسم، پرندے کی عمر اور ماحول پر انحصار کرتا ہے۔ اس وائرس کی تین قسمیں ہیں۔

چھوٹی عمر کے چوزے سست ہو جاتے ہیں۔ خوراک کم اور پانی زیادہ پیتے ہیں۔ اس کے علاوہ ادھر ادھر چکر لگانا، گردن کا بل کھانا، جسم کا کانپنا، پیچھے کی طرف مڑنا بھی علامات میں شامل ہیں۔ ٹانگوں کا فالج، کھانسی، چھینکیں اور منہ اور ناک سے لیس دار مادہ خارج ہوتا ہے۔ چوزے گردن اوپر کر کے سانس لیتے ہیں۔ اور مخصوص قسم کی آواز لگاتے ہیں۔ پرندوں کی بیٹھیں نرم پتلی

وبد بودار اور سبزی مائل سفید رنگ کی ہوجاتی ہیں۔اس کی علامات میں مرغیاں سست ہوجاتی ہیں۔کھانا بند کر دیتی ہیں۔اگر انڈے دینے والی ہوں تو انڈے دینا بند کر دیتی ہیں یا کچے انڈے دیتی ہیں منہ سے لیسدار تھوک نکلتا ہے۔مرغی کو کھانسی، چھینک اور سانس میں تکلیف ہوتی ہے۔مرغی کی ٹانگوں پر فالج ہوجاتا ہے۔اور تین دن میں مرجاتی ہے۔

علاج اور روک تھام:

کیونکہ یہ ایک وائرل بیماری ہے اس لئے اس کا کوئی علاج نہیں لہٰذا حفاظتی ٹیکے اس کا بہترین سدِ باب ہیں۔انڈے دینے والی مرغیوں میں ہر ڈیڑھ سے دو ماہ بعد اس کی ویکسینیشن کروائی جائے۔

تشخیص:

اس بیماری کی تشخیص، بیماری کی علامات خوراک کھانے کی تفصیل ناک اور منہ سے بہنے والے مواد کے لیبارٹری ٹیسٹ سے کی جاتی ہے۔

علاج اور روک تھام:

کیونکہ یہ وائرس سے پھیلنے والی بیماری ہے اس لئے اس کا کوئی مخصوص علاج نہیں۔ثانوی بیکٹیریل انفیکشن سے بچنے کیلئے اینٹی بائیوٹک کا استعمال کریں۔بیماری سے بچاؤ کیلئے حفاظتی ٹیکہ جات لگوائیں۔

تدارک وکنٹرول:

یہ بات واضح ہے کہ ایک دفعہ اس بیماری کی وباء پھیل جائے تو پھر اس کو روکنا مشکل ہے۔اس صورت میں مردہ پرندوں کو صحیح طریقے سے دفنانا یا جلانے سے ہی اس کو مزید پھیلنے سے روکا جاسکتا ہے۔امونائزیشن ہی آنے والی نسل (بذریعہ انڈوں) کو اس مرض سے بچاسکتی ہے۔ویکسینیشن بذریعہ قطرے، پانی میں ملا کر یا پروں میں لگائی جاسکتی ہے۔اس کی ویکسینیشن بار بار کرنی چاہیے۔تمام ڈربے اور پنجروں کو فینائل سے دھوئیں۔مرغی خانوں کی Fumigation کرائیں جب وہ خالی ہو۔یہ بیماری جنگلی پرندے مثلاً کوے کی بیٹ، سے بھی پھیلتی ہے۔مختصراً Biosecurity کا خیال رکھیں۔

ایوئین انفلوائنزا (Avian Influenza)

تعریف:

ایوین انفلوائنزا ایک مرغیوں کی متعدی بیماری ہے۔ جو ایک خاص قسم کے جرثومے انفلوائنزا وائرس سے پھیلتی ہے۔ اس وائرس کی بہت سی اقسام ہیں جو مرغیوں، انسانوں اور جانوروں میں بیماری پھیلانے کا باعث بنتی ہیں۔

علامات:

سانس میں دشواری، پیچش، سر اور منہ کا سوج جانا، آنکھوں میں پانی پھرنا، قلغی اور Wattles کا سوج جانا۔ ٹانگوں اور پنجوں پر جلد کے نیچے خون کے ذرات نظر آنا، نشوونما میں کمی اور انڈے دینے والی مرغیوں میں انڈوں کی شرح پیداوار کم ہو جانا۔ مرغیوں میں شرحِ اموات کا بڑھ جانا وغیرہ شامل ہیں۔

ٹرانسمیشن یا پھیلاؤ:

یہ وائرس براہ راست یا بالواسطہ طریقہ سے جنگلی اور آبی مرغابیوں (Water Fowl) سے پھیلتا ہے جو موسمِ سرما میں سرد علاقوں سے گرم علاقوں میں ہجرت کرتے ہیں۔ یہ وائرس ایسے پرندوں کی بیٹھوں اور آلودہ پانی کی وجہ سے پھیلتا ہے۔ سرد موسم میں یہ وائرس تین ماہ تک بیٹھوں میں زندہ رہتا ہے۔

وائرس کے پھیلاؤ کے طریقے:

1۔ وائرس آلودہ فارم کے برتن، مرغیوں کی خوراک اور فارم پر استعمال ہونے والے جوتے وغیرہ سے پرندوں کے بازار جہاں زندہ پرندے بیچے جاتے ہیں سے بخوبی منتقل ہوتا ہے۔

2۔ ہجرت کرنے والے پرندے وائرس کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کا باعث بنتے ہیں۔

3۔ آلودہ فارم سے انڈے کسی دوسری جگہ پر لے جانے سے بھی وائرس منتقل ہو سکتا ہے۔

انسانوں میں وائرس کی منتقلی:

پرندوں سے انسان میں یہ بیماری صرف ایک خاص قسم کے وائرس سے ہی منتقل ہو سکتی ہے۔ جسے H5N1 کہتے ہیں۔

مرغیوں میں یہ بیماری انڈے دینے والی اقسام، گوشت پیدا کرنے والے براکلر ز دیسی مرغی، Turkey وغیرہ میں ہوتی ہے۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے والے جنگلی پرندے اس بیماری سے زیادہ متاثر نہیں ہوتے۔ لیکن دور دراز علاقوں میں بیماری کا وائرس پھیلاتے ہیں۔

علامات: Clinical Findings

اس بیماری میں خون میں فاسد مادے کا ہونا شدید اور پرانا ورم، تیز بخار کا ہونا۔ پاخانے کا نرم اور اس میں خون کا آنا ہوتا ہے۔ ناک سے رطوبتوں کا نکلنا چھینکیں آنا۔

مرض کی تشخیص-Diagnosis

اس مرض کی تشخیص کے لیے Elisa ٹیسٹ اور پاخانے کا کلچرل ٹیسٹ کروایا جاتا ہے۔اس کے علاوہ Agglutination ٹیسٹ سے بھی تشخیص کی جاتی ہے۔

علاج:

اس مرض کا علاج مندرجہ ذیل ادویات سے کیا جاتا ہے۔

اینٹی بیائیک جیسے کلورم فینیکال 20 mg/kg، جینٹامائی سین، کولین 100mg.

تدارک اور روک تھام:

اس بیماری سے بچاؤ کے لئے بائیو سیفٹی کو مدِ نظر رکھنا چاہیے اور ایسے تمام اقدامات کریں جو بیماری کو ایک فارم سے دوسرے فارم تک پھیلنے سے روکیں۔

ایسے تمام عوامل جو بیماری پھیلانے کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔ مثلاً انسان، جنگلی پرندے، آوارہ کتے، بلیاں، چوہے اور دیگر جنگلی جانور، پانی اور خوراک کے برتن، مرغیوں کے لانے اور لے جانے والے کریٹ، ڈبے، خوراک کی بوریاں اور ہر وہ چیز جو کسی بھی طریقے سے ایک فارم سے دوسرے فارم پر منتقل ہو رہی ہوں۔ ان کی نقل و حمل پر فوری پابندی لگا دی جائے۔

مرغیوں کو تمام جراثیمی بیماریوں سے بچاؤ کے لئے حفاظتی ٹیکوں کا کورس کروایا جائے، خاص کر H7 اور H9 اقسام کے خلاف ویکسین ضرور کروائیں۔

بیماری کی صورت میں بیمار اور مردہ مرغیوں کو مناسب طریقے سے تلف کیا جائے یا جلایا جائے یا پھر گہرا گڑھا کھود کر جراثیم کش ادویات ڈال کر زمین میں دبا دیا جائے۔ قریبی فارموں کی مرغیوں کو بھی تلف کر دیا جائے۔ فارم کی ہر چیز کو Disinfect کر کے فارم کے اندر لے جایا جائے۔ جراثیم کش محلول میں جوتے اور گاڑیوں کے ٹائروں کو ڈبویا جائے۔ پرندوں کو صاف کلورین ملا پانی (سوڈیم ہائپوکلورائیٹ) مقدار 2 حصے ایک ملین کے لئے پینے کو دیا جائے۔

گمبورو (انفیکشیس برسل ڈیزیز IBD)

چوزوں کی ایسی وائرل اور اچھوت کی بیماری جو کہ چوزوں میں قوت مدافعت میں کمی کا باعث بنتی ہے۔

وجوہات:

آئی۔بی۔ڈی وائرس برنا وائرس (Birna Virus)۔

علامات:

- ☆ بھوک کا کم لگنا یا بالکل بھوک نہ لگنا۔
- ☆ پروں کا کُھر درا ہو جانا۔
- ☆ جانور کا وینٹ پر چونچ مار کر زخمی کر دینا۔ جسے عرف عام میں کینا بلوزم کہتے ہیں۔
- ☆ سفید پانی والی پیچش۔
- ☆ اور گر پڑنا (بیلنس نہ کر سکنا)۔

پوسٹمارٹم کی علامات:

- ☆ ٹانگ اور سینے پر زخم۔
- ☆ گردوں کا غیر فعال ہو جانا۔
- ☆ برسا (Bursa) کے سائز کا بڑھ جانا۔
- ☆ پری وینٹری کولس (Preventriculus) اور گزرٹ (Gizzard) کے جنکشن پر زخموں کے نشان۔

تشخیص:

- ☆ پوسٹمارٹم کی علامات۔
- ☆ ای۔ایل۔آئی۔اے ELISA
- ☆ مخصوص Media پر وائرس کو grow کر کے دیکھا جا سکتا ہے۔

علاج:

☆ سیکنڈری انفیکشن سے بچنے کیلئے اینٹی بائیوٹک کا استعمال کرنا۔

☆ قوت مدافعت کو بڑھانے کیلئے وٹامن ای اور سلی نیم کا استعمال کریں۔

☆ بخار کو کم کرنے کیلئے بروفین شربت کا استعمال کریں۔

حفاظتی تدابیر:

☆ بائیوسیکیورٹی کا خیال رکھنا۔

☆ مناسب ویکسی نیشن کے شیڈول پر عمل کرنا۔

آبِ قلب

(Hydropericardial Syndrome)

تعریف:

برائیلر کی یہ بیماری 35-15 دن کی عمر میں دیکھی جاتی ہے جس میں دِل کے گرد جھلی میں پانی پڑ جاتا ہے، جگر میں زخم ہو جاتے ہیں اور یرقان نمایاں ہو جاتے ہیں۔

وجوہات:

پرندوں کا ایڈینووائرس (Avian Adenovirus)

ٹرانسمیشن:

☆ انڈوں میں وائرس کا موجود ہونا۔

☆ فارمز کے قریب قریب ہونے سے بیماری کا پھیلنا۔

☆ مزدوروں کا دوسرے فارم پر جانا۔

علامات:

☆ پیلے رنگ کے پیچش کے ساتھ مواد کا نکلنا۔

☆ 3 سے 5 ہفتے کی عمر کے چوزوں میں بیماری کا جلدی سے پھیل جانا۔

☆ پرندوں کا اکٹھے جمع رہنا اور کھردرے پَر۔

☆ یرقان کی علامات (پیلی آنکھیں اور منہ میں پیلاہٹ)

☆ دل کے گرد جھلیوں میں پوسٹ مارٹم پر 10 ملی لٹر تک پانی کا جمع ہو جانا۔

☆ جگر اور گردے کا بڑھ جانا۔

☆ جگر و دِل پر زخموں کے نشانات۔

تشخیص:

- ☆ پوسٹمارٹم کی علامات۔
- ☆ ای۔ایل۔آئی۔ایس۔اے(ELISA) کا ٹیسٹ۔
- ☆ آئی۔ایچ۔اے(IHA) کا ٹیسٹ۔

علاج:

- ☆ لیورٹونک (جگر کے لیے توانائی کی ادویات)
- ☆ پیشاب آور ادویات(Diuretic)
- ☆ خوراک میں لحمیات کی مناسب مقدار(Low Protein Diet)
- ☆ بخار کم کرنے والی ادویات(Antipyretic)

بچاؤ:

- ☆ حفاظتی ٹیکہ جات۔
- ☆ بائیوسیکیورٹی۔

بیکٹریل بیماریاں:

مائیکوپلازموسس

سی۔آر۔ڈی (Chronic Resp. Dis.)

تعریف:

لوئر(Lower) کی ریسپائریٹری ٹریکٹ بیماری جس میں سانس میں مشکلات، کھانسی، ناک سے رطوبت نکلنا، ایئر سیکولائٹس اور کیل بون کا ارنیئر ربلیڈ کی طرح واضح ہو جانا شامل ہیں۔

وجوہات:

☆ مائیکوپلازما گیلی سپٹم (Mycoplasma Gallisepticum)

☆ مائیکوپلازما سائینوی (Mycoplasma Synoviae)

بیماری کا پھیلاؤ:

☆ ورٹیکل ٹرانسمیسن یعنی انفیکٹڈ بریڈر فلاک سے انڈوں کے ذریعے اگلی نسل میں منتقل ہونا۔

☆ لٹرل ٹرانسمیشن یعنی بیمار اور صحت مند جانوروں کے درمیان بیماری کا پھیلاؤ۔

☆ آلودہ خوراک اور برتنوں کی وجہ سے بیماری کا پھیلاؤ۔

☆ مائیکوپلازما آؤٹ سائیڈ آف باڈی چوبیس گھنٹے تک زندہ نہیں رہ سکتا۔

علامات:

☆ کیل بون کا ریزر بلیڈ کی طرح واضح ہو جانا۔

☆ سائنس میں خرخراٹ کی آواز آنا۔

☆ نیرل ناک سے رطوبت کا اخراج اور کھانسی کا لگ جانا۔

☆ چھینکنا۔

☆ گوشت کی کوالٹی کا کم ہو جانا۔

پوسٹمارٹم کی علامات:

☆ سانس کی نالی میں سفید کلر کے میوکس کا بھر جانا۔

☆ ٹریکیا میں میوکس کی مقدار کا زیادہ ہو جانا۔

☆ پھیپھڑوں کے اوپر نشانات۔

☆ ایئر سیک میں ایگزوڈیٹ کا جمع ہو جانا۔

☆ پری ہیپاٹائیٹس، پیری کارڈائیٹس، سالپنجائیٹس۔

☆ ایئر سیک میں پیلے کلر کا سنہری فلوئیڈ کا جمع ہو جانا۔

تشخیص:

☆ کلینیکل علامات۔

☆ پوسٹمارٹم اگزامینیشن۔

☆ ایچ۔اے۔آئی ٹیسٹ۔ HAI

☆ ای۔ایل۔آئی۔ایس۔اے ٹیسٹ ELISA

علاج:

ٹائیلوسن اور فلورکوئینلون (Tylosin & Floroquinolone) کا پانی میں استعمال۔

احتیاطی تدابیر:

☆ بائیوسکیورٹی کا خیال۔

☆ چوزوں کو ایسی ہیچری سے خریدنا چاہیے جن کا بریڈر فلاک بیماری سے فری ہو۔

☆ ویکسی نیشن کو فالو کرنا۔

حوالہ:

ریسپائیٹری ڈزیز، صفحہ نمبر 95، بک اے ہینڈ بک آف پولٹری ڈیزیز بائے سائمن این۔ شین۔

حفاظتی طِب برائے حیوانات

حفاظتی طب برائے حیوانات:

1.1۔ تعریف:

علم بیطاری کی وہ شاخ ہے جس میں ہم جانوروں کے متعدی امراض کا مطالعہ کرتے ہیں۔ یہ علم ہمیں وسیع پیمانے پر جانوروں میں بیماریوں کے تدارک اور روک تھام میں مدد کرتا ہے۔ اس کو ہرڈ ہیلتھ میڈیسن بھی کہتے ہیں۔ اس میں بیماری پیدا کرنے والے جراثیم کی شناخت، اس کو کنٹرول کرنے کے طریقے وضع کرنا اور بیماری کے پھیلاؤ کی روک تھام شامل ہیں۔

1.2۔ وٹرنری پبلک ہیلتھ:

یہ علم بیطاری کی وہ شاخ ہے۔ جس میں ہم جانوروں سے انسان میں منتقل ہونے والی بیماریوں کا مطالعہ کرتے ہیں۔

جانوروں کی بہت سی بیماریاں ایسی ہیں جو مختلف طریقوں سے انسان کو لگ سکتی ہیں۔ اسی طرح سے انسانوں کی بعض بیماریاں جانوروں کو لگ جاتی ہیں۔ ایسی تمام بیماریاں جو جانوروں سے انسان یا پھر انسان سے جانوروں میں منتقل ہونے کی صلاحیت رکھتی ہوں انکو (Zoonotic) بیماریاں کہتے ہیں۔ وٹرنری پبلک ہیلتھ کی بدولت ہم ان بیماریوں کو روک کر اپنے صارفین کو صحت منداور محفوظ حیوانی پروٹین مہیا کر سکتے ہیں۔

پاکستان میں پریونیٹو میڈیسن کی اہمیت:

پاکستان اور دیگر ترقی پذیر ممالک میں لائیوسٹاک اور پولٹری کی ترقی میں سب سے بڑی رکاوٹ متعدی امراض ہیں۔ یہ بیماریاں جانوروں میں تیزی سے پھیل کر شدید جانی اور مالی نقصان کا سبب بنتی ہیں۔ معاشی اعتبار سے ہم متعدی امراض بنیادی تجارت میں بہت بڑی رکاوٹ ہیں۔ ان بیماریوں کو ٹرانسباؤنڈری اینیمل ڈیزیز کہتے ہیں۔ پریونٹو میڈیسن کی بدولت ہم ان بیماریوں کی روک تھام اور تدارک کے طریقے وضع کر سکتے ہیں اور ان متعدی بیماریوں کو جڑ سے اکھاڑ سکتے ہیں۔ اس طرح دنیا میں جانوروں کی اندرونی اور بیرونی تجارت کی بڑی رکاوٹ دور ہو سکتی ہے۔

1.3۔ اپی ڈیمولوجی (Epidemiology):

آبادی میں بیماری اور بیماری پیدا کرنے والے عناصر کے مطالعہ کو اپی ڈیمیالوجی کہتے ہیں۔

ایپی ڈیمولوجی کا استعمال:

1۔ جب بھی کسی جگہ پر کوئی وبائی بیماری آتی ہے تو اس کو کنٹرول کرنے سے سب سے اہم بات یہ ہوتی ہے کہ بیماری کی جڑ کیا تھی۔ ایپی ڈیمولوجی کا علم ہمیں بیماری کی جڑ تک پہنچ کر اس کے تدارک میں مدد کرتا ہے۔

2۔ بسا اوقات ہمیں بیماری کی اصل وجہ کا پتہ نہیں چل سکتا۔ ایسی صورت میں ان تمام عناصر کی کھوج لگانے میں جو بیماری پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں اور ان عناصر پر قابو پا کر بیماری کی شدت کو کم کر سکتے ہیں۔

3۔ کسی بیماری سے بچنے اور اس کے کنٹرول میں یہ بات بہت اہم ہوتی ہے کہ بیماری پیدا کرنے والے جراثیم ایک جانور سے دوسرے جانور تک کس طرح منتقل ہوتے ہیں۔ بیماری کا طریقہ پھیلاؤ معلوم کر کے ہمیں بیماریوں کے تدارک میں مدد ملتی ہے۔

4۔ ایپی ڈیمولوجی سے ہمیں بیماری کو کنٹرول کرنے میں مدد ملتی ہے۔

اس کی بدولت ہم بیماری سے ہونے والے نقصانات اور اس پر قابو پانے کے مختلف طریقوں کی معاشی افادیت کا مطالعہ کر سکتے ہیں۔

1.4۔ ایپی ڈیمولوجی کی مختلف شاخیں:

ایپی ڈیمولوجی کی مندرجہ ذیل چار اہم شاخیں ہیں۔

1۔ مشاہداتی ایپی ڈیمولوجی:

اس میں فرد، جگہ اور وقت کی بناء پر آبادی میں بیماری کی مقدار اور تقسیم کے بارے میں معلومات اکٹھی کرتے ہیں۔ اس سے ہمیں بیماری کو سمیٹنے اور اسکے متعلق مفروضات بنانے میں مدد ملتی ہے۔

2۔ تجزیاتی ایپی ڈیمولوجی:

اس سے ہمیں بیماری اور اس سے متعلقہ مختلف عناصر کے باہمی رابطے کی کھوج میں مدد ملتی ہے۔ اس میں ہم بیماری کے متعلق معلومات اکٹھی کرتے ہیں اور پھر ان کا تجزیہ کرتے ہیں۔

3۔ تجرباتی ایپی ڈیمولوجی:

اس میں ہم تجربات کی مدد سے بیماری اور بیماری پیدا کرنے والے عناصر کے باہمی تعلق کو واضح کرتے ہیں۔اس میں ہم تجرباتی طور پر جانوروں کے گروہ بناتے ہیں اور پھر مختلف بیماری پیدا کرنے والے عناصر میں ردوبدل کرکے بیماری پر ان کے اثرات کا مشاہدہ اور معائنہ کرتے ہیں۔

4۔ حسابی ایپی ڈیمولوجی:

اس میں ہم بیماری کے بارے میں حسابی نمونے بناتے ہیں۔ان میں ہمیں بیماری کے پھیلاؤ رجحان اور کنٹرول کے مختلف طریقوں کے اثرات کا پتہ چلتا ہے۔

1.5۔ ایپی ڈیمولوجی میں استعمال ہونے والی چند اہم اصطلاحات:

1۔ علاقائی بیماریاں (Endemic disease):

یہ وہ بیماریاں ہیں جو کسی علاقے اور آبادی میں ایک خاص مقدار یا کثرت تک پائی جاتی ہیں۔یہ مستقل پائی جانے والی بیماریاں ہیں جو کسی علاقے میں ہر وقت موجود رہتی ہیں۔

2۔ وبائی بیماریاں (Epidemic diseases):

کسی جگہ اور آبادی میں ہر بیماری ایک خاص کثرت سے موجود ہوتی ہے۔ جو اس بیماری کا (Endemic level) کہلاتا ہے۔اگر بیماری کثرت (Endemic level) سے تجاوز کر جائے تو ایسی صورت حال کو (Epidemic) کہتے ہیں۔

3۔ بین الاقوامی پھیلاؤ کی بیماریاں (Pandemic diseases):

یہ اصطلاح ان وبائی امراض کے لئے استعمال ہوتی ہیں۔جو وسیع علاقوں کو اپنی لپیٹ میں لے سکتے ہیں۔ایسی وبائی امراض ایک ملک سے دوسرے ملک میں یا پھر ایک جزیدے سے دوسرے جزیدے میں پھیل کر شدید جانی اور مالی نقصان کا سبب بنتے ہیں۔

4۔ نادر واقع بیماریاں(Sporadic Diseases):

یہ وہ بیماریاں ہیں جو کسی علاقے میں عام طور پر نہیں پائی جاتیں اور بعض اوقات کسی جگہ پر ایک یا ایک سے زیادہ جانوروں کو متاثر کر سکتے ہیں۔

5۔ پریویلنس(Prevalance):

کسی خاص وقت یا وقفے کے دوران آبادی میں بیماری کی مقدار کو کہتے ہیں۔ یہ ایک نسبت ہے لہٰذا اس کی کوئی اکائی نہیں ہوتی۔ یہ صفر سے لے کر 1 تک ہو سکتی ہے۔ اس کو عام طور پر فیصد میں ظاہر کیا جاتا ہے۔ جس سے کسی جگہ پر بیماری کی کثرت کا پتہ چلتا ہے اس کو مندرجہ ذیل فارمولے سے معلوم کیا جاتا ہے۔

$$\text{پریویلنس} = \frac{\text{کسی خاص وقت پر بیمار جانوروں کی تعداد}}{\text{آبادی میں موجود کل جانور جن کو اس خاص وقت پر بیماری کا خطرہ ہو}}$$

6۔ شرح اموات (Mortality):

یہ وہ نسبت ہے جس سے ایک خاص واقع کے دوران کسی آبادی میں جانور بیماری کی وجہ سے لقمہ اجل بن گئے۔ Mortality کی اس خاص قسم کو Cumulative Mortality کہتے ہیں۔

$$CM = \frac{\text{ایک خاص وقفے کے دوران بیماری کی وجہ سے مرنے والے جانوروں کی تعداد}}{\text{آبادی میں موجود کل جانور کسی خاص وقفے کے دوران}}$$

کسی بیماری کا نیا Case، incidence کہلاتا ہے۔

7۔ Case Fatality:

کسی بیماری کا وہ اثر جس کی وجہ سے بیمار جانور مر جائیں، کیس فیٹلٹی کہلاتا ہے۔

$$CF = \frac{\text{مرنے والے جانوروں کی تعداد}}{\text{بیمار جانوروں کی تعداد}}$$

8۔ انسیڈینس (Incidence)

بیماری کے کیسز میں نیا اضافہ، کسی خاص وقت پر کسی خاص عوام میں یہ وہ نسبت ہے جس سے ایک خاص وقفے کے دوران کسی آبادی میں صحت مند جانور بیماری کا شکار ہو جائے۔ انسیڈینٹ کی اس خاص قسم کو Cumulative incident کہتے ہیں۔

اس کی کوئی اکائی نہیں ہوتی۔ اس کی مقدار میں بھی صفر سے ایک تک ہو سکتی ہے اور عام طور پر اس کو فیصد میں ظاہر کیا جاتا ہے۔

$$CL = \frac{\text{ایک خاص وقفے کے دوران بیماری کا شکار ہونے والے جانوروں کی تعداد}}{\text{وقفے کی ابتداء میں موجود صحت مند جانوروں کی مقدار}}$$

اس سے یا انسیڈنس سے ہمیں یہ اندازہ ہوتا ہے کہ کسی جگہ پر کوئی بیماری کتنی تیزی سے پھیل رہی ہے۔

1.6۔ بیماری پیدا کرنے والے عناصر (Determinants of disease):

کسی بیماری کے پس منظر میں بہت سے عوامل بالواسطہ یا بلاواسطہ کارفرما ہوتے ہیں۔ بیماری دراصل ماحول، جراثیم اور جسم سے واسطہ عوامل میں باہمی رابطہ کے بگاڑ سے پیدا ہو سکتی ہے۔ ایسے تمام عوامل جو بیماری کا پیش خیمہ بن سکتے ہیں۔ کسی بیماری کو کنٹرول کرنے کے لئے ان کا جاننا بہت ضروری ہے۔

بیماری پیدا کرنے والے عناصر کی درجہ بندی:

بیماری پیدا کرنے والے عناصر کو تین طرح سے تقسیم کیا جاتا ہے۔

(i) Primary & Secondary پرائمری اور سیکنڈری

(ii) Intrinsic & Extrinsic اندرونی اور بیرونی

(iii) Associated with host, agent or environment

1۔ Primary determinant یہ وہ عوامل ہیں جو براہ راست بیماری کا سبب بنتے ہیں۔

2- Secondary determinants یہ وہ عوامل ہیں جو بیماری پیدا کرنے میں مدد کرتے ہیں۔

3- Intrinsic determinants یہ وہ عوامل ہیں جن کا تعلق عام طور پر جانور کے جسم کے ساتھ ہوتا ہے۔ یہ اندرونی عوامل ہیں۔

4- Extrinsic determinants یہ وہ عوامل ہیں جن کا تعلق عام طور پر ماحول کے ساتھ ہوتا ہے۔ یہ بیرونی عوامل ہیں۔

1.7- بیماریوں کی روک تھام اور تدارک (Control & Eradication)

1- قدرتی سدباب:

بعض بیماریاں ایسی ہوتی ہیں جن کو کنٹرول کرنے کے لئے ہمیں کچھ بھی نہیں کرنا پڑتا، وقت کے ساتھ ساتھ ماحول میں وقف پذیر ہونے والی تبدیلیوں سے بیماری کی شرح خود بخود کم ہو جاتی ہے۔

2- کورنٹین (Quarantine):

بیمار جانور کو مکمل طور پر دوسرے جانوروں سے علیحدہ کر دیا جاتا ہے۔

3- حفاظتی ٹیکے:

کسی بیماری کو کنٹرول کرنے کے لئے عام طور پر حفاظتی ٹیکے لگائے جاتے ہیں۔ کسی بھی بیماری کی وباء کی صورت میں Ring Vaccination یا Border Vaccination کر کے بیماری کو کنٹرول کیا جاتا ہے۔

4- ادویات کا استعمال:

بیماری کو کنٹرول کرنے اور تدارک کے لئے مختلف قسم کی ادویات کا استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ ادویات بیماری کی روک تھام اور سدباب کے لئے استعمال کی جاتی ہیں۔ اگرچہ اس سے بیماری کافی حد تک کنٹرول ہو سکتی ہے۔ لیکن حفظ ماتقدم کے طور پر استعمال ہونے والی ادویات سے جراثیموں کے اندر دوائی کے خلاف مزاحمت پیش ہو جاتی ہے۔

5۔ نقل مکانی:

بیماریوں کو کنٹرول کرنیکا یہ طریقہ ان بیماریوں کے لئے کارگر ہے۔ جو حشرات الارض سے پھیلتی ہیں۔ اس طریقے میں جانوروں کو ان علاقوں سے جہاں پر بیماری موجود ہوتی ہے محفوظ مقامات پر منتقل کر دیا جاتا ہے۔

6۔ چرانے کے طریقہ کار میں تبدیلی:

یہ طریقہ کار عام طور پر کرمی بیماریوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس میں جانوروں کے چرانے کے طریقہ کار میں ردو بدل کر کے بیماری کی روک تھام کی جاتی ہے۔ اور مندرجہ ذیل طریقے استعمال کر کے بیماری کو موثر انداز میں کنٹرول کیا جا سکتا ہے۔

(الف) Alternate grazing (ردوبدل کے ساتھ)

(ب) Mix grazing (ملا جلا چرانے کا طریقہ)

7۔ بیماری پھیلانے والے جانداروں کا کنٹرول:

یہ طریقہ عام طور پر ان بیماریوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ جو کیڑے مکوڑوں سے پھیلتی ہیں۔ مختلف قسم کے جاندار مختلف قسم کی بیماریاں پھیلانے کا سبب بنتے ہیں اگر ان ویکٹر (Vector) کو ختم کر دیا جائے تو بیماری پر اچھے طریقے سے قابو پایا جاسکتا ہے۔

بیماری پھیلانے والے غیر جاندار عناصر کا کنٹرول:

جراثیم کو ایک جانور سے دوسرے جانور تک منتقل کرنے والے غیر جاندار عناصر کو مناسب طریقے سے ختم کر کے یا صاف کر کے بھی بہت سی بیماریوں پر قابو پایا جاسکتا ہے۔

8- Genetic Improvement:

کسی نوع کے جانور میں موروثی طور پر بیماری کے خلاف مداخلت کو بڑھاتا ہے۔ یہ طریقہ عام طور پر پرندوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ مختلف موروثی طریقہ کار سے جانوروں کے اندر بیماریوں کے خلاف مزاحمت پیدا کی جاتی ہے۔

9۔ جانوروں کے ماحول، نگہداشت اور خوراک میں بہتری (Improvement):

مندرجہ بالا طریقوں سے کسی بھی بیماری کا تدارک اور سد باب کیا جا سکتا ہے تاہم اوپر بیان کی گئی کوئی بھی ایک ٹیکنیک سے بیماری کو کنٹرول نہیں کیا جا سکتا۔

کنٹرول:

علاج اور احتیاطی تدابیر اختیار کر کے بیماری کی شرح اور اس سے ہونے والی اموات کو کم کرنے کو کنٹرول کہتے ہیں۔

روک تھام:

یہ بیماری پیدا کرنے والے عناصر کو قابو کر کے بیماری کی روک تھام کرنے کو کہتے ہیں۔

Eradication اریڈیکیشن:

کسی علاقے سے بیماری پیدا کرنے والے جراثیم کا خاتمہ کرنا۔

Extinction (ایکسٹنکشن)

بیماری کی شرح میں اتنی کمی کی جائے تا کہ بیماری کے تھوڑے سے یا کوئی بھی کیس نہ ہو اگرچہ جراثیم ماحول میں موجود ہو۔ یہ عام طور پر کنٹرول اور اریڈیکیشن کے درمیان میں ہے۔

امیونائزیشن

2.1۔ امیونائزیشن:

خصوصی طریقے سے جانور کے جسم میں کسی بیماری کے خلاف مدافعت پیدا کرنے کے عمل کو Immunization کہا جاتا ہے۔ یہ محفوظ تاہم مصنوعی طور پر بذریعہ سیرم یا ویکسین جانور کے جسم میں پیدا کرتے ہیں۔ تاکہ کسی آنے والے مرض کا مقابلہ کر سکے۔ اس کی دو اقسام ہیں۔

1۔ Passive Immunization کوئی بھی بیماری پیدا کرنے والا عنصر Antigen

2۔ Active Immunization جس کو اینٹی جن جسم میں داخل ہوتا ہے تو اسے Antibodies منقسم کرتی ہے۔

2.2۔ پیسو امیونائزیشن (Passive Immunization):

وہ عمل ہے جس میں ایک جانور (Donor) کے جسم میں مصنوعی طور پر پیدا کردہ اینٹی باڈیز یا کسی ایسے دوسرے جانور (وصول کنندہ) میں منتقل کی جاتی ہیں۔ جس کو فوری طور پر قوت مدافعت درکار ہو۔ اس طرح پیدا کی جانے والے مدافعت کا اثر دیرپا نہیں ہوتا۔ اس طرح کی مدافعت ان بیماریوں میں کارآمد ثابت ہوتی ہے جو زہر پیدا کرنے والے جراثیم (Toxigenic Pathogen) کی وجہ سے ہوں اس کی ایک عمدہ مثال چاندی ہے۔ جس میں جراثیم (Clostriduim) سے پیدا ہونے والے زہر کو فوری طورر پر ختم کرنے کے لئے Anti-Tetanus serum استعمال کیا جاتا ہے۔ (Passive Immunization) پیسو امیونائزیشن سے جانور میں کئی خطرناک پیچیدگیاں بھی پیدا ہو سکتی ہیں جن میں Anaphylactic shock قابل ذکر ہے۔

2.3۔ ایکٹو امیونائزیشن (Active Immunization):

وہ عمل جس میں مصنوعی ٹیکے (Vaccine) لگا کر جسم کے اندر قوت مدافعت پیدا کی جاتی ہے۔ اس عمل کے دوران بیماری پیدا کرنے والے جراثیم کو مصنوعی طریقوں سے مار کر یا کمزور کر کے جسم میں داخل کیا جاتا ہے۔ اس طرح سے پیدا کی گئی مدافعت کا اثر دیرپا ہوتا ہے اور بار بار مصنوعی ٹیکے لگا کر اس کو بڑھایا جا سکتا ہے۔ Active immunization کا بنیادی مقصد جانوروں میں گروہی مدافعت یعنی Herd Immunity پیدا کرنا ہے۔ جانوروں میں کسی بیماری کے خلاف مصنوعی ٹیکے

لگا کر مدافعت پیدا کردی جائے تو وہاں پر وباء پھوٹنے کا خطرہ کم ہو جاتا ہے۔ وبا پھوٹ پڑے تو زیادہ نقصان نہیں ہوتا۔

	Passive Immunization		Active Immunization
1-	اس میں جسم میں Antibody لگا کر مدافعت پیدا کی جاتی ہے۔	1-	اس میں جسم میں Antigen لگا کر مدافعت پیدا کی جاتی ہے۔
2-	اس کا اثر فوری ہوتا ہے۔	2-	اس کا اثر آہستہ آہستہ ہوتا ہے۔
3-	اس کا اثر دیرپا نہیں ہوتا۔	3-	اس کا اثر دیرپا ہوتا ہے۔
4-	بار بار ٹیکے لگا کر اس کی مدافعت کو بڑھایا نہیں جا سکتا۔	4-	بار بار ٹیکے لگا کر اس کی مدافعت کو بڑھایا جا سکتا ہے۔

اہم زونوٹک بیماریاں

بیماری	ذخیرہ(Reservoirs)	ٹرانسمیشن
اینتھراکس	لائیوسٹاک، جنگلی جانور	براہ راستcontact
ٹیوبرکلاسس	گائے	دودھ
بروسیلوسس	گائے، بھیڑ، بکری	دودھ، دودھ کی بنی ہوئی اشیاء
لیپٹوسپائروسس	کترنے والے جانور، جگالی کرنے والے جانور(Ruminants)	متاثرہ پیشاب اور پانی
ایوئین انفلوینزا	مرغی، بطخ	براہ راستContact
رنگ ورم	کتے، بلی، گائے	براہ راستContact
باؤلا پن	کتے، بلی	کاٹنے سے
گلینڈرز	گھوڑے، گدھے، خچر	براہ راستContact

Vaccine 9.1

ویکسین سے مراد (Antigen or antigenic material) مواد ہے جو جسم میں مصنوعی طور پر قوت مدافعت پیدا کرنے یا بڑھانے کے لئے استعمال ہوتا ہے ویکسین میں بیماری پیدا کرنے والے جراثیم کمزور (attenuated) یا مردہ (Killed) حالت میں موجود ہوتا ہے۔

9.2۔ مردہ ویکسین:Killed or Inactivated Vaccine:

یہ حفاظتی ٹیکوں کی وہ قسم ہے جس میں بیماری پیدا کرنے والا جراثیم Pathogen مردہ حالت میں ہوتا ہے۔

اسی طرح کی ویکسین بنانے کے لئے جراثیم کو تجربہ گاہ میں کلچر کرنے کے بعد مندرجہ ذیل دو طریقوں سے مردہ کیا جاتا ہے۔

طبعی طریقہ:(Physical Method):

اس میں حرارت یا شعاعوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔

کیمیائی طریقہ:(Chemical Method):

اس میں مختلف کیمکلز سے جراثیم کو اس طرح مارا جاتا ہے کہ جراثیم بیماری تو پیدا نہ کریں البتہ اس کی مدافعت پیدا کرنے کی صلاحیت برقرار رہے۔ عام طور پر Propiolactone or Formalin کا استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً گل گھوٹو، منہ کھر

فوائد:

1۔ کیونکہ اس میں جراثیم مردہ حالت میں موجود ہے لہٰذا اس کے استعمال سے بیماری پیدا ہونے کا خدشہ نہیں ہوتا۔

2۔ ماحول میں موجود تپش سے اس کی تاثیر پر اثر نہیں ہوتا۔

3۔ اس میں دوسری بیماریاں پیدا کرنے والے جراثیم کی آمیزش سے بیماری کا خطرہ نہیں ہوتا۔

4۔ ماں سے بچے میں منتقل ہونے والی Antibody کا ان کی کارکردگی پر اثر نہیں ہوتا۔

نقصانات:

1۔ کیونکہ اس میں جراثیم کی مقدار زیادہ ہوتی ہے لہٰذا اس طرح کی دوائی مہنگی ہوتی ہے۔

2۔ اس کے استعمال سے پیدا ہونے والی قوت مدافعت مکمل اور دیرپا نہیں ہوتی۔

3۔ اس کو صرف ٹیکے کے ذریعے جسم میں داخل کیا جاتا ہے۔

4۔ بار بار ٹیکہ لگانے سے جانور میں Anaphylactic Shock ہونے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔

5۔ اس کے اثر کو بڑھانے کے لیے اس میں مختلف کیمیائی مادے استعمال کیے جاتے ہیں تا کہ ویکسین جسم میں کافی دیر تک موجود رہے اور زیادہ اثر کرے۔ان کو Adjuvant کہا جاتا ہے عام طور پر ایلومینیم Salts اور تیل استعمال کیا جاتا ہے۔

6۔ وہ بیماریاں جو Toxigenic Bacteria سے ہوتی ہیں ایسی بیماریوں میں جراثیم سے پیدا ہونے والے زہر کو علیحدہ کر کے فارملین سے ناکارہ بنا کر بطور ویکسین استعمال کیا جاتا ہے۔اس طرح کی ویکسین کو Toxoid کہتے ہیں۔مثلاً ET, BQ

9.3۔ زندہ ویکسین:(Live Vaccine):

یہ حفاظتی ٹیکوں کی وہ قسم ہے جس میں بیماری پیدا کرنے والا جراثیم زندہ لیکن کمزور حالت میں موجود ہوتا ہے مثلاً CCPPV اور Pox کی ویکسین۔

بنانے کا طریقہ:

یہ ویکسین بنانے کے لیے جراثیم کی بیماری پیدا کرنے کی صلاحیت کو اس حد تک کم کر دیا جاتا ہے کہ جراثیم بیماری پیدا نہ کر سکیں۔اس عمل کو Attenuation کہا جاتا ہے۔عام طور پر جراثیموں کو ایسی جگہ پر کلچر کیا جاتا ہے جس کے وہ عادی نہ ہوں۔

فوائد:

1۔ یہ ویکسین نسبتاً سستی ہوتی ہے۔

2۔ اس سے قوت مدافعت جلدی بنتی ہے اور زیادہ اچھی اور دیرپا ہوتی ہے۔

3۔ اس کے استعمال سے جانوروں میں اضافی حساسیت پیدا نہیں ہوتی۔

4۔ اس کے ساتھ Adjuvant کا استعمال نہیں کرنا پڑتا۔

نقصانات:

1۔ بعض حالات میں ایسی ویکسین کرنے سے بیماری پیدا ہو سکتی ہے۔

2۔ ماحول میں موجود گرمی سے یہ ویکسین بہت جلد خراب ہو جاتی ہے۔

3۔ ماں سے بچے میں منتقل ہونے والی مدافعت سے ایسی ویکسین کی کارکردگی متاثر ہو سکتی ہے۔

4۔ اس میں موجود دوسرے بیکٹر یا بیماری پیدا کر سکتے ہیں۔

9.4۔ حفاظتی ٹیکوں کا اثر نہ کرنا Causes of Vaccine Failure:

ویکسین کا بنیادی مقصد جانور میں قوت مدافعت پیدا کرنا ہوتا ہے۔ لیکن بعض اوقات حفاظتی ٹیکے لگوانے کے باوجود جانور میں مناسب قوت مدافعت پیدا نہیں ہوتی اور جانور پر بیماری کا حملہ ہو جاتا ہے۔ ویکسین کے اثر کرنے کی کئی وجوہات ہوتی ہیں اگر ویکسین میں موجود اینٹی جن کی قسم یا مقدار مناسب نہ ہو یا حالات کی وجہ سے اینٹی جن ناکارہ ہو گئی ہو تو ایسی ویکسین سے جانور کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ بعض صورت حال میں ویکسین کو صحیح طور پر نہیں رکھا جاتا۔ بسا اوقات ویکسین اور اس کے استعمال میں کوئی خرابی نہیں ہوتی لیکن جانور کا مدافعتی نظام کمزور ہونے کے باعث ویکسین اثر نہیں کر پاتی۔ بیمار جانور یا وہ جانور جس میں جراثیم پہلے سے موجود ہو، ایسے جانور کو حفاظتی ٹیکے لگوانے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ جب کسی جگہ پر ویکسین کرتے ہیں تو ویکسین کا اثر تمام جانوروں میں یکساں نہیں ہوتا کچھ جانوروں میں ویکسین سے مطلوبہ مدافعت پیدا نہیں ہوتی۔ یہ ایک قدرتی عمل ہے تاہم اگر ویکسین سے 70 فیصد جانوروں میں قوت مدافعت ہو جائے تو وبائی امراض کا خطرہ کافی حد تک کم ہو جاتا ہے۔

9.5۔ امراض کے خلاف ویکسینیشن اور حفاظتی تدابیر:

جانوروں اور مرغیوں میں ویکسینیشن اور کرم کش ادویات کے استعمال کا پروگرام جانوروں اور مرغیوں میں متعدی اور چھوت دار امراض کے خلاف بیماری کے آنے سے قبل حفاظتی ٹیکہ جات ایک ضروری اور اہم اقدام ہے متعدی امراض کے خلاف حفاظتی ٹیکہ جات جانور یا پرندے کے اندر قوت مدافعت پیدا کرتے ہیں۔ تاکہ وہ بیماری کے حملہ سے محفوظ رہ سکیں۔ حفاظتی ٹیکہ جات یا ویکسینیشن کے لئے چند بنیادی اصول اور طریقہ کار ذہن نشین کرنا ضروری ہے۔

1 ویکسین کو دھوپ، روشنی اور موسمی اثرات سے محفوظ رکھنے کے لئے تھرمس استعمال کریں۔

2۔ ویکسین کو تیار کرنے کے لئے اس میں آب مقطر استعمال کریں۔اگر آبِ مقطر دستیاب نہ ہو تو صاف چشمے کا پانی استعمال کیا جاسکتا ہے۔یا پانی کو ابال کر ٹھنڈا کریں اور استعمال کریں۔

3۔ اتنی ہی ویکسین تیار کریں جو فوری استعمال میں لانا مقصود ہو۔تیار شدہ ویکسین زیادہ عرصہ تک رکھی نہیں جاسکتی۔

4۔ تیار شدہ ویکسین سورج کی شعاؤں اور گرد و غبار سے محفوظ رکھیں۔

5۔ تیار شدہ ویکسین برف یا یخ بستہ پانی میں رکھیں۔

6۔ ٹیکہ لگانے سے قبل سرنج اور نیڈل کو سٹرلائز کرلیں۔یا پانی میں اچھی طرح ابال کر جراثیم سے پاک کرلیں۔

7۔ ویکسین ہمیشہ تندرست جانوروں اور پرندوں کو لگائیں۔

8۔ ویکسین کی تیاری سے قبل مینوفیکچرر کی طرف سے ہدایت کو بغور پڑھیں۔

9۔ ویکسین کو مینوفیکچرر کی طرف سے جاری کردہ ہدایت کے مطابق سٹور کریں۔

10۔ جانور کے مالک کو ویکسین کے بارے میں ضرور بتائیں۔اور اس کی اہمیت و افادیت سے روشناس کرائیں۔

11۔ بعض ویکسین کے دباؤ (Stress) کی وجہ سے جانور کی پیداواری صلاحیت چند روز کے لئے کم ہو جاتی ہے۔جانور کے مالک کو اس کے بارے میں بتا دیں۔تاکہ وہ مطمئن رہ سکے۔

12۔ ویکسین کرنے سے قبل چیک کرلیں کہ جانور کو پہلے اس متعدی مرض کے خلاف کب ویکسین ہوئی تھی۔

9.6۔ زندہ مردہ ویکسین کے فوائد اور نقصانات:

Live Vaccine	Killed Vaccine
1۔بیماری کو روکنے کی صلاحیت: زندہ ویکسین میں بعض اوقات بیماری پیدا ہونے کا خدشہ ہوتا ہے خصوصاً اگر جانور کا مدافعتی نظام صحیح طور پر کام نہ کر رہا ہو اس عمل کو Virulence reversion کہا جاتا ہے۔	اس کے استعمال سے بیماری پیدا ہونے کا خدشہ نہیں ہوتا کیونکہ جراثیم مردہ حالت میں ہوتا ہے۔
2۔غیر ضروری جراثیم کی آمیزش اس طرح کی ویکسین میں دوسری بیماری پیدا کرنے والے غیر ضروری جراثیم کی موجودگی کا خطرہ ہوتا ہے۔	اس میں غیر ضروری جراثیموں کی آمیزش کا کوئی خطرہ نہیں۔
3۔مدافعت Protection اس قسم کی ویکسین سے پیدا ہونے والی مدافعت کا اثر آہستہ، مختصر اور غیر معیاری ہوتا ہے۔	اس قسم کی ویکسین سے مدافعت جلدی پیدا ہوتی ہے اور اس کا اثر زیادہ دیرپا اور معیاری ہوتا ہے۔
4۔ویکسین کی مقدار اور طریقہ استعمال اس کی عام طور پر زیادہ مقدار درکار ہوتی ہے اور اس کا استعمال نسبتاً آسان ہے۔	اس کی عام طور پر کم مقدار درکار ہوتی ہے لیکن اس کو صرف ٹیکے کے ذریعے لگایا جا سکتا ہے۔
5۔ذخیرہ اور ترسیل یہ عام درجہ حرارت پر خراب ہو جاتی ہے اس لئے اس کو فریج میں رکھا جاتا ہے۔	یہ عام درجہ حرارت پر رکھنے سے خراب نہیں ہوتی۔

6۔ جراثیم کی مقدار اور اس کی قیمت مقدار اس قسم کی ویکسین میں جراثیم کی مقدار کم ہوتی ہے اس لئے ویکسین سستی ہوتی ہے۔	یہ ویکسین عام طور پر مہنگی ہوتی ہے کیونکہ ان میں جراثیم کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔
7۔ لیبارٹری میں بنانے کا طریقہ اس کو تیار کرنے کے لئے جراثیم کے بیماری پیدا کرنے کی صلاحیت کو کم کیا جاتا ہے۔	اس کو تیار کرنے کے لئے جراثیم کو تجربہ گاہ میں کلچر کر کے مختلف طبعی طریقوں سے مردہ کیا جاتا ہے۔ عام طور پر 9.5 فیصد فارمالین استعمال کی جاتی ہے۔
8۔ ایڈجوئینٹ Adjuvant اس میں Adjuvant استعمال نہیں کئے جاتے۔	ویکسین کے اثر کو بڑھانے کے لئے اس کو زیادہ دیر تک جسم میں برقرار رکھنے کے لئے مردہ ویکسین کے اندر Adjuvants کا استعمال کیا جاتا ہے۔ عام طور پر Alum اور ایلومینیم سالٹ استعمال کئے جاتے ہیں۔

9.7۔ ویکسین کے استعمال وخوراک کے متعلق ہدایات: Instructions for use & dosage

1۔ ویکسین کو بیماری آنے سے پہلے استعمال کیا جاتا ہے۔
2۔ بوتل کو استعمال سے پہلے اچھی طرح ہلائیں۔
3۔ ویکسین کرنے سے پہلے سرنج اور دوسرے آلات کو Sterlize کریں۔
4۔ ویکسین کو برف میں رکھ کر منتقل کریں۔
5۔ ویکسین میں استعمال ہونے والا پانی ٹھنڈا اور جراثیموں سے پاک ہونا چاہیے۔
6۔ جراثیم کو سورج کی براہ راست روشنی اور حرارت سے بچائیں۔
7۔ ویکسین بنانے کے دو گھنٹے کے اندر اندر استعمال کرنی چاہیے۔

9.8- جانوروں اور پرندوں کے متعدی امراض کے حفاظتی ٹیکوں کا شیڈول:

نام مرض	نام ویکسین	خوراک	ٹیکہ کے بعد قوت مدافعت کا آغاز	عرصہ محفوظیت	موسم ٹیکہ	معیاد ویکسین	احتیاطی تدابیر
1۔ گل گھوٹو	گل گھوٹو ویکسین	5 سی سی مطابق وزن زیر جلد ٹیکہ	10 سے 14 دن کے بعد	4 ماہ تک اگر 4 ماہ بعد ٹیکہ لگا دیا جائے تو سال بعد	یکم جون سے 5 اگست تک یکم دسمبر سے آخیر اپریل تک	6 ماہ تک ایک مہینے کے اندر اندر استعمال کر دی جائے۔	صحت مند جانوروں کو مریض سے الگ رکھیں۔ ویکسین بیماری کے بعد ایک ماہ کے اندر اندر استعمال کریں۔
2۔ بلیک کوارٹر یا چوڑے مار	بلیک کوارٹر ویکسین	5 سے 10 سی سی، زیر جلد بمطابق جانور کے وزن کے	10 سے 14 روز بعد	6 ماہ سے ایک سال تک عرصہ محفوظیت	15 جون سے 15 اگست، 15 فروری سے 15 اپریل تک	6 ماہ تک سٹور کیا جا سکتا ہے لیکن صرف فریج میں	-----
فٹ اینڈ ماؤتھ (منہ کھر)	فٹ اینڈ ماؤتھ ویکسین		15 دن بعد	14 ماہ تک اگر 4 ماہ کے اندر اور ٹیکہ لگا دیا جائے تو سال بھر کے لئے اس کے بعد سال بسال	موسم بہار کے شروع ہونے کے ساتھ ہی۔ (فروری اور ستمبر) چھوٹے جانوروں میں اپریل اور اکتوبر میں۔	فریج میں رکھیں تو 6 ماہ تک محفوظ رہ سکتی ہے۔	وبا کے امکان سے 2 ماہ قبل ٹیکہ کر دیا جاتا ہے۔
انتھریکس	انتھریکس پیور ویکسین	ایک سی سی بڑے جانور میں 1/2 سی سی چھوٹے جانور میں زیر جلد لگائیں۔	10 سے 14 دن بعد	ایک سال	مارچ اپریل یا موسم برسات سے پیشتر چھوٹے جانوروں میں فروری میں فروری اور اگست میں	6 ماہ تک ریفریجریٹر میں یا سیرم جٹ میں۔	ہر سال ٹیکہ کیا جائے مگر ان علاقوں میں جہاں یہ مرض ہوتا ہے۔ 10 سال تک ٹیکہ لگاتے رہیں۔

باؤلا پن	ربی سین ویکسین Rabissen	1 سی سی زیر جلد	7 دن بعد	ایک سال	حسب ضرورت	کمرے میں 10 دن فریج میں 6 ماہ تک اور فریزر میں لمبا عرصہ	تیاری کے بعد فوراً استعمال کریں۔
انثیروٹاکسمیا	انثیروٹاکسمیا ویکسین 7-14 دن تک متواتر	5 سی سی زیر جلد 15 روز کے بعد دوبارہ لگائی	10 دن بعد	6 ماہ سے ایک سال تک۔	ماہ جنوری سے پہلے جون، جولائی، دسمبر۔	کمرے میں 6 ماہ تک سٹور کی جا سکتی ہے۔	مرض کی تشخیص کی طرف توجہ کی ضرورت ہے۔
رانی کھیت	رانی کھیت ویکسین	ایک سی سی نی بڑی مرغی	6 سے 7 دن بعد	4 ماہ تک لیکن اگر 4 ماہ بعد دوبارہ ٹیکہ لگا دیں تو آئندہ ایک سال تک۔	موسم برسات سے قبل اور 2-4 ماہ کے بعد وقفہ کے بعد	کمرے میں 7 دن فریج میں لمبے عرصہ تک۔	

حفاظتی ٹیکوں کا شیڈول برائے ایگزوٹک گائے (ہولسٹین فریزین)

Disease	Vaccine	Priming	Booster	Frequency /year
Foot & mouth disease (FMD)	Aftovaxpur	At d 03 of arrival in Pakistan	4 wks after priming	once after every 9 months
Bovine ephemeral fever (BEF)	BoviShot Ephemer	At d 07 on farm arrival	4 wks after priming	once
Hemorrhagic septicemia (HS)	VRI, Lahore	At d 14 on farm arrival	4 wks after priming	Twice
Clostridial diseases	Covexine-10/Toxepra	At d 21 on farm arrival	4 wks after priming	Twice
IBR, BVD, Parainfluenza 3, BRSV, Leptospira 5 types	Elite-9 HS	At d 28 on farm arrival	4 wks after priming	Once
Anthrax	Anthrax spore vaccine VRI, Lahore.	At d 35 on farm arrival	4 wks after priming	Once
Bovine Rotavirus, bovine coronavirus, E. coli	Rotavec Corona	6 wks before calving	3 wks before priming	-

دیسی نسخہ جات

امراض حیوانات کا روائتی طریقوں سے بروقت علاج

وطن عزیز میں انسانی خوراک کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے جانوروں کی کثیر تعداد موجود ہے اور ہمارے جانور پال حضرات تندہی سے ان کی دیکھ بھال میں مصروف ہیں تا کہ دُودھ اور گوشت کی پیداوار کو ملکی سطح پر بڑھایا جا سکے۔ ہمارے ملک میں بہت سے علاقے ایسے ہیں جہاں پر اگر جانور بیمار ہو جائے تو بروقت ایلوپیتھک علاج (ٹیکہ جات) کی سہولت میسر نہیں ہے اور ایسے فارمر حضرات بھی ہیں جو جڑی بوٹیاں کو فوقیت دیتے ہیں زیر بحث مضمون میں دیسی علاج کے بارے میں مفصل ذکر کیا گیا ہے

1۔ گوبر کی بندش، فضلہ کے اخراج میں رکاوٹ، بنھ در یا قولنج

علامات (Impaction)

جانور کا گوبر نہ کرنا، خوراک کھانا بند کر دینا۔ یہ مسئلہ زیادہ تر جانوروں کو صرف چارہ جیسے بھوسہ وغیرہ ڈالنے سے ہوتا ہے اس مسئلے کے حل کے لئے درج ذیل نسخہ استعمال کروایا جا سکتا ہے۔

سنا مکی	250 تا 300 گرام
ریوند حصارا	100 تا 150 گرام
سوڈیم بائی کاربونیٹ	100 تا 150 گرام
میگنیشیم سلفیٹ	300 تا 600 گرام
سونٹھ	100 گرام
نمک سیاہ	150 گرام
پرانا گڑ	500 گرام

ترکیب استعمال

سنا مکی کو تقریباً چار کلو پانی میں پکائیں جب پانی نصف رہ جائے تو اسے ٹھنڈا ہونے دیں اور دیگر اجزاء شامل کر کے جانور کو پلا دیں اگر 8 سے 12 گھنٹے تک افاقہ ہو تو تمام اجزاء کی نصف مقدار دوبارہ استعمال کریں۔ اگر پھر بھی فرق نہ پڑے تو بارہ بارہ گھنٹے کے وقفے سے دو تین مرتبہ مزید استعمال کرائیں بصورت دیگر درج ذیل نسخہ استعمال کرائیں۔

سونف 50 گرام

رائی 200 گرام

گھیکوار (گوارگندل کا جوہر) 50 گرام

ٹھیکری نوشادر 100 گرام

نمک سیاہ 150 گرام

میٹھا سوڈا 150 گرام

نمک سفید 200 گرام

پرانا گڑ 500 گرام

ترکیب استعمال

تمام اجزاء کو کوٹ کر یکجا کر کے ان کی پنیاں بنائیں اور جانور کو نصف گھنٹے کے وقفے سے دو دفعہ کھلائیں پنیاں کھلانے کے بعد نیم گرم پانی کی تھوڑی تھوڑی مقدار پلا دیں۔ افاقہ نہ ہونے کی صورت میں یہ نسخہ دو سے تین مرتبہ استعمال کریں۔

2۔ بدہضمی، جانور کا کوکھ نہ نکالنا، چارہ رغبت سے نہ کھانا، بھوک نہ لگنا (Indigestion)

بدہضمی کی صورت میں جانور نہ صرف چارہ کم کھاتا ہے بلکہ کھائے ہوئے چارے کو مکمل طور پر ہضم بھی نہیں کر پاتا اس صورت میں سٹامک پاؤڈر کا یہ نسخہ استعمال کروائیں۔

سونف 500 گرام مرچ سیاہ 100 گرام

اجوائن 500 گرام میٹھا سوڈا 100 گرام

ریوند چینی 250 گرام نمک سیاہ 250 گرام

چرائتہ 200 گرام نمک سفید 500 گرام

زیرہ سفید 250 گرام گڑ یا شکر حسب ضرورت

سونٹھ 150 گرام

ترکیب استعمال

تمام اجزاء کو کوٹ کر باریک کر لیں اور آدھ پاؤ وزنی خوراک ہفتہ میں دو تین بار استعمال کرائیں۔ اوپر درج کردہ پاؤڈر سے

چرائنتہ حذف کر کے یہ مصالحہ گھوڑوں کو کھلایا جا سکتا ہے اگر گھوڑا اکمزور اور لاغر ہو رہا ہو تو اسے ٹانک پاؤڈر بنا کر کھلائیں۔ گھوڑے کے لئے مصالحہ میں کجلہ مدبر 10 گرام اور فیرس سلفیٹ 10 گرام فی خوراک ملا کر بطور ٹانک پاؤڈر کھلا سکتے ہیں۔

3۔ کالک، پیٹ درد یا گھوڑے میں لید کی رکاوٹ (Colic)

کالک یا پیٹ کا درد گھوڑے میں اس قدر شدید ہوتا ہے کہ اکثر گھوڑوں میں اموات اسی وجہ سے ہوتی ہیں اس کے علاج کے لئے کلورل ہائیڈریٹ 60 گرام کو ایک لٹر سرسوں کے تیل میں ملا کر دیں یا پھر یہ نسخہ استعمال کروائیں۔

مصبر	150 گرام
میٹھا سوڈا	125 گرام
نمک سیاہ	50 گرام
پرانا گڑ	500 گرام

تمام اجزاء اکٹھے کر کے 200 گرام وزن کی پنیاں بنالیں۔ ایک پنی دن میں دو مرتبہ گھوڑے کو کھلانے کے بعد نیم گرم پانی بوتل سے پلائیں۔ بعض حالات میں جانور کا انیما کرنا بھی موثر ثابت ہوتا ہے۔ اگر جانور کو پیشاب کی رکاوٹ ہو تو پیشاب آور نسخہ استعمال کروائیں۔

خربوزہ کے بیج آدھ پاؤ فی خوراک کے طور پر جانور کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔

4۔ پیشاب کی بندش (Urine retention)

پیشاب کی بندش کا مسئلہ زیادہ تر قربانی کے دنوں میں ان بکروں میں دیکھا گیا ہے جن کی ابتدائی عمر میں خصی کر دیا جاتا ہے اس مسئلے کے لئے درج ذیل نسخہ کارگر ثابت ہوتا ہے۔

میگنیشم سلفیٹ	250 گرام
قلمی شورہ	20 گرام
ہیگزا مین	15 گرام
ٹنکچر / ٹنکچر ہائیوسائمس	5 تا 10 گرام
پانی	حسب ضرورت

5۔ اپھارہ (Typmany)

جگالی کرنے والے جانوروں کی بائیں کوکھ میں معدہ (Rumen) کے اندر اور گھوڑے کی دائیں کوکھ میں سیکم کے اندر گیس جمع ہوجانے کو اپھارہ کہتے ہیں۔ برسیم کی فراوانی کے دنوں میں تھوڑا سا خشک بھوسہ سبز چارہ میں ڈالنے سے یہ مسئلہ نہیں ہوتا ہینگ 10 تا15 گرام فی خوراک

سونٹھ 10 تا15 گرام فی خوراک

ہلدی 250 گرام

ہینگ اور سنڈھ گڑ کے ساتھ ملا کر جبکہ ہلدی مکھن میں ملا کر استعمال کرائیں۔ شدید اپھارہ کی صورت میں ٹروکار کینولہ یا نیڈل لگا کر بھی ہوا کو خارج کیا جا سکتا ہے۔

6۔ پیچش، واہ، موک۔ ڈائریا (Diarrhoea)

گائے، بھینس اور بیل وغیرہ میں موک کے تدارک کے لئے درج ذیل نسخہ استعمال کروائیں۔

بیل گری	250 گرام
کتھا	250 گرام
چھلکا انار	150 گرام
چاروں گوند	100 گرام
کیولین پاؤڈر	250 گرام

ترکیب استعمال

مذکورہ ادویات کو باریک کر کے چار خوراکیں بنالیں اور ایک خوراک میں ڈیڑھ پاؤ چاولوں کی پچھ ملا کر کھلائیں۔ موک/ڈائریا کے تدراک کے لئے ٹرائی کارب کا نسخہ بھی کارگر ثابت ہوا ہے۔

کیلشیم کاربونیٹ 15 گرام
میگنیشیم کاربونیٹ 15 گرام ایک خوراک
بسمتھ کاربونیٹ 10 گرام

تقریباً ڈیڑھ پاؤ چاولوں کی پچھ میں ملا کر یہ نسخہ چار پانچ روز تک استعمال کروائیں۔

7۔سوزشِ ہوانہ Mastitis

انگیاری یا ساڑو کا مرض مویشی پالنے والے حضرات کے لئے نہایت اہمیت کا حامل ہے۔صرف صوبہ پنجاب میں سوزش ہوانہ سے ایکسال میں 44.7 ملین ڈالر کا نقصان ہورہا ہے۔اگر بوجہ ساڑ، تھن متورم ہورہا ہو۔سوزش کے ساتھ ساتھ دودھ آنے میں رکاوٹ ہوتو درج ذیل اقدام عمل میں لائیں۔

1۔ ایک پاؤ رائی باریک پیس کر لسی میں حل کریں اور رات بھر پڑی رہنے دیں اگلی صبح اسے رڑک کر جانور کو پلا دیں۔دو دن کے وقفے سے دو مرتبہ پھر پلائیں۔

2۔

گھیکوار (کوار کندل)	150 گرام
ٹھیکری نوشادر	10 گرام
شیشہ نمک	15 گرام
سوڈیم سائٹریٹ	10 گرام
پانی یا گڑ	حسب ضرورت

3۔

میگ سلف	200 تا 250 گرام
قلمی شورہ	15 گرام
ٹھیکری نوشادر	10 گرام
پانی	حسب ضرورت

(7x صبح کے وقت پلائیں)

اس کے علاوہ تھن میں سے دن میں پانچ چھ مرتبہ دودھ نکالیں تاکہ انفیکشن کم ہو۔

حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

UVAS

UNIVERSITY OF VETERINARY AND ANIMAL SCIENCES LAHORE

توسیع

ل سائنسز، لاہور

This project is funded by the European Union

International Trade Centre

Funded by the European Union

GRASP • PAKISTAN

GROWTH FOR RURAL ADVANCEMENT AND SUSTAINABLE PROGRESS

ناشر

ملک سراج الدین اینڈ سنز

48/C لوئر مال، لاہور

فون: 042-37225809-37225812

ای میل: maliksirajuddin@gmail.com

SHIPMENTS TO ALL PARTS OF THE WORLD

ISO 9001: 2008